بہارِ شریعت

لقطہ،لقیط اور کاروباری شراکت کے بیان کا مجموعہ

(تخریج شدہ)

حصہ دہم (10)

Compiled by the team of ALAHAZRAT.net

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی



وقف کا بیان،

لقیط کا بیان،

شرکت کا بیان،

اوقاف،

مسجد،

قبرستان،

متولی کا بیان

لقطہ، وقف، لقیط اور کاروباری شراکت کا بیان

بہارِ شریعت

حصہ دہم (10)

(......مع تسہیل وتخریج......)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

اجمالی فہرست

حصہ دھم (10) کی اصطلاحات

1	لقیط	اُس بچے کو کہتے ہیں جس کو اُس کے گھر والے نے تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ص ۱)
2	لقطہ	اُس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ص ۷)
3	ملتقط	گری پڑی چیز یا لقیط کے اُٹھانے والے کو ملتقط کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ص ۳)
4	مضاربت	مضاربت یہ ہے کہ سرمایہ دار کسی شخص کو اپنا مال تجارت کی غرض سے دے تاکہ نفع میں مقررہ تناسب کے مطابق دونوں شریک ہوں اس طرح مضاربت میں ایک فریق کی طرف سے مال اور دوسرے فریق کی طرف سے عمل اور محنت پائی جاتی ہے۔ (درمختار، ج ۸، ص ۴۹۷)
5	ذمی	اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱، ص ۵۰۱)
6	مفقود	اُسے کہتے ہیں جس کا کوئی پتہ نہ ہو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مرگیا ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ص ۱۹)
7	شرکت	شرکت ایسے معاملہ کا نام ہے جس میں دو افراد سرمایہ اور نفع میں شریک رہنا طے کریں۔ (درمختار، ج ۶، ص ۴۵۹)
8	شرکتِ ملک	شرکتِ ملک یہ ہے کہ چند شخص ایک چیز کے مالک ہوں اور باہم عقد شرکت نہ ہوا ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ص ۲۳)
9	شرکتِ عقد	شرکتِ عقد یہ ہے کہ دو شخص باہم کسی چیز میں شرکت کا عقد کریں مثلاً ایک کہے میں تیرا شریک ہوں دوسرا کہے مجھے منظور ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ص ۲۳)
10	شرکتِ جبری	شرکتِ جبری یہ ہے کہ دونوں کا مال بغیر ارادہ و اختیار کے آپس میں ایسا مل جائے کہ ہر ایک کی چیز دوسرے سے ممتاز (متفرق، جدا) نہ ہوسکے یا ہوسکے مگر نہایت دقت و دشواری کیساتھ مثلاً وراثت میں دونوں کو ترکہ ملا کہ ہر ایک کا حصہ دوسرے سے ممتاز نہیں یا ایک کے پاس گندم تھی دوسرے کے پاس جو اور وہ آپس میں مل گئے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ص ۲۳)
11	شرکتِ اختیاری	شرکتِ اختیاری یہ ہے کہ ان کے فعل و اختیار سے شرکت ہوئی۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ص ۲۳)

12	شرکتِ مفاوضہ	شرکتِ مفاوضہ یہ ہے کہ دو شخص باہم یہ کہیں کہ ہم نے شرکت کی اور ہم کو اختیار ہے کہ ایک جگہ خرید وفروخت کریں یا الگ الگ، نقد بیچیں یا اُدھار اور ہر ایک اپنی رائے سے عمل کرے گا اور جو کچھ نقصان ہوگا اُس میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰،ص ۲۵)
13	شرکتِ عنان	شرکتِ عنان یہ ہے کہ دو شخص کسی خاص نوع کی تجارت، یا ہر قسم کی تجارت میں شرکت کریں مگر ہر ایک دوسرے کا ضامن نہ ہو، صرف دونوں شریک آپس میں ایک دوسرے کے وکیل ہوں گے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰،ص ۳۲)
14	شرکت بالعمل	شرکت بالعمل یہ ہے کہ دو کاریگر لوگوں کے یہاں سے کام لائیں اور شرکت میں کام کریں اور جو کچھ مزدوری ملے آپس میں بانٹ لیں۔اسی کو شرکت بالابدان اور شرکت تقبل وشرکتِ صنائع بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰،ص ۳۹)
15	شرکتِ وجوہ	شرکتِ وجوہ یہ ہے کہ دونوں بغیر مال عقدِ شرکت کریں کہ اپنی وجاہت اور آبرو کی وجہ سے دُکانداروں سے اُدھار خرید لائیں گے اور مال بیچ کر اُن کے دام دیدیں گے اور جو کچھ باقی بچے گا آپس میں بانٹ لیں گے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰،ص ۴۳)
16	دارالحرب	وہ دار جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر ایسی غیر قوم کا تسلُّط ہوگیا جس نے شعائرِ اسلام (اسلام کی نشانیاں) مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت وجماعت یک لَخْت (فوراً) اٹھادیئے اور شعائرِ کُفر جاری کردیئے، اور کوئی شخص اَمان اول پر باقی نہ رہے اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گِھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ۱۶،ص ۳۱۶ وج ۱۷،ص ۳۶۷)
17	غبن فاحش	سخت قسم کی خیانت، مراد ایسی قیمت سے خرید وفروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی لیکن اس کی قیمت چھ، سات روپے لگائی جاتی ہے، کوئی شخص اس کی قیمت دس روپے نہیں لگاتا تو یہ غبن فاحش ہے۔ (ماخوذ از ردالمحتار، ج ۷،ص ۳۷۶)
18	مَحدود فی القذف	ایسا شخص جو کسی پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگائے اور چار گواہوں سے ثابت نہ کرے تو اُس کو اسی ۸۰ کوڑے مارے جائیں اور اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹،ص ۳۰)

19	مقاصہ	قرض کا ادلہ بدلہ کرنا یعنی دو شخصوں کا ایک دوسرے پر قرض ہو اور وہ برابر آپس میں یہ معاملہ طے کرلیں کہ دونوں میں سے ہر ایک کا جو قرض ہے وہ اس کے ذمہ سے واجب الادا قرض کے بدلے میں ہو جائے گا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۴۸ ولغۃ الفقہا، ص ۴۵۱)
20	اقالہ	دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا اس کے اُٹھا دینے کو اقالہ کہتے ہیں۔ اقالہ میں دوسرے کا قبول کرنا ضروری ہے تنہا ایک شخص اقالہ نہیں کرسکتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ۱۱۳)
21	وقف	کسی شے (چیز) کو اپنی ملک سے خارج کر کے خالص اللہ عزوجل کی مِلک کر دینا اس طرح کہ اُس کا نفع بندگانِ خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۵۷)
22	مسکین	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ (بہار شریعت، ج ۱، ص ۹۲۴)
23	فقیر	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی مقدار ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں استعمال ہو رہا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۱، ص ۹۲۴)
24	حاجب	وہ شخص ہے جس کی موجودگی کی وجہ سے کسی وارث (میت کی میراث پانے والے) کا حصہ کم ہو جائے یا بالکل ہی ختم ہو جائے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۲۶)
25	محجوب	کسی وارث کا حصہ کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے کم ہو جائے یا بالکل ختم ہو جائے تو ایسے فرد کو محجوب کہتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲۰، ص ۲۶)
26	بیت المال	اسلامی حکومت کا وہ خزانہ جس میں مسلمانوں کا ہر فرد یکساں حقدار ہوتا ہے۔
27	نذرِ شرعی	نذر اصطلاحِ شرع میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندہ پر واجب نہ ہو، مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہو مثلاً قسم کھائی میرا یہ کام ہو جائے تو دس رکعت نفل ادا کروں گا۔ (ماخوذ از فتاوی امجدیہ، حصہ ۲، ص ۳۰۹-۳۱۲)

28	نذرلغوی (عرفی)	اولیاءاللہ کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اسے نذر لغوی کہتے ہیں اس کا معنیٰ نذرانہ ہے جیسے کہ کوئی اپنے استاد سے کہے کہ یہ آپ کی نذر ہے یہ بالکل جائز ہے یہ بندوں کی ہوسکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں مثلاً گیارہویں شریف کی نذر اور فاتحہ بزرگان دین وغیرہ۔ (ماخوذ از جاء الحق، ص ۳۱۴)
29	منت	اسی کو نذر بھی کہتے ہیں۔
30	مرض الموت	کسی مرض کے مرض الموت ہونے کے لیے دو باتیں شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اس مرض میں خوف ہلاک واندیشۂ موت قوت وغلبہ کے ساتھ ہو، دوم یہ کہ اس غلبۂ خوف کی حالت میں اس کے ساتھ موت متصل ہو اگرچہ اس مرض سے نہ مرے، موت کا سبب کوئی اور ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ۲۵، ص ۴۵۷)
31	وصیت	بطورِ احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنا دینا۔ (بہار شریعت حصہ ۱۹، ص ۸)
32	وَصی	وہ شخص جس کو موصی (وصیت کرنے والا) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۹ اص ۵۵)
33	مُوصی	وصیت کرنے والا یعنی جو کسی شخص کو اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۹ اص ۵۵)
34	موصیٰ لہ	جس کے لئے مال وغیرہ دینے کی وصیت کی جائے اُس کو موصیٰ لہ کہتے ہیں، (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۹ اص)
35	خیارِ شرط	بائع (بیچنے والے) اور مشتری (خریدار) کا خرید و فروخت کے وقت یہ شرط لگانا کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیارِ شرط کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۳۶)
36	بیع فاسد	اگر رکنِ بیع (یعنی ایجاب وقبول یا چیز کے لینے دینے میں) یا محلِ بیع (یعنی وہ چیز جسے بیچ رہے ہیں اس) میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے مثلاً مبیع (یعنی جو چیز بیچی اُس) کو خریدنے والے کے حوالے کرنے پر قدرت نہ ہو وغیرہ۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱، ص ۸۰)
37	ہبہ	کسی کو عوض کے بغیر کسی چیز کا مالک بنا دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۶۴)

38	شفعہ	غیر منقول (جو دوسری جگہ منتقل نہ ہو سکے اس) جائیداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اُتنے ہی میں اس جائیداد کے مالک ہونے کا حق (مثلاً ہمسایہ ہونے کی وجہ سے) جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ص ۴۷)
39	مرتد	وہ شخص جو اسلام (لانے) کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویلِ صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۹، ص ۱۷۳)
40	عاریت	دوسرے شخص کو اپنی کسی چیز کی منفعت (نفع حاصل کرنے) کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے مثلاً لکھنے کے لئے قلم دینا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۴، ص ۵۱)
41	رہن	اصطلاحِ شرع میں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اس لیے روکنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے حق کو کلا یا جزءً وصول کرنا ممکن ہو، اردو زبان میں گروی رکھنا بولتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۷، ص ۳۱)
42	مرتہن	جس کے پاس چیز رہن رکھی گئی ہے اُس کو مرتہن کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۷، ص ۳۱)
43	اجارہ	کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے مثلاً کرائے پر مکان دینا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۴، ص ۹۹)
44	مشاع	اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ایک جزءِ غیر معین کا یہ مالک ہو اور دوسرا بھی اس میں شریک ہو اور دونوں کے حصوں میں فرق نہ کیا جا سکتا ہو۔ مثلاً زمین اور چکی وغیرہ۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ص ۷۲)
45	مہایاۃ	یعنی ایک چیز سے باری باری نفع اُٹھانا مثلاً دو افراد نے مشترکہ طور پر مکان خریدا کہ ایک سال ایک شریک رہائش رکھے اور دوسرے سال دوسرا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ص ۷۲)
46	ترکہ	وہ مال و جائداد جو انسان کسی دوسرے کے حق سے خالی ہو کر چھوڑ جائے۔ (ماخوذ از التعریفات للجرجانی، ص ۴۲)
47	غصب	کسی دوسرے شخص کے مال پر زبردستی ناجائز قبضہ کرنا غصب کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از التعریفات للجرجانی، ص ۱۱۵)
48	غاصب	کسی دوسرے شخص کے مال پر زبردستی ناجائز قبضہ کرنے والے شخص کو غاصب کہتے ہیں۔

49	شہادۃ علی الشہادۃ	اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص قاضی کے پاس حاضر نہ ہوسکے اور وہ دوسرے سے کہہ دے کہ میں فلاں معاملے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، تم قاضی کے پاس میری اس گواہی کی گواہی دے دینا اسی کو فقہ کی اصطلاح میں شہادۃ علی الشہادۃ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از ہدایہ، ج ۲،ص ۱۲۹)
50	عشر	زمین کی پیداوار سے جو زکوۃ ادا کی جاتی ہے اسے عشر کہتے ہیں۔ (الموسوعة الفقهية، ج ۳۰،ص ۱۰۱)
51	عشری	وہ زمین جس سے عشر ادا کیا جاتا ہے۔
52	مال متقوم	وہ مال جس سے شرعاً نفع اٹھانا ممکن ہو۔ (ردالمحتار، ج ۷،ص ۸)
53	جریب	جریب کی مقدار انگریزی گز سے ۳۵ گز طول (لمبائی) اور ۳۵ گز عرض (چوڑائی) ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج ۱۰،ص ۲۳۹)
56	بیگھہ	زمین کا ایک حصہ یا ٹکڑا جس کی پیمائش عموماً تین ہزار پچیس (۳۰۲۵) گز مربع ہوتی ہے، چار کنال، ۸۰ مرلے۔ (اردو لغت، ج ۲،ص ۱۵۶۰، فیروز اللغات ۲۷۱)
57	فقہائے متقدمین اور متاخرین	متقدمین ان لوگوں کو کہتے ہیں کہ جنہوں نے امام اعظم اور صاحبین (امام محمد اور امام ابو یوسف) کا دور پایا اور ان سے فیض حاصل کیا ہو۔ اور جنہوں نے ائمہ ثلاثہ سے فیض نہیں پایا ان کو متاخرین کہتے ہیں۔ (فقہ اسلامی، ص ۸۱)

اعلام

1	جُھنجُھنی	چھوٹے گھنگھرو جو پاؤں میں ڈالے جاتے ہیں، پازیب
2	کوہِ ثبیر	مزدلفہ (مکۃ المکرمہ) میں ایک پہاڑ کا نام ہے جو منٰی کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے
4	بید	ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں نہایت لچکدار ہوتی ہیں، اس کی لکڑی سے ٹوکریاں اور فرنیچر بنایا جاتا ہے
5	جھاؤ	ایک قسم کا پودا جو دریا کے کنارے اُگتا ہے اور اس سے ٹوکریاں بھی بنائی جاتی ہیں
6	بیلے	چنبیلی کی قسم کے پودے
7	چمبیلی	چنبیلی کا پودا، ایک مشہور خوشبودار پھول جو سفید اور زرد رنگ کا ہوتا ہے
8	جھاڑ	ایک قسم کا فانوس، مشعل
9	ہانڈی	لیمپ کا گلوب، لالٹین وغیرہ

حصہ دہم (10) کے حل لغات

ا

انقطاع	رکاوٹ	استبدال	تبدیل کرنا
انتفاع	نفع اُٹھانا	اثنائے سال	سال کے درمیان میں
اثاثہ	مال واسباب	امورِ خیر	بھلائی، نیکی کے کاموں
احوط	یہ الفاظ فتوی سے ہیں، زیادہ محتاط	اصح	زیادہ صحیح
اپاہج	ہاتھ پاؤں سے معذور	امتدادِ جنون	پاگل ہونے کی مدت کا طویل ہونا

ب

بمنزلۂ غصب	غصب کے قائم مقام	بندش	گرہ
بدمست	نشہ میں مخمور	بیع کرنا	فروخت کرنا، بیچ دینا
بلاقصد واختیار	بغیر ارادہ واختیار کے	بائع	بیچنے والا، فروخت کرنے والا
بقدر کفایت	اتنی مقدار جس سے ضروریات پوری ہوسکیں	بازپُرس	پوچھ گچھ
بدون دعوئ	دعوی کے بغیر	بعینہ	بالکل اسی طرح
بلاوجہ	بغیر کسی وجہ کے	بانٹ لیں	تقسیم کرلیں
باربرداری	بوجھ لادنا	بلاقصور	بغیر کسی کوتاہی کے
بٹوارہ	حصہ، تقسیم		
بٹائی	پیداوار کا وہ معین حصہ جو کاشتکار تقسیم کے بعد مالک کو دیتا ہے		

پ

پالیز	خربوزہ یا تربوز کا کھیت	پیڑ	درخت
پلاؤ	پلا ہوا، پالتو	پردیس	دوسرا ملک

پَیر	وہ جگہ جہاں غلہ اور بھوسا الگ کیا جاتا ہے	پھیری کرنا	چکر لگانا، گشت کرنا
پیال	دھان (چاول) کا سوکھا ڈنٹھل یا خشک گھاس جو سردیوں میں مساجد میں بچھاتے ہیں، بھوسا، پرالی		

ت

تصدق	صدقہ کرنا	تصرف	استعمال کرنا، خرچ کرنا، عمل دخل کرنا
تملیک	مالک بنانا	تلف	ضائع
توشہ	زادِراہ، کھانے پینے وغیرہ کی اشیاء	تربز	تربوز
تخمینہ	اندازہ	تفاوت	فرق
تزئین	زیب و زینت، خوبصورتی	توکیل	وکیل بنانا، وکیل کرنا
ترکہ	وہ مال و دولت جو انسان مرنے کے بعد چھوڑے	تطوّع	احسان، بخشش
تولیت	مال وقف کا نگران بنانا	تشہیر	اعلان کرنا
تبرع	احسان، بخشش، عطیہ	تصریح	وضاحت
تناقض	تعارض، تضاد، اختلاف	تملُّک	مالک بننا
تعلیقی وظیفہ	ایسا وظیفہ جو کسی شرط پر معلق ہو		

ج

جہت	طرف، سبب	جملہ مصارف	تمام اخراجات
جبراً	زبردستی	جال تانا	جال پھیلایا

چ

چننا	اکٹھے کرنا، جمع کرنا	چلن	رائج الوقت، جسکے لینے دینے کا رواج ہو
چڑسا	چمڑے کا بڑا ڈول	چھوڑانا	چھڑانا یعنی آزاد کرنا

ح

حریت	آزادی	حفظ	حفاظت
حمام	غسل خانہ، نہانے کی جگہ	حلف	قسم
حمالوں	حمال کی جمع، بوجھ لادنے والا		

خ

خیانت	دھوکہ	خربزہ	خربوزہ
خراج	اسلامی مملکت غیر مسلم رعایا پر عشر کی جگہ پیداوار کی جو مقدار مقرر کے لیتی ہے خراج کہلاتا ہے		

د

مدیون	مقروض	دَین	قرض
دِقّت	تکلیف، مشکل	دفعۃً	اچانک
دائن	قرض دینے والا	داموں	قیمتوں
دَھت	بری عادت، خراب عادت	دفینہ	دفن کیا ہوا مال یعنی خزانہ
دربان	محافظ، چوکیدار	دناءت	کمینگی، گھٹیا پن
دریابرد ہوگئی	دریا بہا کرلے گیا یعنی پانی کے بہاؤ میں زمین بہہ گئی		

ر

روک ٹوک نہیں	منع یعنی روکنے والا نہیں	رہن	گروی

س

سکونت	رہائش	سرمائی کپڑے	سردیوں کے کپڑے
سکوت	خاموشی	سینٹھا	ایک قسم کا سرکنڈا
سہام	حصے		

سردست	فی الحال، اس وقت	سقایہ	ایک بڑا برتن جس میں پانی گرم کیا جاتا ہے
سمعی شہادت	سنی ہوئی گواہی	سبیل	راہ گیروں کو اللہ عزوجل کی رضا کیلئے پانی پلانے کا انتظام کرنا

ش

شورزمین	کھاری یعنی نمکین زمین جو زراعت کے قابل نہ ہو	شکست وریخت	تعمیر ومرمت
شہادۃ علی الشہادۃ	گواہی پر گواہی دینا یعنی کسی کی گواہی کی گواہی دینا	شارع عام	عام راستہ

ص

صرف	خرچ	صراحۃً	واضح طور پر

ظ

ظنِ غالب	غالب گمان		

ع

عودنہ کرے گا	واپس نہ آئے گا	عبدیت	غلامی
عاقد	عقد کرنے والا		

غ

غلام ماذون	وہ غلام جسے آقا نے تجارت کی اجازت دی ہو	غصب کرنا	زبردستی، ناجائز قبضہ کرنا
غیرمنقولہ	جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکتی ہو	غیر قابلِ قسمت	جو تقسیم نہ ہوسکے

ف

فسخ	باطل، ختم	فراش	دریاں، قالین وغیرہ بچھانے اور روشنی وغیرہ کی خدمت انجام دینے والا

ق

قصداً	ارادۃً، جان بوجھ کر	قابل انتفاع	نفع کے قابل
قابل قسمت	قابل تقسیم	قضاءِ قاضی	قاضی کا فیصلہ

قندیل	ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ لگا کر لٹکاتے ہیں

ک

کارندہ	کارکن	کوآں	کنواں
کنیز مشترک	وہ لونڈی جس کے مالک ایک سے زیادہ ہوں		
کتبہ	وہ عبارت جو اکثر مقابر، مساجد اور سراؤں وغیرہ کے دروازوں پر لکھوا کر یا کھدوا کر لگا دیتے ہیں۔		

ل

لگان	سرکاری محصول		

م

مجہول النسب	جس کا باپ معلوم نہ ہو	مصارف	اخراجات
معروف النسب	جس کا باپ معلوم ہو	مامور کرنا	مقرر کرنا
معتبر	قبول کیا جائے گا، مان لیا جائے گا	مؤاخذہ	گرفت، پکڑ
مسافرت	حالتِ سفر	متاع	سازوسامان
مباح اشیاء	وہ اشیاء جن کا استعمال ہر ایک کیلئے جائز ہو	مِلک	ملکیت
موصی	وصیت کرنے والا	مفتیٰ بہ	وہ قول جس پر فتویٰ دیا جاتا ہے
ممنوع التصرف	جس کو کام کرنے سے روکا گیا ہو	مقاصہ	ادلا بدلا
مستغرق	ڈوبا ہوا یعنی گھیرے ہوئے ہونا	موافق	مطابق
متولی	مال وقف کا انتظام کرنے والا	مہایاۃ	باری باری فائدہ اُٹھانا
منہدم ہوگئی	گر گئی	منقطع	ختم
مقیم	جو مسافر نہ ہو	موضح	وضاحت کرنے والا
مدعی	دعویٰ کرنے والا	مدعیٰ علیہ	جس پر دعویٰ کیا جائے
متعارض	ایک دوسرے کے مخالف	محاصل	آمدنی کے ذرائع
مال متقوم	وہ مال شرعاً جس کی کوئی قیمت بن سکے	مورث	وارث کرنے والا یعنی میت

معقول مقدار	مناسب مقدار	متصلاً	ساتھ ہی، بغیر وقفہ کئے ہوئے
من وجہ	ایک وجہ سے	مصرف	خرچ کرنے کی جگہ

ن

ناسخ	منسوخ کرنے والا، ختم کرنے والا	ناچار	مجبوراً، آخرکار
نکول	انکار	نائب	قائم مقام
نصفانصف	آدھا آدھا	نگہداشت	پرورش
نامسموع	نہیں سنا جائے گا	نادہند	ٹال مٹول کرنے والا

و

وقفِ مؤبد	ہمیشہ کیلئے وقف کرنا	واجبی کرایہ	رائج کرایہ جو عموماً لیا جاتا ہے
ہنوز	ابھی		

ثواب سے محرومی

طبرانی نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ **اللہ** عزوجل کے **محبوب**، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا:

کچھ لوگوں کو **جنت** کا حکم ہوگا، جب جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے اور محل اور جو کچھ جنت میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لیے سامان تیار کر رکھا ہے، دیکھیں گے۔

پکارا جائے گا کہ انھیں واپس کرو، جنت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں۔ یہ لوگ حسرت کے ساتھ واپس ہوں گے، کہ ایسی حسرت کسی کو نہیں ہوئی اور یہ لوگ کہیں گے کہ اے رب! اگر تو نے ہمیں پہلے ہی جہنم میں داخل کر دیا ہوتا، ہمیں تو نے ثواب اور جو کچھ اپنے اولیا کے لیے جنت میں مہیا کیا ہے نہ دکھایا ہوتا تو یہ ہم پر آسان ہوتا۔

ارشاد فرمائے گا: ''ہمارا مقصد ہی یہ تھا اے بدبختو! جب تم تنہا ہوتے تھے تو بڑے بڑے گناہوں سے میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تھے تو خشوع کے ساتھ ملتے جو کچھ دل میں میری تعظیم کرتے اس کے خلاف لوگوں پر ظاہر کرتے، لوگوں سے تم ڈرے اور مجھ سے نہ ڈرے، لوگوں کی تعظیم کی اور میری تعظیم نہیں کی، لوگوں کے لیے گناہ چھوڑے میرے لیے نہیں چھوڑے، لہٰذا تم کو آج عذاب چکھاؤں گا اور **ثواب** سے محروم کروں گا۔''

("المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ١٩٩، ج١٥، ص٨٥، و "مجمع الزوائد"، كتاب الزهد، باب ماجاء في الرياء، الحديث: ١٧٦٤٩، ج١٠، ص٣٧٧.)

تفصیلی فہرست

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ﷺ

لقیط کا بیان

حدیث ۱: امام مالک نے ابو جمیلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانہ میں ایک پڑا ہوا بچہ پایا۔ کہتے ہیں میں اُسے اُٹھالایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لے گیا، اُنھوں نے فرمایا: تم نے اِسے کیوں اُٹھایا؟ جواب دیا، کہ میں نہ اُٹھاتا تو ضائع ہوجاتا پھران کی قوم کے سردار نے کہا، اے امیر المؤمنین! یہ مرد صالح ہے یعنی یہ غلط نہیں کہتا۔ فرمایا: اِسے لے جاؤ، یہ آزاد ہے، اس کا نفقہ ہمارے ذمہ ہے یعنی بیت المال سے دیا جائے گا۔[1]

حدیث ۲: سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لقیط لایا جاتا تو اُس کے مناسب حال کچھ مقرر فرما دیتے کہ اُس کا ولی (ملتقط) ماہ بماہ لیجایا کرے اور اُس کے متعلق بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے اور اُس کی رضاعت کے مصارف[2] اور دیگر اخراجات بیت المال سے مقرر کرتے۔[3]

حدیث ۳: تمیم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک لقیط پایا، اُسے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لائے، اُنھوں نے اُسے اپنے ذمہ لیا۔[4]

حدیث ۴: امام محمد رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ایک شخص نے لقیط پایا، اُسے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لایا اُنھوں نے فرمایا: یہ آزاد ہے اور اگر میں اس کا متولی ہوتا یعنی میں اُٹھانے والا ہوتا تو مجھے فلاں فلاں چیز سے یہ زیادہ محبوب ہوتا۔[5]

عرف شرع[6] میں لقیط اُس بچہ کو کہتے ہیں جس کو اُس کے گھر والے نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو۔[7]

---

1 ...... "الموطأ"، للإمام مالك، كتاب الأقضية، باب القضاء في المنبوذ، الحديث: ۱٤٨٢، ج۲، ص۲٦٠.

2 ...... دودھ پلانے کے اخراجات۔

3 ...... "نصبب الراية"، كتاب اللقيط، ج۳، ص٧٠٤.

4 ...... "المصنف" عبدالرزاق، باب اللقيط، الحديث: ١٣٩١٦، ج٧، ص٣٦٠.

5 ...... "فتح القدير"، كتاب القيط، ج٥، ص٣٤٣.

6 ...... یعنی شریعت کی اصطلاح۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب القيط، ج٦، ص٤١٢.

مسائل فقهیّہ

مسئلہ ۱: جس کو ایسا بچہ ملے اور معلوم ہو کہ نہ اُٹھالائے تو ضائع وہلاک ہو جائیگا تو اُٹھالانا فرض ہے اور ہلاک کا غالب گمان نہ ہو تو مستحب۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۲: لقیط آزاد ہے اس پر تمام احکام وہی جاری ہوں گے جو آزاد کے لیے ہیں اگرچہ اُس کا اُٹھالانے والا غلام ہو ہاں اگر گواہوں سے کوئی شخص اسے اپنا غلام ثابت کردے تو غلام ہوگا۔[2] (ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۳: ایک مسلمان اور ایک کافر دونوں نے پڑا ہوا بچہ پایا اور ہر ایک اُس کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے تو مسلمان کو دیا جائے۔[3] (فتح)

مسئلہ ۴: لقیط کی نسبت کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اُسی کا لڑکا قرار دیدیا جائے اور اگر کوئی شخص اوسے اپنا غلام بتائے تو جب تک گواہوں سے ثابت نہ کردے غلام قرار نہ دیا جائے۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۵: ایک کے دعویٰ کرنے کے بعد دوسرا شخص دعویٰ کرتا ہے تو وہ پہلے ہی کا لڑکا ہو چکا دوسرے کا دعویٰ باطل ہے ہاں اگر دوسرا شخص گواہوں سے اپنا دعویٰ ثابت کردے تو اس کا نسب ثابت ہو جائے گا۔ دو شخصوں نے بیک وقت اُس کے متعلق دعویٰ کیا اور ان میں ایک نے اُس کے جسم کا کوئی نشان بتایا اور دوسرا نہیں تو جس نے نشانی بتائی اُسی کا ہے مگر جبکہ دوسرا گواہوں سے ثابت کردے کہ میرا لڑکا ہے تو یہی مستحق ہوگا اور اگر دونوں کوئی علامت بیان نہ کریں نہ گواہوں سے ثابت کریں یا دونوں گواہ قائم کریں تو لقیط دونوں میں مشترک قرار دیا جائے اور اگر ایک نے کہا لڑکا ہے دوسرا کہتا ہے لڑکی تو جو صحیح کہتا ہے اُسی کا ہے۔ مجہول النسب[5] بھی اس حکم میں لقیط کی مثل ہے یعنی دعویٰ النسب[6] میں جو حکم لقیط کا ہے وہی اس کا ہے۔[7] (ہدایہ وغیرہا)

---

1 ......"الهداية"، كتاب اللقيط، ج ١، ص ٤١٥.

2 ......"الهداية"، كتاب اللقيط، ج ١، ص ٤١٥.

و"فتح القدير"، كتاب اللقيط، ج ٥، ص ٣٤٢.

3 ......"فتح القدير"، كتاب اللقيط، ج ٥، ص ٣٤٤.

4 ......"الهداية"، كتاب اللقيط، ج ١، ص ٤١٦.

5 ......یعنی جس کا باپ معلوم نہ ہو۔

6 ......یعنی جب کوئی لقیط کے باپ ہونے کا دعویٰ کرے۔

7 ......"الهداية"، كتاب اللقيط، ج ١، ص ٤١٥، وغيرها.

مسئلہ ۶: لقیط کی نسبت دو شخصوں نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا لڑکا ہے اون میں ایک مسلمان ہے ایک کافر تو مسلمان کا لڑکا قرار دیا جائے۔ یوہیں اگر ایک آزاد ہے اور ایک غلام تو آزاد کا لڑکا قرار دیا جائے۔ [1] (ہدایہ)

مسئلہ ۷: خاوند والی عورت لقیط کی نسبت دعویٰ کرے کہ یہ میرا بچہ ہے اور اُس کے شوہر نے تصدیق کی یا دائی نے شہادت دی یا دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں نے ولادت پر گواہی دی تو اُسی کا بچہ ہے اور اگر یہ باتیں نہ ہوں تو عورت کا قول مقبول نہیں۔ اور بے شوہر والی عورت نے دعویٰ کیا تو دو مردوں کی شہادت سے اُس کا بچہ قرار پائیگا۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۸: ملتقط (یعنی اُٹھالانے والے) سے لقیط کو جبراً کوئی نہیں لے سکتا قاضی و بادشاہ کو بھی اس کا حق نہیں ہاں اگر کوئی سبب خاص ہو تو لیا جاسکتا ہے مثلاً اُس میں بچہ کی نگہداشت کی صلاحیت نہ ہو یا ملتقط فاسق فاجر شخص ہے اندیشہ ہے کہ اس کے ساتھ بدکاری کرے گا ایسی صورتوں میں بچہ کو اُس سے جدا کرلیا جائے۔ [3] (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۹: ملتقط کی رضامندی سے قاضی نے لقیط کو دوسرے شخص کی تربیت میں دیدیا پھر اس کے بعد ملتقط واپس لینا چاہتا ہے تو جب تک یہ شخص راضی نہ ہو واپس نہیں لے سکتا۔ [4] (خلاصۃ الفتاویٰ)

مسئلہ ۱۰: لقیط کے جملہ اخراجات کھانا کپڑا رہنے کا مکان بیماری میں دوا یہ سب بیت المال کے ذمہ ہے اور لقیط مرجائے اور کوئی وارث نہ ہو تو میراث بھی بیت المال میں جائے گی۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: ایک شخص ایک بچہ کو قاضی کے پاس پیش کرکے کہتا ہے یہ لقیط ہے میں نے ایک جگہ پڑا پایا ہے تو ہوسکتا ہے کہ [6] محض اُس کے کہنے سے قاضی تصدیق نہ کرے بلکہ گواہ مانگے اس لیے کہ ممکن ہے خود اُسی کا بچہ ہو اور لقیط اس غرض سے بتاتا ہے کہ مصارف [7] بیت المال سے وصول کرے اور یہ ثبوت بہم پہنچ جانے کے بعد کہ لقیط ہے نفقہ وغیرہ بیت المال سے مقرر کردیا جائے۔ [8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الهداية"، كتاب اللقيط، ج ١، ص ٤١٦ .

2 ...... "الدر المختار"، كتاب اللقيط، ج ٦، ص ٤١٥، ٤١٦ .

3 ...... "الهداية"، كتاب اللقيط، ج ١، ص ٤١٥ .

و "فتح القدير"، كتاب اللقيط، ج ٥، ص ٣٤٣ .

4 ...... "خلاصة الفتاوى"، كتاب اللقيط، ج ٤، ص ٤٣٤ .

5 ...... "الدر المختار"، كتاب اللقيط، ج ٦، ص ٤١٢، ٤١٣ .

6 ...... یہاں غالباً "ہوسکتا ہے کہ" کتابت کی غلطی کی وجہ سے زائد ہے، کیونکہ اس مقام پر عالمگیری میں اصل عبارت یوں مذکور ہے "تو محض اُس کے کہنے سے قاضی تصدیق نہ کرے... الخ"۔ ...علمیہ

7 ...... یعنی پرورش کے اخراجات۔

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب اللقيط، ج ٢، ص ٢٨٦ .

مسئلہ ۱۲: لقیط کے ہمراہ کچھ مال ہے یا لقیط کسی جانور پر ملا اور اُس جانور پر کچھ مال بھی ہے تو مال لقیط کا ہے، لہٰذا یہ مال لقیط پر صرف کیا جائے مگر صرف کرنے کے لیے قاضی سے اجازت لینی پڑے گی۔ اور وہ مال اگر لقیط کے ہمراہ نہیں بلکہ قریب میں ہے تو لقیط کا نہیں بلکہ لقطہ ہے[1] (جس کا بیان آگے آتا ہے)۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: ملتقط نے بغیر حکم قاضی جو کچھ لقیط پر خرچ کیا اس کا کوئی معاوضہ نہیں پاسکتا اور قاضی نے حکم دے دیا ہو کہ جو کچھ خرچ کرے گا وہ دَین[2] ہوگا اور اُس کا معاوضہ ملے گا اگر لقیط کا کوئی باپ ظاہر ہوا تو اُس کو دینا پڑے گا ورنہ بالغ ہونے کے بعد لقیط دے گا۔[3] (فتح، عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: لقیط پر خرچ کرنے کی ولایت ملتقط کو ہے اور کھانے پینے لباس وغیرہ ضروری اشیاء خریدنے کی ضرورت ہو تو اس کا ولی بھی ملتقط ہے لقیط کی کوئی چیز بیع نہیں کرسکتا نہ کوئی چیز بے ضرورت اُدھار خرید سکتا ہے۔[4] (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۱۵: لقیط کو کسی نے کوئی چیز ہبہ کی[5] یا صدقہ کیا تو ملتقط کو قبول کرنے کا حق ہے کیونکہ یہ تو نرا فائدہ ہی فائدہ ہے اس میں نقصان اصلاً نہیں۔[6] (ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۱۶: لقیط کو علم دین کی تعلیم دلائیں اور علم حاصل کرنے کی صلاحیت اس میں نظر نہ آئے تو کام سِکھانے کے لیے صنعت وحرفت[7] کے اُستادوں کے پاس بھیج دیں تاکہ کام سیکھ کر ہوشیار ہو اور کام کا آدمی بنے، ورنہ بیکاری میں نکما ہو جائے گا۔[8] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۷: ملتقط کو یہ اختیار نہیں کہ لقیط کا نکاح کردے اور اصح یہ ہے کہ اسے اجارہ پر بھی نہیں دے سکتا۔[9] (ہدایہ)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب اللقیط، ج٦،ص٤١٨،وغیرہ.

2 ...... قرض۔

3 ...... "فتح القدیر"، کتاب اللقیط، ج٥،ص٣٤٢.

و"الفتاوی الهندية"، کتاب اللقیط، ج٢،ص٢٨٦.

4 ...... "الهداية"، کتاب اللقیط، ج١،ص٤١٦.

و"فتح القدیر"، کتاب اللقیط، ج٥،ص٣٤٧.

5 ...... تحفے میں دی۔

6 ...... "الهداية"، کتاب اللقیط، ج١،ص٤١٦.

و"فتح القدیر"، کتاب اللقیط، ج٥،ص٣٤٧.

7 ...... ہنر و دستکاری وغیرہ۔

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب القیط،مطلب فی قولهم:الغرم بالغنم،ج٦،ص٤١٩،وغیرہ.

9 ...... "الهداية"، کتاب اللقیط، ج١،ص٤١٦.

مسئلہ ۱۸: لقیط اگر سمجھ وال ہونے سے پہلے مرجائے تو اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اُس کو مسلمان اُٹھالایا ہو یا کافر[1] (خلاصہ) ہاں اگر کافر نے اسے ایسی جگہ پایا ہے جو خاص کافروں کی جگہ ہے مثلاً بُت خانہ میں تو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جائے۔[2] (فتح)

لقطہ کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف ومسند امام احمد میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جوشخص کسی کی گم شدہ چیز کو پناہ دے (اوٹھائے)، وہ خود گمراہ ہے اگر تشہیر کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔''[3]

حدیث ۲: دارمی نے جارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ ہے''[4] یعنی اس کا اٹھالینا سبب عذاب ہے، اگر یہ مقصود ہو کہ خود مالک بن بیٹھے۔

حدیث ۳: بزار ودارقطنی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق سوال ہوا؟ ارشاد فرمایا: ''لقطہ حلال نہیں اور جو شخص پڑا مال اٹھائے اُسکی ایک سال تک تشہیر کرے، اگر مالک آجائے تو اسے دیدے اور نہ آئے تو صدقہ کردے۔''[5]

حدیث ۴: امام احمد وابو داود ودارمی عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جوشخص پڑی ہوئی چیز پائے تو ایک یا دو عادل کو اُٹھاتے وقت گواہ کرلے اور اسے نہ چھپائے اور نہ غائب کرے پھر اگر مالک مل جائے تو اُسے دیدے، ورنہ اللہ (عزوجل) کا مال ہے، وہ جسکو چاہتا ہے دیتا ہے۔''[6] اس حدیث میں گواہ کرلینے کا حکم اس مصلحت سے ہے کہ جب لوگوں کے علم میں ہوگا تو اب اس کا نفس یہ طمع نہیں کرسکتا کہ میں اِسے ہضم کرجاؤں اور مالک کو نہ دوں اور اگر اس کا اچانک انتقال ہوجائے یعنی ورثہ سے نہ کہہ سکا کہ یہ لقطہ ہے تو چونکہ لوگوں کو لقطہ ہونا معلوم ہے ترکہ میں شمار

---

1 ...... "خلاصة الفتاوى"، كتاب اللقيط، ج٤، ص٤٣٤.

2 ...... "فتح القدير"، كتاب اللقيط، ج٥، ص٣٤٦.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب اللقطة، باب في لقطة الحاج، الحديث: ١٢-(١٧٢٥)، ص٩٥٠.

4 ...... "سنن الدارمي"، كتاب البيوع، باب في الضالة، الحديث: ٢٦٠١، ج٢، ص٣٤٤.

5 ...... "سنن الدارقطني"، كتاب الرضاع، الحديث ٤٣٤٣، ج٤، ص٢١٥.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب اللقطة، [باب] التعريف باللقطة، الحديث: ١٧٠٩، ج٢، ص١٩٠.

نہیں ہوگی اور یہ بھی فائدہ ہے کہ مالک اس سے یہ مطالبہ نہیں کرسکتا کہ یہ چیز اتنی ہی نہ تھی بلکہ اس سے زیادہ تھی۔

حدیث ۵: ابوداود نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ ایک دینار پایا۔ اُسے فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا (یعنی اس وقت ان کو ضرورت تھی یہ پوچھا کہ صرف [1] کرسکتا ہوں یا نہیں؟) ارشاد فرمایا: یہ اللہ (عزوجل) نے رزق دیا ہے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اس سے کھایا اور علی و فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی کھایا پھر ایک عورت دینار ڈھونڈتی آئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''اے علی وہ دینار اسے دیدو۔''[2]

حدیث ۶: صحیح بخاری و مسلم میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے لقطہ کے متعلق سوال کیا؟ ارشاد فرمایا: ''اُس کے ظرف (یعنی تھیلی) اور بندش [3] کو شناخت کرلو پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو، اگر مالک مل جائے تو دیدو، ورنہ تم جو چاہو کرو۔'' اُس نے دریافت کیا، گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: ''وہ تمھارے لیے ہے یا تمھارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔'' (یعنی اس کا لینا جائز ہے کہ کوئی نہیں لے گا تو بھیڑیا لے جائے گا) اُس نے دریافت کیا، گم شدہ اُونٹ کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: ''تم اُسے کیا کرو گے، اُس کے ساتھ اُس کی مشک اور جوتا ہے، وہ پانی کے پاس آکر پانی پی لے گا اور درخت کھاتا رہے گا یہاں تک اُس کا مالک پا جائے گا۔''[4] یعنی اُس کے لینے کی اجازت نہیں۔

حدیث ۷: ابوداود نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصا اور کوڑے اور رسی اور اس جیسی چیزوں کو اُٹھا کر اسے کام میں لانے کی رخصت دی ہے۔[5]

حدیث ۸: صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار قرض مانگے، اس نے کہا گواہ لاؤ جن کو گواہ بنالوں۔ اُس نے کہا، کفٰی باللّٰہ شھیدًا اللہ (عزوجل) کی گواہی کافی ہے۔ اس نے کہا، کسی کو ضامن لاؤ۔ اُس نے کہا کفٰی باللّٰہ کفیلًا اللہ

---

1 ...... استعمال، خرچ۔

2 ...... "سنن أبي داود"، کتاب اللقطة، [باب] التعريف باللقطة، الحديث: ۱۷۱٤، ج۲، ص۱۹۱.

3 ...... یعنی تھیلی کی گانٹھ۔

4 ...... "صحيح البخاري"، کتاب في اللقطة باب اذا لم يوجد صاحب اللقط... إلخ، الحديث: ۲٤۲۹، ج ۲، ص ۱۲۱.

5 ...... "سنن أبي داود"، کتاب اللقطة، [باب] التعريف باللقطة، الحديث: ۱۷۱۷، ج۲، ص۱۹۲.

(عزوجل) کی ضمانت کافی ہے اس نے کہا، تُو نے سچ کہا اور ایک ہزار دینار اُسے دیدیے اور ادا کی ایک میعاد مقرر کردی۔ اُس شخص نے سمندر کا سفر کیا اور جو کام کرنا تھا انجام کو پہنچایا پھر جب میعاد پوری ہونے کا وقت آیا تو اُس نے کشتی تلاش کی کہ جا کر اُس کا دَین [1] ادا کرے مگر کوئی کشتی نہ ملی، ناچار اُس نے ایک لکڑی میں سوراخ کر کے ہزار اشرفیاں بھر دیں اور ایک خط لکھ کر اُس میں رکھا اور خوب اچھی طرح بند کر دیا پھر اس لکڑی کو دریا کے پاس لایا اور یہ کہا، اے اللہ! (عزوجل) تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے قرض طلب کیا، اُس نے کفیل مانگا میں نے کہا کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا وہ تیری کفالت پر راضی ہو گیا پھر اُس نے گواہ مانگا میں نے کہا کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا اور میں نے پوری کوشش کی کہ کوئی کشتی مل جائے تو اُس کا دَین پہنچا دوں، مگر میسر نہ آئی اور اب یہ اشرفیاں میں تجھ کو سپرد کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ لکڑی دریا میں پھینک دی اور واپس آیا مگر برابر کشتی تلاش کرتا رہا کہ اُس شہر کو جائے اور دَین ادا کرے۔ اب وہ شخص جس نے قرض دیا تھا ایک دن دریا کی طرف گیا کہ شاید کسی کشتی پر اس کا مال آتا ہو کہ دفعۃً [2] وہی لکڑی ملی جس میں اشرفیاں بھری تھیں۔ اُس نے یہ خیال کر کے کہ گھر میں جلانے کے کام آئے گی اُس کو لے لیا، جب اُس کو چیرا تو اشرفیاں اور خط ملا پھر کچھ دنوں بعد وہ شخص جس نے قرض لیا تھا، ہزار دینار لیکر آیا اور کہنے لگا، خدا کی قسم! میں برابر کوشش کرتا رہا کہ کوئی کشتی مل جائے تو تمھارا مال تم کو پہنچا دوں مگر آج سے پہلے کوئی کشتی نہ ملی۔ اُس نے کہا، کیا تم نے میرے پاس کوئی چیز بھیجی تھی؟ اس نے کہا، میں کہہ تو رہا ہوں کہ آج سے پہلے مجھے کوئی کشتی نہیں ملی۔ اُس نے کہا، جو کچھ تم نے لکڑی میں بھیجا تھا، خدا نے اُس کو تمھاری طرف سے پہنچا دیا، یہ اپنی ایک ہزار اشرفیاں لیکر بامراد واپس ہوا۔ [3]

مسائل فقہیّہ

لقطہ اُس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ [4]

مسئلہ ۱: پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دیدوں گا تو اُٹھا لینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو نہ تلاش کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظن غالب [5] ہو کہ مالک کو نہ دوں گا تو

---

1 ...... قرض۔

2 ...... اچانک۔

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الكفالة، باب الكفالة في القرض... إلخ، الحديث: ٢٢٩١، ج٢، ص٧٣.

4 ...... "الدر المختار"، كتاب اللقطة، ج٦، ص٤٢١.

5 ...... یعنی غالب گمان۔

اُٹھانا ناجائز ہے اور اپنے لیے اُٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلہ غصب کے ہے[1] اور اگر یہ ظن غالب ہو کہ میں نہ اُٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع و ہلاک ہو جائے گی تو اُٹھالینا ضرور ہے لیکن اگر نہ اٹھاوے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲: لقطہ کو اپنے تصرف[3] میں لانے کے لیے اُٹھایا پھر نادم ہوا کہ مجھے ایسا کرنا نہ چاہیے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو بری الذمہ نہ ہوگا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اب اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اُس کے حوالہ کردے اور اگر مالک کو دینے کے لیے لایا تھا پھر جہاں سے لایا تھا رکھ آیا تو تاوان نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ۳: ہر قسم کی پڑی ہوئی چیز کا اُٹھالانا جائز ہے مثلاً متاع[5] یا جانور بلکہ اُونٹ کو بھی لاسکتا ہے کیونکہ اب زمانہ خراب ہے یہ نہ لائے گا تو کوئی دوسرا لے جائے گا اور مالک کو نہ دے گا بلکہ ہضم کر جائیگا۔[6] (فتح وغیرہ)

مسئلہ۴: لقطہ[7] ملتقط[8] کے ہاتھ میں امانت ہے یعنی تلف[9] ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں بشرطیکہ اُٹھانے والا اُٹھانے کے وقت کسی کو گواہ بنادے یعنی لوگوں سے کہدے کہ اگر کوئی شخص اپنی گمی ہوئی چیز تلاش کرتا آئے تو میرے پاس بھیج دینا اور گواہ نہ کیا تو تلف ہونے کی صورت میں تاوان دینا پڑے گا مگر جبکہ وہاں کوئی نہ ہو اور گواہ بنانے کا موقع نہ ملا یا اندیشہ ہو کہ گواہ بنائے تو ظالم چھین لیگا تو ضمان نہیں۔[10] (تبیین، بحر)

مسئلہ۵: پڑا مال اوٹھالایا اور اس کے پاس سے ضائع ہو گیا اب مالک آیا اور چیز کا مطالبہ کرتا ہے اور تاوان مانگتا ہے کہتا ہے کہ تم نے بدنیتی سے اپنے صرف میں لانے کے لیے اُٹھایا تھا، لہٰذا تم پر تاوان ہے یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اپنے لیے

---

1 ...... یعنی ناجائز قبضہ کرنے کی طرح ہے۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب اللقطة، ج٦، ص٤٢٢.

3 ...... استعمال۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب اللقطة، ج٦، ص٤٢٢.

5 ...... سامان وغیرہ۔

6 ...... "فتح القدیر"، کتاب اللقطة، ج٥، ص٣٥٤، وغیرہ.

7 ...... گری ہوئی گمشدہ چیز۔ 8 ...... اٹھانے والا۔ 9 ...... ضائع۔

10 ...... "تبیین الحقائق"، کتاب اللقطة، ج٤، ص٢٠٩.

و "البحرالرائق"، کتاب اللقطة، ج٥، ص٢٥٤.

نہیں اُٹھایا تھا بلکہ اس نیت سے لیا تھا کہ مالک کو دوں گا تو محض اس کہنے سے ضمان سے بری نہیں جب تک بصورت امکان گواہ نہ کرے۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۶: دو شخصوں نے لقطہ کو اُٹھایا تو دونوں پر تشہیر[2] لازم ہے اور لقطہ کے جمیع احکام دونوں پر ہیں اور اگر دونوں جارہے تھے ایک نے کوئی چیز دیکھی اس نے دوسرے سے کہا اُٹھالاؤ اُس نے اپنے لیے اُٹھائی تو یہ ذمہ دار ہے اور لقطہ کے احکام اس پر ہیں حکم دینے والے پر نہیں۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۷: ملتقط پر تشہیر لازم ہے یعنی بازاروں اور شارع عام[4] اور مساجد میں اتنے زمانہ تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہوگا۔ یہ مدت پوری ہونے کے بعد اُسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر تصدق کردے۔[5] مسکین کو دینے کے بعد اگر مالک آگیا تو اسے اختیار ہے کہ صدقہ کو جائز کردے یا نہ کرے اگر جائز کردیا ثواب پائیگا اور جائز نہ کیا تو اگر وہ چیز موجود ہے اپنی چیز لے لے اور ہلاک ہوگئی ہے تو تاوان لے گا۔ یہ اختیار ہے کہ ملتقط سے تاوان لے یا مسکین سے، جس سے بھی لے گا وہ دوسرے سے رجوع نہیں کرسکتا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: بچہ نے پڑا مال اُٹھایا اور گواہ نہ بنایا تو ضائع ہونے کی صورت میں اسے بھی تاوان دینا پڑیگا۔[7] (بحر)

مسئلہ ۹: بچہ کو کوئی پڑی ہوئی چیز ملی اور اُٹھالایا تو اُس کا ولی یا وصی[8] تشہیر کرے اور مالک کا پتا نہ ملا اور وہ بچہ خود فقیر ہے تو ولی یا وصی خود اُس بچہ پر تصدق کرسکتا ہے اور بعد میں مالک آیا اور تصدق کو اُس نے جائز نہ کیا تو ولی یا وصی کو ضمان دینا ہوگا۔[9] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۰: اگر ملتقط تشہیر سے عاجز ہے مثلاً بوڑھا یا مریض ہے کہ بازار وغیرہ میں جاکر اعلان نہیں کرسکتا تو دوسرے کو اپنا نائب بنا سکتا ہے کہ یہ اعلان کردے اور نائب کو دینے کے بعد اگر واپس لینا چاہے تو واپس نہیں لے سکتا اور نائب کے پاس

---

1. "الهداية"، كتاب اللقطة، ج ١، ص ٤١٧.
2. اعلان کرنا۔
3. "الجوهرة النيرة"، كتاب اللقطة، الجزء الاول، ص ٤٥٩.
4. عام راستہ۔ 5. صدقہ کردے۔
6. "الفتاوى الهندية"، كتاب اللقطة، ج ٢، ص ٢٨٩.
7. "البحرالرائق"، كتاب اللقطة، ج ٥، ص ٢٥٤.
8. یعنی بچے کے باپ نے جس کو وصیت کی ہے۔
9. "البحرالرائق"، كتاب اللقطة، ج ٥، ص ٢٥٥، ٢٥٦.

سے وہ چیز ضائع ہوگئی تو اُس سے تاوان نہیں لے سکتا۔[1] (بحرالرائق، منحۃ الخالق)

مسئلہ ۱۱: اُٹھانے والا اگر فقیر ہے تو مدت مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صرف[2] میں بھی لا سکتا ہے اور مالدار ہے تو اپنے رشتہ والے فقیر کو دے سکتا ہے مثلاً اپنے باپ، ماں، شوہر، زوجہ، بالغ اولاد کو دے سکتا ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: اوٹھانے والا فقیر تھا اور اعلان کے بعد اپنے صرف میں لایا پھر یہ شخص مالدار ہوگیا تو یہ واجب نہیں کہ اتنا ہی فقرا پر تصدق کرے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: بادشاہ یا حاکم لقطہ کو قرض دے سکتا ہے چاہے خود ملتقط کو قرض دیدے یا دوسرے کو۔ یوہیں کسی کو بطور مضاربت[5] بھی دے سکتا ہے۔[6] (فتح القدیر، بحر)

مسئلہ ۱۴: ملتقط کے ہاتھ سے لقطہ ضائع ہوگیا پھر اس چیز کو دوسرے کے پاس دیکھا تو یہ دعویٰ کر کے نہیں لے سکتا۔[7] (شلبی، جوہرہ)

مسئلہ ۱۵: بدمست آدمی راستہ میں پڑا ہوا ہے اور اس کا کوئی کپڑا بھی وہیں گرا ہے اس کو حفاظت کی غرض سے جو کوئی اُٹھائیگا تاوان دینا پڑے گا کہ اگرچہ وہ نشہ میں ہے اس کی چیزوں کے حفظ[8] کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسوں سے لوگ خود ڈرتے ہیں ان کی چیزیں نہیں اُٹھاتے۔[9] (شلبی)

مسئلہ ۱۶: جو چیزیں خراب ہوجانے والی ہیں جیسے پھل اور کھانے ان کا اعلان صرف اتنے وقت تک کرنا لازم ہے کہ

---

1. ......"البحرالرائق"، كتاب اللقطة، ج٥، ص٢٥٥، ٢٥٦.
و"منحة الخالق على البحرالرائق"، كتاب اللقطة، ج٥، ص٢٥٦.
2. ......استعمال، خرچ۔
3. ......"الدرالمختار"، كتاب اللقطة، ج٦، ص٤٢٧.
4. ......"ردالمحتار"، كتاب اللقطة، ج٦، ص٤٢٧.
5. ......تجارت، ایسی تجارت کہ مال کسی کا ہو محنت کوئی دوسرا کرے اور نفع میں دونوں شریک ہوں۔
6. ......"فتح القدير"، كتاب اللقيط، ج٥، ص٣٥٢.
و"البحرالرائق"، كتاب اللقطة، ج٥، ص٢٥٧.
7. ......"حاشية الشلبي على التبيين"، كتاب اللقطة، ج٤، ص٢١٤.
و"الجوهرة النيرة"، كتاب اللقطة، ج١، ص٤٥٩.
8. ......حفاظت۔
9. ......"حاشية الشلبي على التبيين"، كتاب اللقطة، ج٤، ص٢١٤.

خراب نہ ہوں اور خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو مسکین کو دیدے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۷: کوئی ایسی چیز پائی جو بے قیمت ہے جیسے کھجور کی گٹھلی انار کا چھلکا ایسی اشیاء میں اعلان کی حاجت نہیں کیونکہ معلوم ہوتا ہے اِسے چھوڑ دینا اباحت ہے کہ جو چاہے لے لے اور اپنے کام میں لائے اور یہ چھوڑنا تملیک[2] نہیں کہ مجہول[3] کی طرف سے تملیک صحیح نہیں، لہٰذا وہ اب بھی مالک کی مِلک میں باقی ہے۔[4] (ردالمحتار) اور بعض فقہا یہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم اُسوقت ہے کہ وہ متفرق[5] ہوں اور اگر اکھٹی ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ مالک نے کام کے لیے جمع کر رکھی ہیں، لہٰذا محفوظ رکھے خرچ نہ کرے۔[6] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۸: لقطہ کی نسبت اگر معلوم ہے کہ یہ ذمی کی چیز ہے تو اِسے بیت المال میں جمع کردے خود اپنے تصرف[7] میں نہ لائے نہ مساکین کو دے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: اگر مالک کے پتہ چلنے کی اُمید ہے اور ملتقط کے مرنے کا وقت قریب آگیا تو وصیت کرجانا یعنی یہ ظاہر کردینا کہ یہ لقطہ ہے واجب ہے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: ملتقط کو لقطہ کی کوئی اُجرت نہیں ملے گی اگرچہ کتنی ہی دور سے اُٹھالایا ہو اور لقطہ اگر جانور ہو اور اُس کے کھلانے میں کچھ خرچ کیا ہو تو اس کا معاوضہ بھی نہیں پائے گا ہاں اگر قاضی کی اجازت سے ہو اور اُس نے کہدیا ہو کہ اس پر خرچ کرو جو کچھ خرچ ہوگا مالک سے وصول کرلینا تو اب مصارف[10] لے سکتا ہے۔[11] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۱: جو کچھ حاکم کی اجازت سے خرچ کیا ہے اسے وصول کرنے کے لیے لقطہ کو مالک سے روک سکتا ہے مصارف دینے کے بعد وہ لے سکتا ہے اور نہ دے تو قاضی لقطہ کو بیچ کر مصارف ادا کردے اور جو بچے مالک کو

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب اللقطة، ج۶، ص۴۲۵، وغیرہ.

2 ...... دوسرے کو مالک بنانا۔ 3 ...... نامعلوم۔

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب اللقطة، مطلب: فیمن وجد حطباً... إلخ، ج۶، ص۴۳۵.

5 ...... بکھری ہوئی۔

6 ...... "البحرالرائق"، کتاب اللقطة، ج۵، ص۲۵۶.

7 ...... استعمال۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب اللقطة، ج۶، ص۴۲۸.

9 ...... المرجع السابق.

10 ...... اخراجات۔

11 ...... "البحرالرائق"، کتاب اللقطة، ج۵، ص۲۶۰.

دیدے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: لقطہ پرخرچ کرنے کی قاضی سے اجازت طلب کی تو قاضی گواہ طلب کرے گا اگر گواہوں سے لقطہ ہونا ثابت ہوگیا تو مصارف کی اجازت دے گا ورنہ نہیں اور اگر ملتقط[2] کہتا ہے میرے پاس گواہ نہیں ہیں تو قاضی یہ حکم دے گا کہ اگر تو سچا ہے اس پرخرچ کر، مالک آئیگا تو وصول کرلینا اور اگر تو غاصب[3] ہے تو کچھ نہ ملے گا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۳: لقطہ اگر ایسی چیز ہو جس سے منفعت حاصل ہوسکتی ہے مثلاً بیل گدھا گھوڑا کہ ان کو کرایہ پر دیکر اُجرت حاصل کرسکتا ہے تو حاکم کی اجازت سے کرایہ پر دے سکتا ہے اور جو اُجرت حاصل ہو اسی میں سے اُسے خوراک بھی دیجائے اور اگر ایسی چیز لقطہ ہو جس سے آمدنی نہ ہو اور سردست[5] مالک کا پتا نہیں چلتا اور اس پرخرچ کرنے میں مالک کا نقصان ہے کہ کچھ دنوں میں اپنی قیمت کی قدر[6] کھاجائے گا تو قاضی اس کو بیچ کر اسکی قیمت محفوظ رکھے کہ اسی میں مالک کا نفع ہے اور قاضی نے بیع کی یا قاضی کے حکم سے ملتقط نے، تو یہ بیع نافذ ہے مالک اس بیع کو رد نہیں کرسکتا۔[7] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۲۴: لقطہ ایسی چیز تھی جس کے رکھنے میں مالک کا نقصان تھا۔ اُسے خود ملتقط نے بغیر اجازت قاضی بیچ ڈالا تو یہ بیع نافذ نہ ہوگی بلکہ اجازتِ مالک پر موقوف رہے گی اگر مالک آیا اور چیز مشتری[8] کے پاس موجود ہے تو اُسے اختیار ہے۔ بیع کو جائز کرے یا باطل کردے اور چیز اُس سے لے لے اور اگر مالک اُس وقت آیا کہ مشتری کے پاس وہ چیز نہ رہی تو اُسے اختیار ہے کہ مشتری سے اُس کی قیمت کا تاوان لے یا بائع[9] سے، اگر بائع سے تاوان لے گا تو بیع نافذ ہوجائے گی اور زرِثمن[10] بائع کا ہوگا مگر زرِثمن جتنا قیمت سے زائد ہو اُسے صدقہ کردے۔[11] (فتح القدیر)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب اللقطۃ، ج٦،ص٤٣٣.

2 ...... گری ہوئی چیز اٹھانے والا۔ 3 ...... ناجائز طریقے سے لینے والا۔

4 ...... "الهدایة"، کتاب اللقطۃ، ج١،ص٤١٨، ٤١٩.

5 ...... فی الحال، اس وقت۔ 6 ...... قیمت کے برابر، قیمت کے مقدار۔

7 ...... "البحرالرائق"، کتاب اللقطۃ، ج٥،ص٢٦١.

و"الدرالمختار"، کتاب اللقطۃ، ج٦،ص٤٣٢.

8 ...... خریدار۔ 9 ...... بیچنے والا۔

10 ...... وہ رقم جو قیمت یا تاوان میں ادا کی جائے۔

11 ...... "فتح القدیر"، کتاب اللقطۃ، ج٥،ص٣٥٥.

مسئلہ ۲۵: لقطہ کا مدعی[1] پیدا ہوگیا اور وہ نشان اور پتا بتاتا ہے جو لقطہ میں موجود ہے یا خود ملتقط اُس کی تصدیق کرتا ہے تو دیدینا جائز ہے اور قاضی نے حکم کردیا تو دینا لازم اور بغیر حکم قاضی دیدیا تو اُس کا کفیل یعنی ضامن لے سکتا ہے۔[2] (درمختار)
اور علامت بتانے کی صورت میں اگر دینے سے انکار کرے تو مدعی کو گواہ سے ثابت کرنا ہوگا کہ یہ اُسی کی ملک ہے۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۶: مدعی نے علامت بیان کی یا ملتقط نے اُس کی تصدیق کی اور لقطہ دیدیا اس کے بعد دوسرا مدعی پیدا ہوگیا اور یہ گواہوں سے اپنی ملک ثابت کرتا ہے تو اگر چیز موجود ہے اسے دلادی جائے اور تلف ہوچکی ہے تو تاوان لے سکتا ہے۔ اور یہ اختیار ہے کہ ملتقط سے تاوان لے یا مدعی اول سے۔[4] (ردالمحتار)

لقطہ کے مناسب دوسرے مسائل

مسئلہ ۲۷: راستہ پر بھیڑ مری ہوئی پڑی تھی اس نے اُس کی اُون کاٹ لی تو اسے اپنے کام میں لاسکتا ہے اور مالک آکر اس کا مطالبہ کرے تو لے سکتا ہے اور اگر اُس کی کھال نکال کر پکالی اور مالک لینا چاہے تو لے سکتا ہے مگر پکانے کی وجہ سے جو کچھ قیمت میں اضافہ ہوا ہے دینا پڑے گا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: خربزہ[6] اور تربز[7] کی پالیز[8] کو لوگوں نے لوٹ لیا اگر اُس وقت لوٹی جب مالک کی طرف سے اجازت ہوگئی کہ جس کا جی چاہے لے جائے جیسا کہ عام طور پر جب فصل ختم ہوجایا کرتی ہے تھوڑے سے خراب پھل باقی رہ جاتے ہیں مالک اجازت دیدیا کرتے ہیں تو لوٹنے میں کوئی حرج نہیں۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: نکاح میں چھوہارے لوٹائے جاتے ہیں ایک کے دامن میں گرے تھے اور دوسرے نے اُٹھالیے اس کی دوصورتیں ہیں جس کے دامن میں گرے تھے اگر اُس نے اسی غرض سے دامن پھیلائے تھے تو دوسرے کو لینا جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔[10] (عالمگیری)

---

1 ...... دعویٰ کرنے والا یعنی مالک۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب اللقطة، ج٦، ص ٤٣٣.

3 ...... "الهداية" کتاب اللقطة، ج١، ص ٤١٩.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب اللقطة، ج٦، ص ٤٣٤.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب اللقطة، ج٢، ص ٢٩٣.

6 ...... خربوزہ۔ 7 ...... تربوز۔ 8 ...... کھیت۔

9 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب اللقطة، ج٢، ص ٢٩٣. 10 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۳۰: شادیوں میں روپے پیسے لٹانے کے لیے جس کو دیے وہ خود لٹائے دوسرے کو لٹانے کے لیے نہیں دے سکتا اور کچھ بچا کر اپنے لیے رکھ لے یا گرا ہوا خود اُٹھا لے یہ جائز نہیں۔ اور شکر چھوہارے لٹانے کو دیے تو بچا کر کچھ رکھ سکتا ہے اور دوسرے کو بھی لٹانے کے لیے دے سکتا ہے اور دوسرے نے لٹائے تو اب وہ بھی لوٹ سکتا ہے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۳۱: کھیت کٹ جانے کے بعد کچھ بالیاں گری پڑی رہ جاتی ہیں اگر کاشتکار نے چھوڑ دی ہیں کہ جس کا جی چاہے اُٹھا لیجائے تو لیجانے میں حرج نہیں مگر مالک کی مِلک اب بھی باقی ہے اور چاہے تو لے سکتا ہے مگر جمع کرنے کے بعد اُس سے لے لینا دناءت[2] ہے اور اگر کاشتکار نے چند خاص لوگوں سے کہہ دیا کہ جو چاہے لیجائے تو اب جمع کرنے والوں کا ہوگیا۔[3] (بحرالرائق، تبیین وغیرہما)

مسئلہ ۳۲: اگر یتیموں کا کھیت ہے اور بالیاں[4] اتنی زائد ہیں کہ اُجرت پر چنوائی جائیں[5] تو معقول مقدار[6] میں بچیں گی تو چھوڑنا جائز نہیں اور اتنی ہیں کہ چنوائی جائیں تو اُتنی ہی مزدوری بھی دینی پڑے گی یا مزدوری دینے کے بعد قدر قلیل[7] بچیں گی تو چھوڑ دینا جائز ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: اخروٹ وغیرہ کے متعدد دانے ملے یوں کہ پہلے ایک ملا پھر دوسرا پھر اور ایک وعلٰی ہذا القیاس اتنے ملے کہ اب ان کی قیمت ہوگئی تو احوط[9] یہ ہے کہ بہرصورت ان کی حفاظت کرے اور مالک کو تلاش کرے اور سیب، امرود پانی میں پڑے ہوئے ملے تو لینا جائز ہے اگرچہ زیادہ ہوں ورنہ پانی میں خراب ہو جائیں گے۔[10]

مسئلہ ۳۴: بارش میں اس لیے برتن رکھ دیئے کہ ان میں پانی جمع ہو تو دوسرے کو بغیر اجازت اُن برتنوں کا پانی لینا

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب اللقطة، ج۲، ص۳۵۸.

2 ...... کمینگی، گھٹیاپن۔

3 ...... "البحر الرائق"، کتاب اللقطة، ج۵، ص۲۵۶.

و"تبیین الحقائق"، کتاب اللقطة، ج٤، ص۲۱۵، وغیرھما.

4 ...... گندم یا چاول کی فصل کے خوشے جن میں دانے ہوتے ہیں۔

5 ...... اکٹھی کی جائیں۔

6 ...... مناسب مقدار۔

7 ...... کم مقدار۔

8 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب اللقطة، ج۲، ص۲۹٤.

9 ...... زیادہ محتاط بات۔

10 ...... "البحر الرائق"، کتاب اللقطة، ج۵، ص۲۵۶.

جائز نہیں اور اگر اس لیے نہیں رکھے ہیں تو جائز ہے۔ یوہیں اگر سکھانے کے لیے جال پھیلایا اس میں کوئی جانور پھنس گیا تو جس نے پکڑا اُس کا ہے اور جانور پکڑنے کے لیے جال تانا تو جانور جال والے کا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: کسی کی زمین میں محلّہ والے راکھ کوڑا وغیرہ ڈالتے ہیں اگر مالک زمین نے اُس کو اسی لیے چھوڑ رکھا ہے کہ جب زیادہ مقدار میں جمع ہو جائے گی تو اپنے کھیت میں ڈالوں گا تو دوسرے کو اُٹھانا جائز نہیں اور اگر زمین اس لیے نہیں چھوڑی ہے تو جو پہلے اُٹھالے اُس کی ہے۔ یوہیں اُونٹ والے کسی کے مکان پر کرایہ کے لیے اپنے اونٹ بٹھاتے ہیں کہ جس کو ضرورت ہو یہاں سے کرایہ پر لیجائے اور یہاں بہت سی مینگنیاں جمع ہوگئیں اگر مالک مکان کا خیال ان کے جمع کرنے کا تھا تو اسکی ہیں دوسرا نہیں لے سکتا ورنہ جس کا جی چاہے لیجائے۔[2] (بحرالرائق، عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: جنگلی کبوتر نے کسی کے مکان میں انڈے دیے اگر مالک مکان نے پکڑنے کے لیے دروازہ بھیڑا تھا[3] کہ دوسرے نے آکر پکڑ لیا تو یہ مالک مکان کا ہے ورنہ جو پکڑلے اُس کا ہے ایک کی کبوتری سے دوسرے کے کبوتر کا جوڑا لگ گیا اور انڈے بچے ہوئے تو کبوتری والے کے ہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: جنگلی کبوتروں میں پلاؤ[5] کبوتر مل گیا تو اس کا پکڑنا جائز نہیں اور پکڑ لیا تو مالک کو تلاش کر کے دیدے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۸: باز یا شکرا وغیرہ پکڑا جس کے پاؤں میں جھنجنی[7] بندھی ہے جس سے گھریلو معلوم ہوتا ہے تو یہ لقطہ ہے[8] اعلان کرنا ضروری ہے۔ یوہیں ہرن پکڑا جس کے گلے میں پٹا یا ہار پڑا ہوا ہے یا پالتو کبوتر پکڑا تو اعلان کرے اور مالک

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب اللقطة، ج٢، ص٢٩٤.

2 ...... "البحر الرائق"، كتاب اللقطة، ج٥، ص٥٦.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب اللقطة، ج٢، ص٢٩٤.

3 ...... بند کیا تھا۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب اللقطة، ج٢، ص٢٩٤.

5 ...... پالتو۔

6 ...... "الدر المختار"، كتاب اللقطة، ج٦، ص٤٣٦.

7 ...... جھانجھن، پازیب، چھوٹے گھنگرو جو پاؤں میں ڈالتے ہیں۔

8 ...... یعنی گمشدہ ہے۔

معلوم ہوجائے تو اُسے واپس کرے۔[1] (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۳۹: کاشتکار اپنے کھیتوں میں کئی کئی دن گائیں یا بھیڑیں رات میں ٹھہراتے ہیں تاکہ ان کے پاخانہ پیشاب سے کھیت درست ہوجائے، لہٰذا یہاں سے گوبر یا مینگنیاں دوسرے کو لینا جائز نہیں۔

مسئلہ ۴۰: مجمعوں یا مساجد میں اکثر جوتے بدل جاتے ہیں ان کو کام میں لانا جائز نہیں ہاں اگر یہ کسی فقیر کو اگرچہ اپنی اولاد کو تصدق کردے پھر وہ اِسے ہبہ کردے تو تصرف میں لاسکتا ہے یا اس کا اچھا جوتا کوئی اُٹھالے گیا اور اپنا خراب چھوڑ گیا کہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے اُس نے قصداً[2] ایسا کیا ہے دھوکے سے نہیں ہوا ہے تو جب یہ شخص خراب جوڑا اُٹھالایا اس کو پہن سکتا ہے کہ یہ اُس کا عوض ہے۔[3] (بحرالرائق)

مسئلہ ۴۱: کسی کے مکان پر کوئی اجنبی مسافر آیا اور مرگیا تجہیز و تکفین[4] کے بعد اُس کے ترکہ میں کچھ روپیہ بچا تو مالک مکان اگرچہ فقیر ہو ان روپوں کو اپنے صرف[5] میں نہیں لاسکتا کہ یہ لقطہ نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: کسی نے اپنا جانور قصداً چھوڑ دیا اور کہدیا جس کا جی چاہے پکڑلے جیسے توتا مینا[7] وغیرہ پالتو جانور اکثر چھوڑ دیا کرتے ہیں اور کہدیتے ہیں جس کا جی چاہے پکڑلے تو اب جو پکڑے گا اُسی کا ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: دریا میں لکڑی بہتی ہوئی آئی اگر اُس کی قیمت ہے تو لقطہ ہے ورنہ لینے والے کے لیے حلال ہے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۴۴: مسافر آدمی کسی کے یہاں ٹھہرا اور مرگیا اگر اُس کا ترکہ پانچ درہم تک ہے تو صاحبِ خانہ ورثہ کو تلاش

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب اللقطة، ج٢، ص٢٩٤.
و"البحرالرائق"، كتاب اللقطة، ج٥، ص٢٥٧.

2 ...... جان بوجھ کر۔

3 ...... "البحرالرائق"، كتاب اللقطة، ج٥، ص٢٦٥.

4 ...... کفن، دفن کا اہتمام کرنا۔

5 ...... استعمال، خرچ۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب اللقطة، ج٢، ص٢٩٥.

7 ...... طوطا مینا۔

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب اللقطة، ج٢، ص٢٩٥.

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب اللقطة، ج٦، ص٤٣٥.

کرے پتا نہ چلے تو مساکین کو دیدے اور خود فقیر ہو تو اپنے صرف میں لائے اور پانچ درہم سے زیادہ ہے اور ورثہ کا پتا نہ چلے تو بیت المال میں داخل کردے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۵: مسافرت[2] میں کوئی مر گیا تو اُس کے رفقا[3] کو اختیار ہے کہ سامان بیچ کر دام جو کچھ ملے ورثہ کو پہنچادیں جبکہ خود سامان لادکر لیجانے میں اتنے مصارف ہوں جو سامان کی قیمت کو پہنچ جائیں کہ اس صورت میں ورثہ کا فائدہ بیچ ڈالنے میں ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: بیرون شہر درختوں کے نیچے جو پھل گرے ہوں اگر اُن کی نسبت معلوم ہو کہ کھالینے کی صراحۃً یا دلالۃً اجازت ہے جیسے اُن مواقع میں جہاں کثرت سے پھل پیدا ہوتے ہیں راہگیروں سے تعرض[5] نہیں کرتے ایسے مواقع میں کھانے کی اجازت ہے مگر درختوں سے توڑ کر کھانے کی اجازت نہیں مگر جہاں اس کی بھی اجازت ثابت ہو تو توڑ کر بھی کھا سکتا ہے۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۷: مکان خریدا اور اُس کی دیوار وغیرہ میں روپے ملے اگر بائع کہتا ہے یہ میرے ہیں تو اُسے دیدے ورنہ لقطہ ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: مسجد میں سویا تھا اس کے ہاتھ میں کوئی شخص روپے کی تھیلی رکھ کر چلا گیا تو یہ روپے اس کے ہیں اپنے خرچ میں لاسکتا ہے۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹: جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہے اُس نے اعلان کیا کہ جو اُس کا پتا بتائے گا اُس کو اتنا دوں گا تو اجارہ باطل ہے۔[9] (بحر، منحۃ الخالق) اور بطور انعام دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب اللقطة، ج٦، ص٤٣٥.

2 ...... یعنی پردیس میں، سفر کی حالت میں۔

3 ...... ہمسفر دوست احباب۔

4 ...... "الدرالمختار و ردالمحتار"، كتاب اللقطة، مطلب: فيمن مات في سفره... إلخ، ج٦، ص٤٣٥.

5 ...... روک ٹوک۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب اللقطة، ج٦، ص٤٣٦، وغيره.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب اللقطة، مطلب: فيمن وجد دراهم... إلخ، ج٦، ص٤٣٧.

8 ...... المرجع السابق.

9 ...... "البحرالرائق"، كتاب اللقطة، ج٥، ص٢٥٩.

و "منحة الخالق على البحرالرائق"، كتاب اللقطة، ج٥، ص٢٥٩.

مسئلہ ۵۰: لوگوں کے دَین یا حقوق اس کے ذمہ ہیں مگر نہ اُن کا پتا ہے نہ اُن کے ورثہ کا تو اُتنا ہی اپنے مال میں سے فقرا پر تصدق کرے آخرت کے مؤاخذہ[1] سے بری ہو جائے گا اور اگر قصداً غصب کیا ہے تو توبہ بھی کرے اور اگر کسی کا مطالبہ اس کے ذمہ ہے اور اس کے پاس مال نہیں کہ ادا کرے اور مالک کا پتا بھی نہیں کہ معاف کرائے تو توبہ واستغفار کرے اور مالک کے لیے دعا کرے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ بری کردے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: چور نے اگر کسی کو کوئی چیز دیدی اگر مالک معلوم ہے تو مالک کو دیدے ورنہ تصدق کردے خود اُس چور کو واپس نہ دے۔[3] (بحرالرائق)

فائدہ: جب کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ دعا پڑھے:

یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَالَّتِیْ.

ضَالَّتِیْ کی جگہ پر اُس چیز کا نام ذکر کرے وہ چیز مل جائے گی۔ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسکو میں نے آزمایا ہے گمی ہوئی چیز جلد مل جاتی ہے۔[4]

دوسری ترکیب یہ ہے کہ بلند جگہ قبلہ کو مونھ کر کے کھڑا ہو اور فاتحہ پڑھ کر اُسکا ثواب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر کرے پھر سیدی احمد بن علوان کو ہدیہ کر کے یہ کہے۔

یَا سَیِّدِیْ اَحْمَدُ یَا ابْنَ عَلْوَانَ رُدَّ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ وَاِلَّا نَزَعْتُکَ مِنْ دِیْوَانِ الْاَوْلِیَاءِ.

ان کی برکت سے چیز مل جائیگی۔

مفقود کا بیان

حدیث: دارقطنی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مفقود کی عورت جب تک بیان نہ آجائے (یعنی اُسکی موت یا طلاق نہ معلوم ہو) اُسی کی عورت ہے۔''[5] عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں روایت کی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مفقود کی عورت کے متعلق فرمایا: کہ وہ ایک عورت ہے جو مصیبت میں مبتلا کی گئی، اُس کو

---

1 ...... یعنی حساب کتاب، اللہ کی پکڑ۔

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب اللقطة، مطلب: فیمن علیه دیون... إلخ، ج٦، ص٤٣٤.

3 ......"البحر الرائق"، کتاب اللقطة، ج٥، ص٢٦٦.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب اللقطة، مطلب: سرق مکعبه ووجد مثله او دونه، ج٦، ص٤٣٨.

5 ......"سنن الدار قطني"، کتاب النکاح، الحدیث: ٣٨٠٤، ج٣، ص٣٧١.

صبر کرنا چاہیے، جب تک موت یا طلاق کی خبر نہ آئے۔ [1] اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے، کہ اُس کو ہمیشہ انتظار کرنا چاہیے [2] اور ابو قلابہ و جابر بن یزید و شعبی و ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالٰی عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔ [3]

مسائل فقہیّہ

مفقود اُسے کہتے ہیں جس کا کوئی پتا نہ ہو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا۔ [4]

مسئلہ ۱: مفقود خود اپنے حق میں زندہ قرار پائیگا، لہٰذا اُس کا مال تقسیم نہ کیا جائے اور اُسکی عورت نکاح نہیں کر سکتی اور اُس کا اجارہ فسخ نہ ہوگا اور قاضی کسی شخص کو وکیل مقرر کر دیگا کہ اُس کے اموال کی حفاظت کرے اور اُسکی جائداد کی آمدنی وصول کرے اور جن دیون کا قرضداروں نے خود اقرار کیا ہے اُنھیں وصول کرے اور اگر وہ شخص اپنی موجودگی میں کسی شخص کو ان امور [5] کے لیے وکیل مقرر کر گیا ہے تو یہی وکیل سب کچھ کرے گا قاضی کو بلا ضرورت دوسرا وکیل مقرر کرنے کی حاجت نہیں۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۲: قاضی نے جسے وکیل کیا ہے اُسکا صرف اتنا ہی کام ہے کہ قبض کرے اور حفاظت میں رکھے مقدمات کی پیروی نہیں کر سکتا یعنی اگر مفقود پر کسی نے دَین یا ودیعت [7] کا دعویٰ کیا یا اُسکی کسی چیز میں شرکت کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ وکیل جوابدہی نہیں کر سکتا اور نہ خود کسی پر دعویٰ کر سکتا ہے ہاں اگر ایسا دَین ہو جو اسکے عقد سے لازم ہوا ہو تو اس کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ [8] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۳: مفقود کا مال جسکے پاس امانت ہے یا جس پر دَین ہے یہ دونوں خود بغیر حکم قاضی ادا نہیں کر سکتے اگر امین نے

---

1. ...... "المصنف"، لعبد الرزاق، التی لا تعلم مهلك زوجها، الحديث: ١٢٣٧٨، ج٧، ص٦٧.
2. ......المرجع السابق، الحديث: ١٢٣٨١.
3. ......"فتح القدير"، كتاب المفقود، ج٥، ص٣٧٢.
4. ......"الدرالمختار"، كتاب المفقود، ج٦، ص٤٤٨.
5. ......معاملات۔
6. ......"الدرالمختار"، كتاب المفقود، ج٦، ص٤٤٨.
7. ......قرض یا امانت۔
8. ......"الدرالمختار"، كتاب المفقود، ج٦، ص٤٥٠.
و "الهداية"، كتاب المفقود، ج٦، ص٤٢٣.

خود دیدیا تو تاوان دینا پڑیگا اور مدیون [1] نے دیا تو دَین سے بَری نہ ہوا بلکہ پھر دینا پڑیگا۔ [2] (بحرالرائق)

مسئلہ ۴: مفقود [3] پر جن لوگوں کا نفقہ واجب ہے یعنی اُسکی زوجہ اور اصول [4] و فروع [5] اُن کو نفقہ اُسکے مال سے دیا جائیگا یعنی روپیہ اور اشرفی یا سونا چاندی جو کچھ گھر میں ہے یا کسی کے پاس امانت یا دَین ہے اِن سے نفقہ دیا جائے اور نفقہ کے لیے جائداد منقولہ یا غیر منقولہ بیچی نہ جائے ہاں اگر کوئی ایسی چیز ہے جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے تو قاضی اُسے بیچ کر ثمن محفوظ رکھے گا اور اب اس میں سے نفقہ بھی دیا جاسکتا ہے۔ [6] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: مفقود اور اُسکی زوجہ میں تفریق اُس وقت کی جائیگی کہ جب ظن غالب یہ ہو جائے کہ وہ مرگیا ہوگا اور اُسکی مقدار یہ ہے کہ اُسکی عمر سے سترّ برس گزر جائیں اب قاضی اُسکی موت کا حکم دیگا اور عورت عدت وفات گزار کر نکاح کرنا چاہے تو کرسکتی ہے اور جو کچھ املاک ہیں اُن لوگوں پر تقسیم ہونگے جو اس وقت موجود ہیں۔ [7] (فتح القدیر)

مسئلہ ۶: دوسروں کے حق میں مفقود مردہ ہے یعنی اس زمانہ میں کسی کا وارث نہیں ہوگا مثلاً ایک شخص کی دولڑکیاں ہیں اور ایک لڑکا اور اسکے بھی بیٹے اور بیٹیاں ہیں لڑکا مفقود ہوگیا اسکے بعد وہ شخص مرا تو آدھا مال لڑکیوں کو دیا جائے اور آدھا محفوظ رکھا جائے اگر مفقود آجائے تو یہ نصف اُسکا ہے ورنہ حکمِ موت کے بعد اس نصف کی ایک تہائی مفقود کی بہنوں کو دیں اور دو تہائیاں مفقود کی اولاد پر تقسیم کریں۔ [8] (فتح القدیر)

یعنی دوسروں کے اموال لینے کے لیے مفقود مردہ تصور کیا جائے مورث کی موت کے وقت جو لوگ زندہ تھے وہی وارث ہونگے مفقود کو وارث قرار دیکر اسکے ورثہ کو وہ اموال نہیں ملیں گے۔ [9] (درمختار) یہ اُسوقت ہے کہ جب سے گم ہوا ہے اُسکا اب تک کوئی پتہ نہ چلا ہو اور اگر درمیان میں کبھی اُسکی زندگی کا علم ہوا ہے تو اس وقت سے پہلے جو لوگ مرے ہیں اُن کا وارث ہے بعد میں جو مریں گے اُن کا وارث نہیں ہوگا۔ [10] (بحرالرائق)

---

1 ...... مقروض۔

2 ...... "البحرالرائق"، کتاب المفقود، ج ٥، ص ٢٧٤-٢٧٦.

3 ...... گمشدہ، لاپتہ شخص۔ 4 ...... یعنی ماں، باپ، دادا، دادی وغیرہ، 5 ...... یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی وغیرہ۔

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب المفقود، ج ٢، ص ٣٠٠.

و "الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب المفقود، مطلب: قضاء القاضی ثلاثة اقسام، ج ٦، ص ٤٥١.

7 ...... "فتح القدیر"، کتاب المفقود، ج ٥، ص ٣٧٤.

8 ...... المرجع السابق.

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب المفقود، ج ٦، ص ٤٥٦.

10 ...... "البحرالرائق"، کتاب المفقود، ج ٥، ص ٢٧٨.

مسئلہ ۷: مفقود کے لیے کوئی شخص وصیت کرکے مرگیا تو مالِ وصیت محفوظ رکھا جائے اگر آگیا تو اسے دیدیں ورنہ موصی کے ورثہ کو دینگے اسکے وارث کو نہیں ملے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸: مفقود اگر کسی وارث کا حاجب[2] ہو تو اُس محجوب[3] کو کچھ نہ دینگے بلکہ محفوظ رکھیں گے مثلاً مفقود کا باپ مرا تو مفقود کے بیٹے محجوب ہیں اور اگر مفقود کی وجہ سے کسی کے حصہ میں کمی ہوتی ہے تو مفقود کو زندہ فرض کرکے سہام[4] نکالیں پھر مردہ فرض کرکے نکالیں دونوں میں جو کم ہو وہ موجود کو دیا جائے اور باقی محفوظ رکھا جائے۔[5] (درمختار)

شرکت کا بیان

حدیث ۱: صحیح بخاری شریف میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ایک غزوہ میں لوگوں کے توشہ[6] میں کمی پڑگئی، لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اُونٹ ذبح کرنے کی اجازت طلب کی (کہ اسی کو ذبح کرکے کھالینگے) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اجازت دیدی۔ پھر لوگوں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی، اُنھوں نے خبر دی (کہ اونٹ ذبح کرنے کی ہم نے اجازت حاصل کرلی ہے) حضرت عمر نے فرمایا، اونٹ ذبح کرڈالنے کے بعد تمھاری بقا کی کیا صورت ہوگی یعنی جب سواری نہ رہے گی اور پیدل چلو گے، تھک جاؤ گے اور کمزور ہو جاؤ گے پھر دشمنوں سے جہاد کیونکر کرسکو گے اور یہ ہلاکت کا سبب ہوگا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اونٹ ذبح ہوجانے کے بعد لوگوں کی بقا کی کیا صورت ہوگی؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ''اعلان کردو کہ جو کچھ توشہ لوگوں کے پاس بچا ہے، وہ حاضر لائیں۔'' ایک دسترخوان بچھا دیا گیا، لوگوں کے پاس جو کچھ توشہ بچا ہوا تھا لاکر اُس دسترخوان پر جمع کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور دعا کی پھر لوگوں سے فرمایا: ''اپنے اپنے برتن لاؤ۔'' سب نے اپنے اپنے برتن بھرلیے پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: کہ ''میں

---

1. "الدرالمختار"، کتاب المفقود، ج۶، ص۴۵۳.
2. یعنی اس کی وجہ سے کسی وارث کو میراث سے حصہ نہ مل رہا ہو یا مقررہ حصے سے کم مل رہا ہو۔
3. وہ وارث جو کسی دوسرے وارث کی وجہ سے میراث سے محروم ہوجائے یا اسے مقررہ حصے سے کم ملے۔
4. حصہ۔
5. "الدرالمختار"، کتاب المفقود، ج۶، ص۴۵۶.
6. زادِراہ، کھانے پینے کی وہ اشیا جو سفر میں ساتھ رکھتے ہیں۔

گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک میں اللہ (عزوجل) کا رسول ہوں۔"[1]

حدیث ۲: صحیح بخاری شریف میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ "قبیلہ اشعری کے لوگوں کا جب غزوہ میں توشہ کم ہو جاتا ہے یا مدینہ ہی میں اُنکے آل وعیال کے کھانے میں کمی ہو جاتی ہے تو جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے سب کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرلیتے ہیں پھر برابر برابر بانٹ لیتے ہیں (اس اچھی خصلت کی وجہ سے) وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔"[2]

حدیث ۳: عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُنکی والدہ زینب بنت حُمَید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لائیں اور عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسکو بیعت فرمالیجئے۔ فرمایا: "یہ چھوٹا بچہ ہے۔" پھر اِن کے سر پر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔ انکے پوتے زہرہ بن معبد کہتے ہیں، کہ میرے دادا عبداللہ بن ہشام مجھے بازار لیجاتے اور وہاں غلہ خریدتے تو ابن عمر و ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُن سے ملتے اور کہتے ہمیں بھی شریک کرلو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمھارے لیے دعائے برکت کی ہے، وہ انھیں بھی شریک کرلیتے اور بسا اوقات ایک مسلّم اونٹ[3] نفع میں مل جاتا اور اُسے گھر بھیج دیا کرتے۔[4]

حدیث ۴: صحیح بخاری شریف میں ہے، کہ اگر ایک شخص دام ٹھہرا رہا ہے دوسرے نے اُسے اشارہ کردیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے متعلق یہ حکم دیا کہ یہ اُسکا شریک ہوگیا یعنی شرکت کے لیے اشارہ کافی ہے، زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔[5]

حدیث ۵: ابوداود و ابن ماجہ و حاکم نے سائب بن ابی السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، اُنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی، زمانۂ جاہلیت میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے شریک تھے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بہتر شریک تھے کہ نہ مجھ سے مدافعت[6] کرتے اور نہ جھگڑا کرتے۔[7]

---

1. "صحیح البخاري"، کتاب الشرکة، باب الشرکة في الطعام والنّهد... إلخ، الحدیث:٢٤٨٤،ج٢ ص ١٤٠.
2. المرجع السابق،الحدیث:٢٤٨٦.
3. پورا اونٹ۔
4. "صحیح البخاري"، کتاب الشرکة، باب الشرکة في الطعام وغیرہ، الحدیث: ٢٥٠١،ج٢،ص ١٤٥.
5. "صحیح البخاري"، کتاب الشرکة، باب الشرکة في الطعام وغیرہ،ج٢،ص ١٤٥.
6. مزاحمت، روک ٹوک۔
7. "سنن ابن ماجة"، کتاب التجارات، باب الشرکة ... إلخ، الحدیث: ٢٢٨٧،ج٣، ص٧٩.

حدیث ۶: ابوداود و حاکم و رزین نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: کہ ''دو شریکوں کا میں ثالث رہتا ہوں، جب تک اُن میں کوئی اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت نہ کرے اور جب خیانت کرتا ہے تو ان سے جدا ہو جاتا ہوں۔''(1)

حدیث ۷: امام بخاری و امام احمد نے روایت کی، کہ زید بن ارقم و براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہما دونوں شریک تھے اور انھوں نے چاندی خریدی تھی، کچھ نقد کچھ اُدھار۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو فرمایا: کہ ''جو نقد خریدی ہے، وہ جائز ہے اور جو اُدھار خریدی، اُسے واپس کر دو۔''(2)

(شرکت کے اقسام اور اُن کی تعریفیں)

مسئلہ ۱: شرکت دو قسم ہے: شرکت ملک۔ شرکت عقد۔

شرکت ملک کی تعریف یہ ہے، کہ چند شخص ایک شے کے مالک ہوں اور باہم عقد شرکت نہ ہوا ہو۔

شرکت عقد یہ ہے، کہ باہم شرکت کا عقد کیا ہو مثلاً ایک نے کہا میں تیرا شریک ہوں، دوسرے نے کہا مجھے منظور ہے۔

شرکت ملک دو قسم ہے کہ ① جبری۔ ② اختیاری۔

جبری یہ کہ دونوں کے مال میں بلا قصد و اختیار(3) ایسا خلط ہو جائے(4) کہ ہر ایک کی چیز دوسرے سے متمیز(5) نہ ہو سکے یا ہو سکے مگر نہایت دقت و دشواری سے مثلاً وراثت میں دونوں کو ترکہ ملا کہ ہر ایک کا حصہ دوسرے سے ممتاز نہیں یا دونوں کی چیز ایک قسم کی تھی اور مل گئی کہ امتیاز نہ رہا یا ایک کے گیہوں تھے دوسرے کے جَو اور مل گئے تو اگرچہ یہاں علیحدگی ممکن ہے مگر دشواری ضرور ہے۔

اختیاری یہ کہ ان کے فعل و اختیار سے شرکت ہوئی ہو مثلاً دونوں نے شرکت کے طور پر کسی چیز کو خریدا یا ان کو ہبہ اور صدقہ میں ملی اور قبول کیا یا کسی نے دونوں کو وصیت کی اور انھوں نے قبول کی یا ایک نے قصداً اپنی چیز دوسرے کی چیز میں ملا دی کہ امتیاز جاتا رہا۔(6) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

---

❶ ...... "سنن أبي داود"، كتاب البيوع، باب الشركة، الحديث: ٣٣٨٣، ج٣، ص ٣٥٠.

❷ ...... "صحيح البخاري"، كتاب الشركة، باب الاشتراك في الذهب...إلخ، الحديث: ٢٤٩٧، ج٢، ص ١٤٤.

❸ ...... یعنی خود بخود۔ ❹ ...... ایسا مل جائے۔ ❺ ...... ممتاز، فرق۔

❻ ...... "الدر المختار" و "رد المحتار"، كتاب الشركة، ج٦، ص ٤٦٠-٤٦٨.

(شرکت ملک کے احکام)

مسئلہ۲: شرکتِ ملک میں ہر ایک اپنے حصہ میں تَصَرُّف[1] کرسکتا ہے اور دوسرے کے حصہ میں بمنزلہ اجنبی[2] ہے، لہٰذا اپنا حصہ بیع کرسکتا ہے اس میں شریک سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں اُسے اختیار ہے شریک کے ہاتھ بیع کرے یا دوسرے کے ہاتھ مگر شرکت اگر اِس طرح ہوئی کہ اصل میں شرکت نہ تھی مگر دونوں نے اپنی چیزیں ملادیں یا دونوں کی چیزیں مل گئیں اور غیر شریک کے ہاتھ بیچنا چاہتا ہے توشریک سے اجازت لینی پڑے گی یا اصل میں شرکت ہے مگر بیع کرنے میں شریک کوضرر[3] ہوتا ہے تو بغیر اجازتِ شریک غیر شریک کے ہاتھ بیع نہیں کرسکتا مثلاً مکان یا درخت یا زراعت مشترک ہے تو بغیر اجازت بیع نہیں کرسکتا کہ مشتری تقسیم کرانا چاہے گا اور تقسیم میں شریک کا نقصان ہے ہاں اگر زراعت طیار ہے یا درخت کاٹنے کے لائق ہوگیا اور پھلدار درخت نہیں ہے تو اب اجازت کی ضرورت نہیں کہ اب کٹوانے میں کسی کا نقصان نہیں۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۳: مشترک چیز اگر قابل قسمت[5] نہ ہو جیسے حمام، چکی، غلام، چوپایہ اسکی بیع بغیر اجازت بھی جائز ہے۔[6] (درمختار)

(شرکت عقد کے شرائط)

مسئلہ۴: شرکت عقد میں ایجاب وقبول ضرور ہے خواہ لفظوں میں ہوں یا قرینہ سے ایسا سمجھا جاتا ہو مثلاً ایک نے ہزار روپے دیے اور کہا تم بھی اتنا نکالو اور کوئی چیز خریدو نفع جو کچھ ہوگا دونوں کا ہوگا، دوسرے نے روپے لے لیے تو اگرچہ قبول لفظاً نہیں مگر روپیہ لے لینا قبول کے قائم مقام ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ۵: شرکت عقد میں یہ شرط ہے کہ جس پر شرکت ہوئی قابل وکالت ہو، لہٰذا مباح اشیاء[8] میں شرکت نہیں

---

1 ...... عمل دخل۔ 2 ...... غیر کی طرح۔ 3 ...... نقصان۔

4 ...... "الدرالمختار" کتاب الشرکۃ، ج۶، ص۴۶۸ ، وغیرہ۔

5 ...... تقسیم کے قابل۔

6 ......"الدرالمختار"کتاب الشرکۃ، ج۶، ص۴۶۶

7 ......"الدرالمختار"کتاب الشرکۃ، ج۶، ص۴۶۸

8 ...... یعنی ایسی چیزیں جن کے لینے دینے میں کوئی ممانعت نہیں ہوتی، مثلاً گری پڑی گٹھلیاں، جنگل کی لکڑیاں وغیرہ۔

ہوسکتی مثلاً دونوں نے شرکت کے ساتھ جنگل کی لکڑیاں کاٹیں کہ جتنی جمع ہونگی دونوں میں مشترک ہونگی یہ شرکت صحیح نہیں ہر ایک اُسی کا مالک ہوگا جواُس نے کاٹی ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ایسی شرط نہ کی ہوجس سے شرکت ہی جاتی رہے مثلاً یہ کہ نفع دس روپیہ میں لوں گا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کُل دس ہی روپے نفع کے ہوں تو اب شرکت کس چیز میں ہوگی۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ۶: نفع میں کم وبیش کے ساتھ بھی شرکت ہوسکتی ہے مثلاً ایک کی ایک تہائی اور دوسرے کی دو تہائیاں اور نقصان جو کچھ ہوگا وہ راس المال کے حساب سے ہوگا اسکے خلاف شرط کرنا باطل ہے مثلاً دونوں کے روپے برابر برابر ہیں اور شرط یہ کی کہ جو کچھ نقصان ہوگا اُسکی تہائی فلاں کے ذمہ اور دو تہائیاں فلاں کے ذمہ یہ شرط باطل ہے اور اس صورت میں دونوں کے ذمہ نقصان برابر ہوگا۔ [2] (ردالمحتار)

(شرکت عقد کے اقسام اور شرکت مفاوضہ کی تعریف و شرائط)

مسئلہ۷: شرکت عقد کی چند قسمیں ہیں: ① شرکت بالمال۔ ② شرکت بالعمل۔ ③ شرکت وجوہ۔

پھر ہر ایک دو قسم ہے۔ ① مفاوضہ۔ ② عنان۔

یہ کُل چھ قسمیں ہیں شرکت مفاوضہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا وکیل وکفیل ہو یعنی ہر ایک کا مطالبہ دوسرا وصول کرسکتا ہے اور ہر ایک پر جو مطالبہ ہوگا دوسرا اُسکی طرف سے ضامن ہے اور شرکتِ مفاوضہ میں یہ ضرور ہے کہ دونوں کے مال برابر ہوں اور نفع میں دونوں برابر کے شریک ہوں اور تصرف و دین [3] میں بھی مساوات ہو، لہٰذا آزاد و غلام میں اور نابالغ و بالغ میں اور مسلمان و کافر میں اور عاقل و مجنون میں اور دو نابالغوں میں اور دو غلاموں میں شرکت مفاوضہ نہیں ہوسکتی۔ [4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۸: شرکت مفاوضہ کی صورت یہ ہے کہ دوشخص باہم یہ کہیں کہ ہم نے شرکت مفاوضہ کی اور ہم کو اختیار ہے کہ یکجائی خرید وفروخت کریں یا علیٰحدہ علیٰحدہ، نقد بیچیں خریدیں یا اُدھار اور ہر ایک اپنی رائے سے عمل کریگا اور جو کچھ نفع نقصان ہوگا

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة، الباب الاول فی بیان انواع الشرکة ،الفصل الاول،ج۲،ص۳۰۱،۳۰۲.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الشرکة، مطلب اشتراط الربح متفاوت صحیح بخلاف اشتراط الغران،ج۶،ص۴۶۹.

3 ......وہ چیز جو ذمہ میں لازم ہو یعنی قرض وغیرہ۔

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة، الباب الاول فی بیان انواع الشرکة ،الفصل الأول،ج۲،ص۳۰۱۔۳۰۷.

و"الدرالمختار"، کتاب الشرکة،ج۶،ص۴۶۹،۴۷۰.

اُس میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: جس قسم کے مال میں شرکت مفاوضہ جائز ہے اُس قسم کا مال علاوہ اس راس المال کے جس میں شرکت ہوئی ان دونوں میں سے کسی کے پاس کچھ اور نہ ہوا گر اسکے علاوہ کچھ اور مال ہو تو شرکت مفاوضہ جاتی رہیگی اور اب یہ شرکت عنان ہوگی،[2] جس کا بیان آگے آتا ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: شرکت مفاوضہ میں دو صورتیں ہیں۔ایک یہ کہ بوقتِ عقدِ شرکت[3] لفظ مفاوضہ بولا جائے مثلاً دونوں نے یہ کہا کہ ہم نے باہم شرکت مفاوضہ کی اگرچہ بعد میں ان میں کا ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میں لفظ مفاوضہ کے معنے نہیں جانتا تھا کہ اِس صورت میں بھی شرکت مفاوضہ ہو جائیگی اور اُسکے احکام ثابت ہو جائینگے اور معنی کا نہ جاننا عذر نہ ہوگا۔اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ اگر لفظ مفاوضہ نہ بولیں تو تمام وہ باتیں جو مفاوضہ میں ضروری ہیں ذکر کردیں مثلاً دو ایسے شخص جو شرکت مفاوضہ کے اہل ہوں یہ کہیں کہ جس قدر نقد کے ہم مالک ہیں اُس میں ہم دونوں باہم اِس طرح پر شرکت کرتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کو پورا پورا اختیار دیتا ہے کہ جس طرح چاہے خرید وفروخت میں تصرف کرے اور ہم میں ہر ایک دوسرے کا تمام مطالبات میں ضامن ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: ہندوستان میں عموماً ایسا ہوتا ہے کہ باپ کے مرجانے کے بعد اُسکے تمام بیٹے ترکہ پر قابض ہوتے ہیں اور یکجائی شرکت میں کام کرتے رہتے ہیں لینا دینا تجارت زراعت کھانا پینا ایک ساتھ مدتوں رہتا ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ بڑا لڑکا خود مختار ہوتا ہے وہ خود جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اُسکے دوسرے بھائی اُسکی ماتحتی میں اُس بڑے کے رائے ومشورہ سے کام کرتے ہیں مگر یہاں نہ لفظ مفاوضہ کی تصریح ہوتی ہے اور نہ اُس کی ضروریات کا بیان ہوتا ہے اور مال بھی عموماً مختلف قسم کے ہوتے ہیں اہل اور علاوہ روپے اشرفی کے متاع اور اثاثہ اور دوسری چیزیں بھی ترکہ میں ہوتی ہیں۔جن میں یہ سب شریک ہیں، لہٰذا یہ شرکت شرکتِ مفاوضہ نہیں بلکہ یہ شرکت ملک ہے اور اس صورت میں جو کچھ تجارت وزراعت اور کاروبار کے ذریعہ سے اضافہ کریں گے اُس میں یہ سب برابر کے شریک ہیں اگرچہ کسی نے زیادہ کام کیا ہے اور کسی نے کم اور کوئی دانائی وہوشیاری سے کام کرتا ہے اور کوئی ایسا نہیں اور اگر ان شرکا میں سے بعض نے کوئی چیز خاص اپنے لیے خریدی اور اُس کی قیمت مال مشترک سے ادا کی تو یہ چیز

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشركة، الباب الثاني في المفاوضة،الفصل الأول،ج٢،ص٣٠٨.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشركة، الباب الثاني في المفاوضة، الفصل الأول،ج٢،ص٣٠٨.

3 ......شرکت کرتے ہوئے۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الشركة،ج٦،ص ٤٧١.

اُسی کی ہوگی مگر چونکہ قیمت مالِ مشترک سے دی ہے، لہٰذا بقیہ شرکا کے حصہ کا تاوان دینا ہوگا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: شرکتِ مفاوضہ میں اگر دونوں کے مال ایک جنس[2] اور ایک نوع[3] کے ہوں تو عدد میں برابری ضرور ہے۔ مثلاً دونوں کے روپے ہیں یا دونوں کی اشرفیاں ہیں اور اگر دو جنس یا دو نوع کے ہوں تو قیمت میں برابری ہو مثلاً ایک کے روپے ہیں دوسرے کی اشرفیاں یا ایک کے روپے ہیں دوسرے کی اٹھنیاں چونیاں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: عقدِ مفاوضہ کے وقت دونوں مال برابر تھے مگر ابھی اس مال سے کوئی چیز خریدی نہیں گئی کہ ایک کا مال قیمت میں زیادہ ہوگیا مثلاً اشرفی عقد کے وقت پندرہ ۱۵ روپے کی تھی اور اب سولہ ۱۶ کی ہوگئی تو شرکت مفاوضہ جاتی رہی اور اب یہ شرکت عنان ہے۔ یوہیں اگر ان میں کسی ایک کا کسی پر قرض تھا اور بعد شرکت مفاوضہ وہ قرض وصول ہوگیا تو شرکت مفاوضہ جاتی رہی۔[5] (عالمگیری)

(شرکت مفاوضہ کے احکام)

مسئلہ ۱۴: ایسے دو شخص جن میں شرکت مفاوضہ ہے ان میں اگر ایک شخص کوئی چیز خریدے تو دوسرا اُس میں شریک ہوگا البتہ اپنے گھر والوں کے لیے کھانا کپڑا خریدا یا کوئی اور چیز ضروریات خانہ داری[6] کی خریدی یا کرایہ کا مکان رہنے کے لیے لیا یا حاجت کے لیے سواری کا جانور خریدا تو یہ تنہا خریدار کا ہوگا شریک کو اس میں سے لینے کا حق نہ ہوگا مگر بائع شریک سے بھی ثمن کا مطالبہ کرسکتا ہے کہ یہ شریک کفیل ہے پھر اگر شریک نے مالِ شرکت سے ثمن ادا کردیا تو اُس خریدار سے اپنے حصہ کے برابر واپس لے سکتا ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: ان میں سے ایک کو اگر میراث ملی یا شاہی عطیہ یا ہبہ یا صدقہ یا ہدیہ میں کوئی چیز ملی تو یہ خاص اسکی ہوگی

---

1. ......"ردالمحتار"، کتاب الشرکۃ، مطلب فیما یقع کثیراً فی الفلاحین... الخ، ج۶، ص۴۷۲.
2. ......ذات، وصف۔
3. ......قسم۔
4. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشرکۃ،الباب الثانی فی المفاوضۃ،الفصل الاول، ج۲، ص۳۰۸.
5. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشرکۃ،الباب الثانی فی المفاوضۃ، الفصل الأول، ج۲، ص۳۰۸.
6. ......گھریلو یعنی گھر کی اشیاء۔
7. ......"الدرالمختار"، کتاب الشرکۃ، ج۶، ص۴۷۱.

شریک کا اس میں کوئی حق نہ ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: شرکت سے پہلے کوئی عقد کیا تھا اور اس عقد کی وجہ سے بعد شرکت کسی چیز کا مالک ہوا تو اس میں بھی شریک حقدار نہیں مثلاً ایک چیز خریدی تھی جس میں بائع نے اپنے لیے خیار لیا تھا (یعنی تین دن تک مجھ کو اختیار ہے کہ بیع قائم رکھوں یا توڑ دوں) اور بعد شرکت بائع نے اپنا خیار ساقط کر دیا اور چیز مشتری کی ہوگئی مگر چونکہ یہ بیع پہلے کی ہے اس لیے یہ چیز تنہا اسی کی ہے شرکت کی نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اگر ایک کے پاس مال مضاربت ہے، اگرچہ عقد مضاربت پہلے ہوا ہے اور اب اس مال سے خرید و فروخت کی اور نفع ہوا تو جو کچھ نفع ملے گا اُس میں سے شریک بھی اپنے حصہ کی مقدار سے لے گا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: چونکہ اِن میں ہر ایک دوسرے کا کفیل ہے، لہٰذا ایک پر جو دین لازم آیا دوسرا اسکا ضامن ہے دوسرے پر بھی وہ دین لازم ہے اور اِس دوسرے سے بھی دائن[4] مطالبہ کر سکتا ہے اب وہ دین خواہ تجارت کی وجہ سے لازم آیا ہو یا اُس نے کسی سے قرض (دستگردان) لیا ہو یا کسی کی کوئی چیز غصب کر کے ہلاک کر دی ہو یا کسی کی امانت اپنے پاس رکھ کر قصداً اُسے ضائع کر دیا ہو یا امانت سے انکار کر دیا ہو یا کسی کی اسنے اُسکے کہنے سے ضمانت کی ہو اور یہ دین خواہ گواہوں کے ذریعہ سے دائن نے اسکے ذمہ ثابت کیے ہوں یا خود اسنے ان دیون[5] کا اقرار کیا ہو ہر حال میں اسکا شریک بھی ضامن ہے مگر جبکہ اسنے ایسے شخص کے دین کا اقرار کیا ہو جسکے حق میں اسکی گواہی مقبول نہ ہو مثلاً اپنے باپ دادا وغیرہ اصول یا بیٹا پوتا وغیرہ فروع یا زوج یا زوجہ کے حق میں تو اس اقرار سے جو دین ثابت ہوگا اُسکا مطالبہ شریک سے نہیں ہو سکتا۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: مہر یا بدل خلع یا دیت یا دم عمد میں اگر کسی شے پر صلح ہوگئی تو یہ دیون شریک پر لازم نہ ہونگے۔[7] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الشرکة، الباب الثانی فی المفاوضة، الفصل الثانی، ج۲، ص۳۰۹.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

4 ......قرضدار۔

5 ......دین کی جمع وہ چیز جو ذمہ میں لازم ہوتی ہے۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الشرکة، ج۶، ص۴۷۳، وغیرہ.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الشرکة، ج۶، ص ۴۷۴ .

مسئلہ ۲۰: جن صورتوں میں ایک پر جو دین لازم آیا وہ دوسرے پر بھی لازم ہوا ان میں اگر دائن نے ایک پر دعویٰ کیا ہے اور گواہ پیش نہ کرسکا تو جس طرح اس مدعیٰ علیہ [1] پر حلف [2] دے سکتا ہے اِسی طرح اسکے شریک سے بھی حلف لے سکتا ہے اگرچہ شریک نے وہ عقد نہیں کیا ہے مگر دونوں سے حلف کی ایک ہی صورت نہیں بلکہ فرق ہے وہ یہ کہ جس پر دعویٰ ہے اُس سے یوں قسم کھلائی جائیگی کہ میں نے اس مدعی سے یہ عقد نہیں کیا ہے مثلاً اگر اُس کا یہ دعویٰ ہے کہ اسنے فلاں چیز مجھ سے خریدی ہے اور اُسکا ثمن اسکے ذمہ باقی ہے اور یہ منکر ہے [3] تو قسم کھائے گا کہ میں نے اس سے یہ چیز نہیں خریدی ہے یا میرے ذمہ ثمن باقی نہیں ہے اور شریک سے عدم فعل [4] کی قسم نہیں کھلائی جاسکتی کیونکہ اُسنے خود عقد کیا نہیں ہے وہ قسم کھا جائیگا کہ میں نے نہیں خریدی پھر قسم کھلانے کا کیا فائدہ بلکہ اِس سے عدم علم [5] پر قسم کھلائی جائے یوں قسم کھائے کہ میرے علم میں نہیں کہ میرے شریک نے خریدی پھر اگر دونوں نے یا کسی ایک نے قسم کھانے سے انکار کیا تو قاضی دونوں پر دَین لازم کردیگا۔ اور اگر دونوں نے عقد کیا ہے یعنی ایجاب وقبول میں دونوں شریک تھے تو دونوں پر عدم فعل ہی کی قسم ہے کہ اس صورت میں فقط ایک نے نہیں بلکہ دونوں نے خریدا ہے اور قسم سے ایک نے بھی انکار کیا تو وہی حکم ہے۔ یوہیں مدعی نے جس پر دعویٰ کیا ہے غائب ہے اور اس کا شریک حاضر ہے تو مدعی اس حاضر پر حلف دے سکتا ہے پھر جب وہ غائب آجائے تو اُسپر بھی مدعی حلف دے سکتا ہے۔ [6] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: ان دونوں شریکوں میں سے ایک نے کسی پر دعویٰ کیا اور مدعیٰ علیہ سے قسم کھلائی تو دوسرے شریک کو دوبارہ پھر اُس پر حلف دینے کا حق نہیں۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: ان دونوں میں سے ایک نے کسی شے کی حفاظت کرنے کی نوکری کی یا اُجرت پر کسی کا کپڑا سیا یا کوئی کام

---

1 ...... جس پر دعوی کیا جائے۔

2 ...... قسم۔

3 ...... انکار کرنے والا یعنی خریدنے سے انکار کر رہا ہے۔

4 ...... فعل کا نہ ہونا۔

5 ...... علم نہ ہونا۔

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة، الباب الثانی فی المفاوضة، الفصل الثالث، ج۲، ص۳۱۰.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الشرکة، مطلب فیما یقع کثیرا فی الفلاحین مما صورته شرکة مفاوضة، ج۶، ص۴۷۳، ۴۷۴.

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة، الباب الثانی فی المفاوضة، الفصل الثالث، ج۲، ص۳۱۰.

اُجرت پر کیا تو جو کچھ اُجرت ملے گی وہ دونوں میں مشترک ہوگی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: اگر ایک نے کسی کو نوکر رکھا یا اُجرت پر کسی سے کوئی کام کرایا یا کرایہ پر جانور لیا تو مواجر ہر ایک سے اُجرت لے سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

(شرکت مفاوضہ کے باطل ہونے کی صورتیں)

مسئلہ ۲۴: ان دونوں میں سے ایک کی ملک میں اگر کوئی ایسی چیز آئی جس میں شرکت ہوسکتی ہے خواہ وہ چیز اسے کسی نے ہبہ کی یا میراث میں ملی یا وصیت سے یا کسی اور طریق پر حاصل ہوئی تو اب شرکت مفاوضہ جاتی رہی کہ اس میں برابری شرط ہے اور اب برابری نہ رہی اور اگر میراث میں ایسی چیز ملی جس میں شرکت مفاوضہ نہیں مثلاً سامان واسباب ملے یا مکان اور کھیت وغیرہ جائداد غیر منقولہ ملی یا دَین ملا مثلاً مورث کا کسی کے ذمہ دین ہے اور اب یہ اُسکا وارث ہوا تو شرکت باطل نہیں مگر دین سونا چاندی کی قسم سے ہو تو جب وصول ہوگا شرکت مفاوضہ باطل ہو جائیگی اور مفاوضہ باطل ہوکر اب شرکت عنان ہو جائیگی۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۵: ایک نے اپنا کوئی سامان وغیرہ اس قسم کی چیز بیچ ڈالی جس میں شرکت مفاوضہ نہیں ہوتی یا ایسی کوئی چیز کرایہ پر دی تو ثمن یا اُجرت وصول ہونے پر شرکت مفاوضہ باطل ہو جائیگی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: شرکت عنان کے باطل ہونے کے جو اسباب ہیں اُن سے شرکت مفاوضہ بھی باطل ہو جاتی ہے۔[5] (بدائع)

مسئلہ ۲۷: شرکت مفاوضہ وعنان دونوں نقود (روپیہ اشرفی) میں ہوسکتی ہیں یا ایسے پیسوں میں جن کا چلن[6] ہو اور اگر چاندی سونے غیر مضروب ہوں (سکہ نہ ہوں) مگر ان سے لین دین کا رواج ہو تو اسمیں بھی شرکت ہوسکتی

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الشرکة، الباب الثانی فی المفاوضة، الفصل الثالث، ج۲، ص۳۱۰.

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الشرکة، الباب الثانی فی المفاوضة، الفصل الثالث، ج۲، ص۳۱۰.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الشرکة، ج۶، ص ٤٧٤، وغیرہ.

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الشرکة، الباب الثانی فی المفاوضة، الفصل الرابع، ج۲، ص۳۱۱.

5 ......"بدائع الصنائع"، کتاب الشرکة، حکم شرکة المفاوضة، ج۵، ص۹۸.

6 ...... رائج الوقت یعنی جس کے لین دین کا رواج ہو۔

ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: اگر دونوں کے پاس روپے اشرفی نہ ہوں صرف سامان ہو اور شرکت مفاوضہ یا شرکت عنان کرنا چاہتے ہوں تو ہر ایک اپنے سامان کے ایک حصہ کو دوسرے کے سامان کے ایک حصہ کے مقابل یا روپے کے بدلے بیچ ڈالے اسکے بعد اِس بیچے ہوئے سامان میں عقد شرکت کرلیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۹: اگر دونوں میں ایک کا مال غائب ہو (یعنی نہ وقت عقد اُس نے مال حاضر کیا اور نہ خریدنے کے وقت اُس نے اپنا مال دیا اگرچہ وہ مال جس پر شرکت ہوئی اُسکے مکان میں موجود ہو) تو شرکت صحیح نہیں۔ یوہیں اگر اُس مال سے شرکت کی جو اُسکے قبضے میں بھی نہیں بلکہ دوسرے پر دین ہے جب بھی شرکت صحیح نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۰: جس قسم کا مال شرکت مفاوضہ میں اسکے پاس موجود ہے اُس جنس سے جو چیز چاہے خریدے یہ خریدی ہوئی چیز شرکت کی قرار پائیگی اگرچہ جتنا مال موجود ہے اُس سے زیادہ کی خریدے اور اگر دوسری جنس سے خریدی تو یہ چیز شرکت کی نہ ہوگی بلکہ خاص خریدنے والے کی ہوگی مثلاً اسکے پاس روپیہ ہے تو روپیہ سے خریدنے میں شرکت کی ہوگی اور اشرفی سے خریدے تو خاص اسکی ہے، یوہیں اسکا عکس۔[4] (عالمگیری)

(ہرایک شریک کے اختیارات)

مسئلہ ۳۱: ان میں سے ہر ایک کو یہ جائز ہے کہ شرکت کے مال میں سے کسی کی دعوت کرے یا کسی کے پاس ہدیہ وتحفہ بھیجے مگر اتنا ہی جسکا تاجروں میں رواج ہوتا جراُسے اسراف[5] نہ سمجھتے ہوں، لہٰذا میوہ، گوشت روٹی وغیرہ اسی قسم کی چیزیں تحفہ میں بھیج سکتا ہے روپیہ اشرفی ہدیہ نہیں کرسکتا نہ کپڑا دے سکتا ہے نہ غلّہ اور متاع دے سکتا ہے۔ یوہیں اسکے یہاں دعوت کھانا یا اسکا ہدیہ قبول کرنا یا اس سے عاریت[6] لینا بھی جائز ہے اگرچہ معلوم ہو کہ بغیر اجازت شریک مال شرکت سے یہ کام کر رہا ہے مگر اس

---

1. ...... "الدرالمختار"، کتاب الشرکة، ج٦، ص ٤٧٥.
2. ......المرجع السابق، ص٤٧٦.
3. ......المرجع السابق، ص٤٧٧.
4. ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة، الباب الثانی فی المفاوضة، الفصل الخامس، ج٢، ص ٣١١.
5. ......فضول خرچ۔
6. ......کسی شخص کو بلاعوض کسی شئی کی منفعت کا مالک بنا دینا عاریت کہلاتا ہے۔

میں بھی رواج ومتعارف [1] کی قید ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: اسکو قرض دینے کا اختیار نہیں ہے ہاں اگر شریک نے صاف لفظوں میں اسے قرض دینے کی اجازت دے دی ہو تو قرض دے سکتا ہے اور بغیر اجازت اس نے قرض دیدیا تو نصف قرض کا شریک کے لیے تاوان دینا پڑیگا مگر شرکت بدستور باقی رہے گی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: ایک شریک بغیر دوسرے کی اجازت کے تجارتی کاموں میں وکیل کرسکتا ہے اور تجارتی چیزوں پر صرف کرنے کے لیے مال شرکت سے وکیل کو کچھ دے بھی سکتا ہے پھر اگر یہ وکیل خرید وفروخت واجارہ کے لیے اس نے کیا ہے تو دوسرا شریک اسے وکالت سے نکال سکتا ہے اور اگر محض تقاضے کے لیے وکیل کیا ہے تو دوسرے شریک کو اسکے نکالنے کا اختیار نہیں۔[4] (بدائع، عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: مالِ شرکت کسی پر دَین ہے اور ایک شریک نے معاف کردیا تو صرف اسکے حصہ کی قدر معاف ہوگا دوسرے شریک کا حصہ معاف نہ ہوگا اور اگر دین کی میعاد [5] پوری ہوچکی ہے اور ایک نے میعاد میں اضافہ کردیا تو دونوں کے حق میں اضافہ ہوگیا اور اگر ان شریکوں پر میعادی دین ہے جسکی میعاد ابھی پوری نہیں ہوئی ہے اور ایک شریک نے میعاد ساقط کردی تو دونوں سے ساقط ہوجائے گی۔[6] (عالمگیری)

(شرکت عنان کے مسائل)

مسئلہ ۳۵: شرکت عنان یہ ہے کہ دو شخص کسی خاص نوع کی تجارت یا ہر قسم کی تجارت میں شرکت کریں مگر ہر ایک دوسرے کا ضامن نہ ہو صرف دونوں شریک آپس میں ایک دوسرے کے وکیل ہونگے، لہٰذا شرکت عنان میں یہ شرط ہے کہ ہر ایک

---

(1) ...... یعنی جس کا عرف ہو۔

(2) ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الشرکة، الباب الثانی فی المفاوضة، الفصل الخامس، ج۲، ص۳۱۲.

(3) ...... المرجع السابق، ص۳۱۳.

(4) ...... المرجع السابق.

و"البدائع"، کتاب الشرکة، دین التجارة، ج۵، ص۹۸، ۹۹.

(5) ...... مدت۔

(6) ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الشرکة، الباب الثانی فی المفاوضة، الفصل السادس، ج۲، ص۳۱۴.

ایسا ہو جو دوسرے کو وکیل بنا سکے۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: شرکت عنان مرد و عورت کے درمیان، مسلم و کافر کے درمیان، بالغ اور نابالغ عاقل کے درمیان جبکہ نابالغ کو اسکے ولی نے اجازت دیدی ہو اور آزاد و غلام ماذون کے درمیان ہوسکتی ہے۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۳۷: شرکت عنان میں یہ ہوسکتا ہے کہ اسکی میعاد مقرر کر دیجائے مثلاً ایک سال کے لیے ہم دونوں شرکت کرتے ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دونوں کے مال کم و بیش[3] ہوں برابر نہ ہوں اور نفع برابر یا مال برابر ہوں اور نفع کم و بیش اور کل مال کے ساتھ بھی شرکت ہوسکتی ہے اور بعض مال کے ساتھ بھی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دونوں کے مال دو قسم کے ہوں مثلاً ایک کا روپیہ ہو دوسرے کی اشرفی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صفت میں اختلاف ہو مثلاً ایک کے کھوٹے روپے ہوں دوسرے کے کھرے اگرچہ دونوں کی قیمتوں میں تفاوت[4] ہو اور یہ بھی شرط ہے[5] کہ دونوں کے مال ایک میں خلط کر دیے جائیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۸: اگر دونوں نے اسطرح شرکت کی کہ مال دونوں کا ہوگا مگر کام فقط ایک ہی کریگا اور نفع دونوں لیں گے اور نفع کی تقسیم مال کے حساب سے ہوگی یا برابر لیں گے یا کام کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو جائز ہے اور اگر کام نہ کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو شرکت ناجائز۔ یوہیں اگر یہ ٹھہرا کہ کل نفع ایک شخص لے گا تو شرکت نہ ہوئی اور اگر کام دونوں کریں گے مگر ایک زیادہ کام کریگا دوسرا کم اور جو زیادہ کام کریگا نفع میں اُس کا حصہ زیادہ قرار پایا یا برابر قرار پایا یہ بھی جائز ہے۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: ٹھہرا یہ تھا کہ کام دونوں کریں گے مگر صرف ایک نے کیا دوسرے نے بوجہ عذر یا بلا عذر کچھ نہ کیا تو دونوں کا کرنا قرار پائے گا۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشركة، ج٦، ص ٤٧٧.

و "الفتاوى الهندية"، کتاب الشركة، الباب الثاني في المفاوضة، الفصل الأول، ج٢، ص٣١٩.

2 ...... "الفتاوى الخانية"، کتاب الشركة، فصل في شركة العنان، ج٢، ص ٤٩١.

3 ...... کم اور زیادہ۔ 4 ...... فرق۔

5 ...... بہار شریعت کے بعض نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ ''درست عبارت درمختار میں کچھ یوں ہے ''اور یہ بھی شرط نہیں ہے کہ دونوں کے مال ایک میں خلط کر دیے جائیں''۔... عِلْمِیه

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشركة، ج٦، ص٤٧٨ـ ٤٨٠.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الشركة، الباب الثالث في العنان، الفصل الثاني، ج٢، ص ٣٢٠.

و "ردالمحتار"، کتاب الشركة، مطلب في توقيت الشركة، ج٦، ص٤٧٨.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق.

مسئلہ ۴۰: ایک نے کوئی چیز خریدی تو بائع[1] ثمن کا مطالبہ اسی سے کرسکتا ہے اسکے شریک سے نہیں کرسکتا کیونکہ شریک نہ عاقد ہے نہ ضامن پھر اگر خریدار نے مال شرکت سے ثمن ادا کیا جب تو خیر اور اگر اپنے مال سے ثمن ادا کیا تو شریک سے بقدر اُسکے حصہ کے رجوع کرسکتا ہے اور یہ حکم اُس وقت ہے کہ مال شرکت نقد کی صورت میں موجود ہو اور اگر شرکت کا مال جو کچھ تھا وہ سامان تجارت خریدنے میں صَرف کیا جاچکا ہے اور نقد کچھ باقی نہیں ہے تو اب جو کچھ خریدیگا وہ خاص خریدار ہی کی ہے شرکت کی چیز نہیں اور اسکا ثمن خریدار کو اپنے پاس سے دینا ہوگا اور شریک سے رجوع کرنے کا حقدار نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: ایک نے کوئی چیز خریدی اسکا شریک کہتا ہے کہ یہ شرکت کی چیز ہے اور یہ کہتا ہے میں نے خاص اپنے واسطے خریدی اور شرکت سے پہلے کی خریدی ہوئی ہے تو قسم کے ساتھ اسکا قول معتبر ہے اور اگر عقد شرکت کے بعد خریدی اور یہ چیز اُس نوع میں سے ہے جسکی تجارت پر عقد شرکت واقع ہوا ہے تو شرکت ہی کی چیز قرار پائیگی اگرچہ خریدتے وقت کسی کو گواہ بنالیا ہو کہ میں اپنے لیے خریدتا ہوں کیونکہ جب اِس نوع تجارت پر عقد شرکت واقع ہوچکا ہے تو اسے خاص اپنی ذات کے لیے خریداری جائز ہی نہیں جو کچھ خریدے گا شرکت میں ہوگا اور اگر وہ چیز اُس جنس تجارت سے نہ ہو تو خاص اسکے لیے ہوگی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہر ایک شریک اپنی شرکت کی دوکان سے چیزیں خریدتا ہے یہ خریداری جائز ہے اگرچہ بظاہر اپنی ہی چیز خریدنا ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: اگر دونوں کے مال خریداری کے پہلے ہلاک ہوگئے یا ایک کا مال ہلاک ہوا تو شرکت باطل ہوگئی پھر مال مخلوط[5] تھا تو جو کچھ ہلاک ہوا ہے دونوں کے ذمہ ہے اور مخلوط نہ تھا تو جس کا تھا اُسکے ذمہ اور اگر عقد شرکت کے بعد ایک نے اپنے مال سے کوئی چیز خریدی اور دوسرے کا مال ہلاک ہوگیا اور ابھی اِس سے کوئی چیز خریدی نہیں گئی ہے تو شرکت باطل نہیں اور وہ خریدی ہوئی چیز دونوں میں مشترک ہے مشتری اپنے شریک سے بقدر شرکت اُسکے ثمن سے وصول کرسکتا ہے۔ اور اگر عقد شرکت کے بعد خرید اگر خریدنے سے پہلے شریک کا مال ہلاک ہوچکا ہے تو اسکی دو صورتیں ہیں اگر دونوں نے باہم صراحۃً[6] ہر ایک کو

---

❶...... بیچنے والا۔

❷...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الشرکۃ، مطلب فی دعوی الشریك أنه ادی... الخ، ج۶، ص ۴۸۱.

❸...... "ردالمحتار"، کتاب الشرکۃ، مطلب: ادعی الشراء لنفسه، ج۶، ص ۴۸۲.

❹...... المرجع السابق.

❺...... ملا ہوا۔

❻...... صریح طور پر۔

وکیل کردیا ہے یہ کہدیا ہے کہ ہم میں جو کوئی اپنے اس مال شرکت سے جو کچھ خریدیگا وہ مشترک ہوگی تو اس صورت میں وہ چیز مشترک ہوگی کہ اُسکے حصہ کی قدر چیز دیدے اور اِس حصہ کا ثمن لے لے اور اگر صراحۃً وکیل نہیں کیا ہے تو اِس چیز میں دوسرے کی شرکت نہیں کہ مال ہلاک ہونے سے شرکت باطل ہو چکی ہے اور اُسکے ضمن میں جو وکالت تھی وہ بھی باطل ہے اور وکالت کی صراحت نہیں کہ اسکے ذریعہ سے شرکت ہوتی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۴: شرکت عنان میں بھی اگر نفع کے روپے ایک شریک نے معین کردیے کہ مثلاً دس روپے میں نفع کے لونگا تو شرکت فاسد ہے کہ ہوسکتا ہے کل نفع اتنا ہی ہو پھر شرکت کہاں ہوئی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۵: اس میں بھی ہر شریک کو اختیار ہے کہ تجارت کے لیے یا مال کی حفاظت کے لیے کسی کو نوکر رکھے بشرطیکہ دوسرے شریک نے منع نہ کیا ہو اور یہ بھی اختیار ہے کہ کسی سے مفت کام کرائے کہ وہ کام کردے اور نفع اُس کو کچھ نہ دیا جائے اور مال کو امانت بھی رکھ سکتا ہے اور مضاربت کے طور پر بھی دے سکتا ہے کہ وہ کام کرے اور نفع میں اُس کو نصف یا تہائی وغیرہ کا شریک کیا جائے اور جو کچھ نفع ہوگا اس میں سے مضارب کا حصہ نکال کر باقی دونوں شریکوں میں تقسیم ہوگا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ شریک دوسرے سے مضاربت کے طور پر مال لے پھر اگر یہ مضاربت ایسی چیز میں ہے جو شرکت کی تجارت سے علیحدہ ہے مثلاً شرکت کپڑے کی تجارت میں تھی اور مضاربت پر روپیہ غلہ کی تجارت کے لیے لیا ہے تو مضاربت کا جو نفع ملے گا وہ خاص اسکا ہوگا شریک کو اس میں سے کچھ نہ ملے گا اور اگر یہ مضاربت اُسی تجارت میں ہے جس میں شرکت کی ہے مگر شریک کی موجودگی میں مضاربت کی جب بھی مضاربت کا نفع خاص اسی کا ہے اور اگر شریک کی غَیبت[3] میں ہو یا مضاربت میں کسی تجارت کی قید نہ ہو تو جو کچھ نفع ملے گا شریک بھی اُس میں شریک ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴۶: شریک کو یہ اختیار ہے کہ نقد یا اُدھار جس طرح مناسب سمجھے خرید وفروخت کرے مگر شرکت کا روپیہ نقد موجود نہ ہو تو اُدھار خریدنے کی اجازت نہیں جو کچھ اس صورت میں خریدے گا خاص اسکا ہوگا البتہ اگر شریک اس پر راضی ہے تو اس میں بھی شرکت ہوگی اور یہ بھی اختیار ہے کہ ارزاں یا گراں[5] فروخت کرے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الشركة، ج٦، ص ٤٨٣ .

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الشركة، ج٦، ص ٤٨٤ .

3 ......یعنی شریک کی غیر موجودگی میں۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الشركة، ج٦، ص ٤٨٥ .

5 ......سستا یا مہنگا۔

6 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الشركة، مطلب اشترکا على ان ماشتريا من تجارة فهو بيننا ، ج٦، ص ٤٨٦ .

مسئلہ ۴۷: شریک کو یہ اختیار ہے کہ مال تجارت سفر میں لیجائے جب کہ شریک نے اسکی اجازت دی ہو یا یہ کہہ دیا ہو کہ تم اپنی رائے سے کام کرو اور مصارف سفر مثلاً اپنا یا سامان کا کرایہ اور اپنے کھانے پینے کے تمام ضروریات سب اُسی مال شرکت پر ڈالے جائیں یعنی اگر نفع ہوا جب تو اخراجات نفع سے مجرا دیکر [1] باقی نفع دونوں میں مشترک ہوگا اور نفع نہ ہوا تو یہ اخراجات راس المال میں سے دیئے جائیں۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴۸: ان میں سے کسی کو یہ اختیار نہیں کہ کسی کو اِس تجارت میں شریک کرے، ہاں اگر اس کے شریک نے اجازت دیدی ہے تو شریک کرنا جائز ہے اور اس وقت اس تیسرے کے خرید و فروخت کرنے سے کچھ نفع ہوا تو یہ شخص ثالث اپنا حصہ لے گا اور اسکے بعد جو کچھ بچے گا اُس میں وہ دونوں شریک ہیں اور ان دونوں میں سے جس نے اُس تیسرے کو شریک نہیں کیا ہے اسکی خرید و فروخت سے کچھ نفع ہوا تو یہ انھیں دونوں پر منقسم [3] ہوگا ثالث [4] کو اس میں سے کچھ نہ دیں گے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹: شریک کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اجازت مال شرکت کو کسی کے پاس رہن رکھدے ہاں مگر اُس صورت میں کہ خود اسی نے کوئی چیز خریدی تھی جس کا ثمن باقی تھا اور اس دَین کے مقابل مال شرکت کو رہن کر دیا تو یہ جائز ہے اور اگر کسی دوسرے سے خریدوایا تھا یا دونوں شریکوں نے مل کر خریدا تھا تو اب تنہا ایک شریک اس دَین کے بدلے میں رہن نہیں رکھ سکتا۔ یو ہیں اگر کسی شخص پر شرکت کا دین تھا اُس نے ایک شریک کے پاس رہن رکھ دیا تو یہ رہن رکھ لینا بھی بغیر اجازت شریک جائز نہیں یعنی اگر وہ چیز اس شریکِ مرتہن کے پاس ہلاک ہوگئی اور اُسکی قیمت دَین کے برابر تھی تو دوسرا شریک اُس مدیون سے اپنے حصہ کی قدر مطالبہ کر کے لے سکتا ہے پھر وہ مدیون شریک مرتہن سے یہ رقم واپس لیگا اور اگر چاہے تو غیر مرتہن خود اپنے شریک ہی سے بقدر حصہ کے وصول کرلے اور جس صورت میں رہن رکھ سکتا ہے اوس میں رہن کا اقرار بھی کر سکتا ہے کہ میں نے فلاں کے پاس

---

1 ......نکال کر۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الشركة،الباب الثانی فی المفاوضة،الفصل الخامس، ج۲،ص ۳۱۲.

و"الدرالمختار"، كتاب الشركة، ج٦،ص ٤٨٧.

3 ......تقسیم۔

4 ......تیسرا فرد۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الشركة،مطلب اشتركا على ان ماشتر يا من تجارة فهو بيننا ، ج٦،ص ٤٨٧.

رہن رکھا ہے یا فلاں نے میرے پاس رہن رکھا ہے اور یہ اقرار دونوں پر نافذ ہوگا اور جہاں رہن رکھ نہیں سکتا اُس میں رہن کا اقرار بھی نہیں کرسکتا یعنی اگر اقرار کریگا تو تنہا اسکے حق میں وہ اقرار نافذ ہوگا شریک سے اسکو تعلق نہ ہوگا اور اگر شرکت دونوں نے توڑ دی تو اب رہن کا اقرار شریک کے حق میں صحیح نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰: شرکت عنان میں اگر ایک نے کوئی چیز بیع کی ہے تو اسکے ثمن کا مطالبہ اسکا شریک نہیں کرسکتا یعنی مدیون[2] اسکو دینے سے انکار کرسکتا ہے۔ یوہیں شریک نہ دعویٰ کرسکتا ہے نہ اس پر دعویٰ ہوسکتا ہے بلکہ دین کے لیے کوئی میعاد بھی نہیں مقرر کرسکتا جبکہ عاقد[3] کوئی اور شخص ہے یا دونوں عاقد ہوں اور خود تنہا یہی عاقد ہے تو میعاد مقرر کرسکتا ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: شریک کے پاس جو کچھ مال ہے اُس میں وہ امین ہے، لہٰذا اگر یہ کہتا ہے کہ تجارت میں نقصان ہوا یا کل مال یا اتنا ضائع ہوگیا یا اِس قدر نفع ملا یا شریک کو میں نے مال دیدیا تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر[5] ہے اور اگر نفع کی کوئی مقدار اس نے پہلے بتائی پھر کہتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی اُتنی نہیں بلکہ اتنی ہے مثلاً پہلے کہا دس۱۰ روپے نفع کے ہیں پھر کہتا ہے کہ دس۱۰ نہیں بلکہ پانچ ہیں تو چونکہ اقرار کرکے رجوع کررہا ہے، لہٰذا اسکی پچھلی بات مانی نہ جائیگی کہ اقرار سے رجوع کرتا ہے اور اسکا اسے حق نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵۲: ایک نے کوئی چیز بیچی تھی اور دوسرے نے اس بیع کا اقالہ (فسخ) کردیا تو یہ اقالہ جائز ہے اور اگر عیب کی وجہ سے وہ چیز خریدار نے واپس کردی اور بغیر قضاء قاضی[7] اُس نے واپس لے لی یا عیب کی وجہ سے ثمن سے کچھ کم کردیا یا ثمن کو مؤخر کردیا تو یہ تصرفات دونوں کے حق میں جائز و نافذ ہوں گے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الشرکۃ، مطلب اشترکا علی ان ما اشتریا من تجارۃ فھو بیننا، ج۶، ص۴۸۷.

2 ...... مقروض۔

3 ...... عقد کرنے والا، سوداطے کرنے والا۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الشرکۃ، مطلب یملک الاستدانۃ باذن شریکہ، ج۶، ص۴۸۹.

5 ...... یعنی اس کا قول قبول کیا جائے گا، بات مان لی جائے گی۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشرکۃ، ج۶، ص۴۸۹، ۴۹۰.

7 ...... قاضی کے فیصلے کے بغیر۔

8 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشرکۃ، الباب الثانی فی المفاوضۃ، الفصل السادس، ج۲، ص۳۱۴، ۳۱۵.

مسئلہ ۵۳: ایک نے کوئی چیز خریدی ہے اور اس میں کوئی عیب نکلا تو خود یہ واپس کرسکتا ہے اسکے شریک کو واپس کرنے کا حق نہیں یا ایک نے کسی سے اُجرت پر کچھ کام کرایا ہے تو اُجرت کا مطالبہ اِسی سے ہوگا شریک سے مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: ایک نے کسی کی کوئی چیز غصب کرلی یا ہلاک کردی تو اسکا مطالبہ ومؤاخذہ اسی سے ہوگا اسکے شریک سے نہ ہوگا اور بطور بیع فاسد کوئی چیز خریدی اور اسکے پاس سے ہلاک ہوگئی تو اسکو تاوان دینا پڑیگا مگر جو کچھ تاوان دیگا اُس کا نصف یعنی بقدر حصہ شریک سے واپس لے گا کہ وہ چیز شرکت کی ہے اور تاوان دونوں پر ہے۔[2] (مبسوط)

مسئلہ ۵۵: دونوں نے ملکر تجارت کا سامان خریدا تھا پھر ایک نے کہا میں تیرے ساتھ شرکت میں کام نہیں کرتا یہ کہہ کر غائب ہوگیا دوسرے نے کام کیا تو جو کچھ نفع ہوا تھا اسی کا ہے اور شریک کے حصہ کی قیمت کا ضامن ہے یعنی اُس مال کی اُس روز جو قیمت تھی اُسکے حساب سے شریک کے حصہ کا روپیہ دیدے نفع نقصان سے اِسکو کچھ واسطہ نہیں۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۵۶: مال شرکت میں تعدی کی یعنی وہ کام کیا جو کرنا جائز نہ تھا اور اسکی وجہ سے مال ہلاک ہوگیا تو تاوان دینا پڑیگا مثلاً اسکے شریک نے کہہ دیا تھا کہ مال لیکر پردیس کو نہ جانا یا فلاں جگہ مال لے کر جاؤ مگر وہاں سے آگے دوسرے شہر کو نہ جانا اور یہ پردیس مال لیکر چلا گیا یا جو جگہ بتائی تھی وہاں سے آگے چلا گیا یا کہا تھا اُدھار نہ بیچنا اُسنے اُدھار بیچ دیا تو اِن صورتوں میں جو کچھ نقصان ہوگا اس کا ذمہ دار یہ خود ہے شریک کو اس سے تعلق نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۷: اسکے پاس جو کچھ شرکت کا مال تھا اُسے بغیر بیان کیے مرگیا یا لوگوں کے ذمہ شرکت کی بقایا تھی اور یہ بغیر بیان کیے مرگیا تو تاوان دینا پڑے گا کہ یہ امین تھا اور بیان نہ کرجانا امانت کے خلاف ہے اور اسکی وجہ سے تاوان لازم ہوجاتا ہے مگر جبکہ ورثہ جانتے ہوں کہ یہ چیزیں شرکت کی ہیں یا شرکت کی تجارت کا فلاں فلاں شخص پر اتنا اتنا باقی ہے تو اس وقت بیان کرنیکی ضرورت نہیں اور تاوان لازم نہیں۔ اور اگر وارث کہتا ہے مجھے علم ہے اور شریک منکر ہے اور وارث تمام اشیا کی تفصیل بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ چیزیں تھیں اور ہلاک وضائع ہوگئیں تو وارث کا قول مان لیا جائیگا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية" كتاب الشركة، الباب الثانی فی المفاوضة، الفصل السادس، ج۲، ص۳۱٤

2 ...... "المبسوط" للسرخسی، كتاب الشركة، باب خصومة المفاوضين فيما بينهما، ج٦، ص۲۲۲.

3 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الشركة، فصل فی شركة العنان، ج۲، ص٤٩۲.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الشركة، مطلب فی قبول قوله ... الخ، ج٦، ص٤٩٠.

5 ...... المرجع السابق، ص٤٩١،٤٩٠.

مسئلہ ۵۸: شریک نے اُودھار بیچنے سے منع کردیا تھا اور اُس نے اُدھار بیچ دی تو اسکے حصہ میں بیع نافذ ہے اور شریک کے حصہ کی بیع موقوف ہے اگر شریک نے اجازت دیدی کل میں بیع ہوجائیگی اور نفع میں دونوں شریک ہیں اور اجازت نہ دی تو شریک کے حصہ کی بیع باطل ہوگئی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۹: شریک نے پردیس میں مال تجارت لیجانے سے منع کردیا تھا مگر یہ نہ مانا اور لے گیا اور وہاں نفع کے ساتھ فروخت کیا تو چونکہ شریک کی مخالفت کرنے سے غاصب ہوگیا اور شرکت فاسد ہوگئی، لہذا نفع صرف اسی کو ملے گا اور مال ضائع ہوگا تو تاوان دینا پڑیگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۰: شریک پر خیانت[3] کا دعویٰ کرے تو اگر دعویٰ صرف اتنا ہی ہے کہ اُس نے خیانت کی یہ نہیں بتایا کہ کیا خیانت کی تو شریک پر حلف نہ دینگے ہاں اگر خیانت کی تفصیل بتاتا ہے تو اُس پر حلف دینگے اور حلف کے ساتھ اُس کا قول معتبر ہوگا۔[4] (ردالمحتار)

(شرکت بالعمل کے مسائل)

مسئلہ ۶۱: شرکت بالعمل کہ اسی کو شرکت بالابدان اور شرکت تقبل وشرکت صنائع بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ دو کاریگر لوگوں کے یہاں سے کام لائیں اور شرکت میں کام کریں اور جو کچھ مزدوری ملے آپس میں بانٹ لیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۶۲: اس شرکت میں یہ ضرور نہیں کہ دونوں ایک ہی کام کے کاریگر ہوں بلکہ دو مختلف کاموں کے کاریگر بھی باہم یہ شرکت کرسکتے ہیں مثلاً ایک درزی ہے دوسرا رنگریز، دونوں کپڑے لاتے ہیں وہ سیتا ہے یہ رنگتا ہے اور سلائی رنگائی کی جو کچھ اُجرت ملتی ہے اُس میں دونوں کی شرکت ہوتی ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ دونوں ایک ہی دوکان میں کام کریں بلکہ دونوں کی الگ الگ دوکانیں ہوں جب بھی شرکت ہوسکتی ہے مگر یہ ضرور ہے کہ وہ کام ایسے ہوں کہ عقد اجارہ[6] کی وجہ سے اُس کام کا کرنا ان پر

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الشركة، ج٦، ص٤٩١.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... دھوکہ، شرکت کے مال سے چوری کرنا۔

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الشركة، مطلب فيما لوادعى على شريكه خيانة مبهمة، ج٦، ص٤٩٢.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الشركة، ج٦، ص٤٩٢.

6 ...... یعنی اجارہ طے ہونے کے وقت۔

واجب ہو اور اگر وہ کام ایسا نہ ہو مثلاً حرام کام پر اجارہ ہوا جیسے دونوحہ کرنے والیاں کہ اُجرت لیکر نوحہ کرتی ہوں ان میں باہم شرکت عمل ہو تو نہ ان کا اجارہ صحیح ہے نہ ان میں شرکت صحیح۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۳: تعلیم قرآن و علم دین اور اذان و امامت پر چونکہ بنا بر قول مفتی بہ اُجرت لینا جائز ہے اس میں شرکت عمل بھی ہوسکتی ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۴: شرکت عمل میں ہر ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے، لہٰذا جہاں توکیل درست نہ ہو یہ شرکت بھی صحیح نہیں مثلاً چند گداگروں نے باہم شرکت عمل کی تو یہ صحیح نہیں کہ سوال کی توکیل درست نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶۵: اس میں یہ ضرور نہیں کہ جو کچھ کمائیں اُس میں برابر کے شریک ہوں بلکہ کم و بیش کی بھی شرط ہوسکتی ہے اور باہم جو کچھ شرط کرلیں اُسی کے موافق تقسیم ہوگی۔ یوہیں عمل میں بھی برابری شرط نہیں بلکہ اگر یہ شرط کرلیں کہ وہ زیادہ کام کریگا اور یہ کم جب بھی جائز ہے اور کم کام والے کو آمدنی میں زیادہ حصہ دینا ٹھہرا یا جب بھی جائز ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: یہ ٹھہرا ہے کہ آمدنی میں سے میں دو تہائی لوں گا اور تجھے ایک تہائی دوں گا اور اگر کچھ نقصان و تاوان دینا پڑے تو دونوں برابر برابر دینگے تو آمدنی اُسی شرط کے بموجب تقسیم ہوگی اور نقصان میں برابری کی شرط باطل ہے اس میں بھی اُسی حساب سے تاوان دینا ہوگا یعنی ایک تہائی والا ایک تہائی تاوان دے اور دوسرا دو تہائیاں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: جو کام اُجرت کا ان میں ایک شخص لائیگا وہ دونوں پر لازم ہوگا، لہٰذا جس نے کام دیا ہے وہ ہر ایک سے کام کا مطالبہ کرسکتا ہے شریک یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ کام وہ لایا ہے اُس سے کہو مجھے اس سے تعلق نہیں۔ یوہیں ہر ایک اُجرت کا مطالبہ بھی کرسکتا ہے اور کام والا ان میں جس کو اُجرت دیدیگا بَری ہوجائیگا، دوسرا اُس سے اب اُجرت کا مطالبہ نہیں کرسکتا یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُس کو تم نے کیوں دیا۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۸: دونوں میں سے ایک نے کام کیا ہے اور دوسرے نے کچھ نہ کیا مثلاً بیمار تھا یا سفر میں چلا گیا تھا جسکی وجہ

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الشركة، ج٦، ص٤٩٣.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق، ص٤٩٤.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الشركة، مطلب فى شركة التقبُّل، ج٦، ص٤٩٤.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشركة، الباب الرابع فى شركة الوجوه وشركة الأعمال، ج٢، ص٣٢٨.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الشركة، ج٦، ص٤٩٤، وغيره.

سے کام نہ کرسکا یابلا وجہ قصداً[1] اُس نے کام نہ کیا جب بھی آمدنی دونوں پر معاہدہ کے موافق تقسیم ہوگی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۹: یہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ شرکت عمل کبھی مفاوضہ ہوتی ہے اور کبھی شرکت عنان، لہٰذا اگر مفاوضہ کا لفظ یا اسکے معنے کا ذکر کردیا یعنی کہدیا کہ دونوں کام لائینگے اور دونوں برابر کے ذمہ دار ہیں اور نفع نقصان میں دونوں برابر کے شریک ہیں اور شرکت کی وجہ سے جو کچھ مطالبہ ہوگا اُس میں ہر ایک دوسرے کا کفیل ہے تو شرکت مفاوضہ ہے اور اگر کام اور آمدنی یا نقصان میں برابری کی شرط نہ ہو یا لفظ عنان ذکر کردیا ہو تو شرکت عنان ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: مطلق شرکت ذکر کی نہ مفاوضہ ذکر کیا نہ عنان نہ کسی کے معنے کا بیان کیا تو اس میں بعض احکام عنان کے ہونگے مثلاً کسی ایسے دَین[4] کا اقرار کیا کہ شرکت کے کام کے لیے میں فلاں چیز لایا تھا اور وہ خرچ ہو چکی اور اُسکے دام[5] دینے ہیں یا فلاں مزدور کی مزدوری باقی ہے یا فلاں گزشتہ مہینہ کا کرایۂ دوکان باقی ہے تو اگر گواہوں سے ثابت کردے جب تو اسکے شریک کے ذمہ بھی ہے ورنہ تنہا اسی کے ذمہ ہوگا اور بعض احکام مفاوضہ کے ہوں گے مثلاً کسی نے ایک کو یا دونوں کو کوئی کام دیا ہے تو ہر ایک سے وہ مطالبہ کرسکتا ہے اور اگر ایک پر کوئی تاوان لازم ہوگا تو دوسرے سے بھی اس کا مطالبہ ہوگا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: باپ بیٹے ملکر کام کرتے ہوں اور بیٹا باپ کے ساتھ رہتا ہو تو جو کچھ آمدنی ہوگی وہ باپ ہی کی ہے بیٹا شریک نہیں قرار پائیگا بلکہ مددگار تصور کیا جائیگا یہاں تک کہ بیٹا اگر درخت لگائے تو وہ بھی باپ ہی کا ہے۔ یوہیں میاں بی بی مل کر کریں اور انکے پاس کچھ نہ تھا مگر دونوں نے کام کرکے بہت کچھ جمع کرلیا تو یہ سارا مال شوہر ہی کا ہے اور عورت مددگار سمجھی جائیگی۔ ہاں اگر عورت کا کام جداگانہ ہے مثلاً مرد کتابت کا کام کرتا ہے اور عورت سلائی کرتی ہے تو سلائی کی جو کچھ آمدنی ہے اُسکی مالک عورت ہے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... بغیر کسی وجہ کے جان بوجھ کر۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشرکة، ج٦، ص٤٩٥.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة، الباب الرابع فی شرکة الوجوه وشرکة الأعمال، ج٢، ص٣٢٧.

4 ...... قرض۔

5 ...... قیمت۔

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة، الباب الرابع فی شرکة الوجوه وشرکة الأعمال، ج٢، ص٣٢٩.

7 ...... المرجع السابق.

مسئلہ۷۲: ایک شخص نے درزی کو یہ کہہ کر کپڑا دیا کہ اسے تم خود ہی سینا اور اِس درزی کا کوئی شریک ہے کہ دونوں میں شرکت مفاوضہ ہے تو کپڑا دینے والا ان دونوں میں جس سے چاہے مطالبہ کرسکتا ہے اور اگر شرکت ٹوٹ گئی یا جس کو اُسنے کپڑا دیا تھا مر گیا تو اب دوسرے سے سینے کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر یہ نہیں کہا تھا کہ تم خود ہی سینا تو مرنے اور شرکت جاتی رہنے کے بعد بھی دوسرے سے مطالبہ کرسکتا ہے کہ اُسے سی کردے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ۷۳: دو شریک ہیں اُن پر کسی نے دعویٰ کیا کہ میں نے اُن کو سینے کے لیے کپڑا دیا تھا اُن میں ایک اقرار کرتا ہے دوسرا انکار تو وہ اقرار دونوں کے حق میں ہوگیا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ۷۴: تین شخص جو باہم شریک نہیں ہیں اِن تینوں نے کسی سے کام لیا کہ ہم سب اس کام کو کرینگے مگر وہ کام تنہا ایک نے کیا باقی دو نے نہیں کیا تو اسکو صرف ایک تہائی اُجرت ملے گی کہ اس صورت میں ایک تہائی کام کا یہ ذمہ دار تھا بقیہ دو تہائیوں کا نہ اِس سے مطالبہ ہوسکتا تھا نہ اسکے اجارہ میں ہے تو جو کچھ اسنے کیا بطور تطوع[3] کیا اور اُسکی اُجرت کا مستحق نہیں۔[4] (عالمگیری) یہ حکم کہ صرف ایک تہائی اُجرت ملے گی قضاءً ہے اور دیانت کا حکم یہ ہے کہ پوری اُجرت اسے دیدی جائے کیونکہ اس نے پورا کام یہی خیال کر کے کیا ہے کہ مجھے پوری مزدوری ملے گی اور اگر اسے معلوم ہوتا کہ ایک ہی تہائی ملے گی تو ہرگز پورا کام انجام نہ دیتا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ۷۵: اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کسی کام کا اُستاد ہوتا ہے وہ اپنے شاگردوں کو دوکان پر بٹھالیتا ہے کہ ضروری کام اُستاد کرتے ہیں باقی سب کام شاگردوں سے لیتے ہیں اگر اِن اُستادوں نے شاگردوں کے ساتھ شرکت عمل کی مثلاً درزی نے اپنی دوکان پر شاگرد کو بٹھالیا کہ کپڑوں کو اُستاد قطع کریگا[6] اور شاگرد سیے گا اور اُجرت جو ہوگی اس میں برابر کے دونوں شریک ہونگے یا کاریگر نے اپنی دوکان پر کسی کو کام کرنے کے لیے بٹھالیا کہ اُسے کام دیتا ہے اور اُجرت نصفا نصف[7] بانٹ لیتے ہیں یہ جائز ہے۔[8] (عالمگیری)

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشركة،الباب الرابع فی شركة الوجوه و شركة الأعمال، ج۲،ص۳۳۰.
2. ...... المرجع السابق.
3. ......احسان، بخشش۔
4. ......"الفتاوی الهندية"،المرجع السابق،ص۳۳۱.
5. ......"ردالمحتار"، كتاب الشركة،مطلب فی شركة التقبل،ج۶،ص۴۹۴.
6. ......کاٹ دے گا۔
7. ......یعنی آدھا آدھا۔
8. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشركة،الباب الرابع فی شركة الوجوه و شركة الأعمال، ج۲،ص۳۳۱.

مسئلہ ۷۶: اگر یوں شرکت ہوئی کہ ایک کے اوزار ہونگے اور دوسرے کا مکان یا دوکان اور دونوں ملکر کام کرینگے تو شرکت جائز ہے اور یوں ہوئی کہ ایک کے اوزار ہونگے اور دوسرا کام کریگا تو یہ شرکت نا جائز ہے۔[1] (ردالمحتار)

(شرکت وجوہ کے احکام)

مسئلہ ۷۷: شرکت وجوہ یہ ہے کہ دونوں بغیر مال عقد شرکت کریں کہ اپنی وجاہت اور آبرو[2] کی وجہ سے دوکانداروں سے اُدھار خرید لائینگے اور مال بیچ کر اُن کے دام دیدینگے اور جو کچھ بچے گا وہ دونوں بانٹ لینگے اور اسکی بھی دو قسمیں مفاوضہ وعنان ہیں اور دونوں کی صورتیں بھی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں اور مطلق شرکت مذکور ہو تو عنان ہوگی اور اس میں بھی اگر مفاوضہ ہے تو ہر ایک دوسرے کا وکیل بھی ہے اور کفیل بھی اور عنان ہے تو صرف وکیل ہی ہے کفیل نہیں۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۸: نفع میں یہاں بھی برابری ضرور نہیں اگر شرکت عنان ہے تو نفع میں برابری یا کم وبیش جو چاہیں شرط کرلیں مگر یہ ضرور ہے کہ نفع میں وہی صورت ہو جو خریدی ہوئی چیز میں ملک کی صورت میں ہو مثلاً اگر وہ چیز ایک کی دو تہائی ہوگی اور ایک کی ایک تہائی تو نفع بھی اسی حساب سے ہوگا اور اگر ملک میں کم وبیش ہے مگر نفع میں مساوات یا نفع کم وبیش ہے اور ملک میں برابری تو یہ شرط باطل و نا جائز ہے اور نفع اُسی ملک کے حساب سے تقسیم ہوگا۔[4] (درمختار، عالمگیری)

شرکت فاسدہ کا بیان

مسئلہ ا: مباح چیز کے حاصل کرنے کے لیے شرکت کی یہ نا جائز ہے مثلاً جنگل کی لکڑیاں یا گھاس کاٹنے کی شرکت کی کہ جو کچھ کاٹیں گے وہ ہم دونوں میں مشترک ہوگی یا شکار کرنے یا پانی بھرنے میں شرکت کی یا جنگل اور پہاڑ کے پھل چننے میں شرکت کی یا جاہلیت (یعنی زمانۂ کفر) کے دفینہ[5] نکالنے میں شرکت کی یا مباح زمین سے مٹی اُوٹھا لانے میں شرکت کی یا ایسی مٹی کی اینٹ بنانے یا اینٹ پکانے میں شرکت کی یہ سب شرکتیں فاسد و نا جائز ہیں۔ اور اِن سب صورتوں میں جو کچھ جس نے

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الشرکۃ،مطلب فی شرکۃ التقبل،ج۶،ص۴۹۳.

2 ...... یعنی قدر ومنزلت، حیثیت۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشرکۃ، ج۶،ص۴۹۵،وغیرہ.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشرکۃ، ج۶،ص۴۹۵.

و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشرکۃ،الباب الرابع فی شرکۃ الوجوہ وشرکۃ الأعمال،ج۲،ص۳۲۷.

5 ...... دفن کیا ہوا مال یعنی خزانہ۔

حاصل کیا ہے اُسی کا ہے اور اگر دونوں نے ایک ساتھ حاصل کیا اور معلوم نہ ہو کہ کس کا حاصل کردہ کتنا ہے کہ جو کچھ حاصل کیا وہ ملا دیا ہے اور پہچان نہیں ہے تو دونوں برابر کے حصہ دار ہیں چاہے چیز کی تقسیم کرلیں یا بیچ کر دام برابر برابر بانٹ لیں اِس صورت میں اگر کوئی اپنا حصہ زیادہ بتاتا ہو تو اِسکا اعتبار نہیں جب تک گواہوں سے ثابت نہ کردے۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۲: مٹی کسی کی ملک ہے اور دو شخصوں نے اِس سے اینٹ بنانے یا پکانے کی شرکت کی تو یہ صحیح ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اُس سے مٹی خرید کر اینٹ بنائینگے اور اُسکو پکائیں گے اور اینٹیں بیچ کر مالک کو قیمت دیدیں گے اور جو نفع ہوگا وہ ہمارا ہے اور اس صورت میں یہ شرکت وجوہ ہوگی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ۳: دو شخصوں نے مباح چیز کے حاصل کرنے میں عقد شرکت کیا اور ایک نے اُس کو حاصل کیا اور دوسرا اس کا معین و مددگار رہا مثلاً ایک نے لکڑیاں کاٹیں دوسرا جمع کرتا رہا اسکے گٹھے باندھے اُسے اُٹھا کر بازار وغیرہ لے گیا یا ایک نے شکار پکڑا دوسرا جال اوٹھا کر لے گیا یا اور کام کیے تو اِس صورت میں بھی چونکہ شرکت صحیح نہیں مالک وہی ہے جس نے حاصل کیا یعنی مثلاً جس نے لکڑیاں کاٹیں یا جس نے شکار پکڑا اور دوسرے کو اسکے کام کی اُجرت مثل دی جائیگی اور اگر جال تاننے میں شریک نے مدد کی اور شکار ہاتھ نہیں آیا جب بھی اُسکی اُجرت مثل ملے گی۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۴: شکار کرنے میں دونوں نے شرکت کی اور دونوں کا ایک ہی کتا ہے جس کو دونوں نے شکار پر چھوڑا یا دونوں نے ملکر جال تانا[4] تو شکار دونوں میں نصف نصف تقسیم ہوگا اور اگر کُتا ایک کا تھا اور اُسی کے ہاتھ میں تھا مگر چھوڑا دونوں نے تو شکار کا مالک وہی ہے جس کا کُتا ہے مگر اس نے اگر دوسرے کو بطور عاریت کُتا دیدیا ہے تو دوسرا مالک ہوگا اور اگر دونوں کے دو کُتے ہیں اور دونوں نے ملکر ایک شکار پکڑا تو برابر برابر بانٹ لیں اور ہر ایک کتے نے ایک ایک شکار پکڑا تو جس کے کُتے نے جو شکار پکڑا اُسکا وہی مالک ہے۔[5] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار" کتاب الشرکۃ،فصل فی الشرکۃ الفاسدۃ،ج٦،ص٤٩٦

و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشرکۃ،الباب الخامس فی الشرکۃ الفاسدۃ،ج٢،ص٣٣٢ .

2 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشرکۃ،الباب الخامس فی الشرکۃ الفاسدۃ،ج٢،ص٣٣٢ .

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشرکۃ،فصل فی الشرکۃ الفاسدۃ،ج٦،ص٤٩٧ .

و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشرکۃ،الباب الخامس فی الشرکۃ الفاسدۃ،ج٢،ص٣٣٢ .

4 ...... پھیلایا۔

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"،المرجع السابق،ص٣٣٣ .

مسئلہ ۵: گداگروں نے عقد شرکت کیا کہ جو کچھ مانگ لائیں گے وہ دونوں میں مشترک ہوگا یہ شرکت صحیح نہیں اور جس نے جو کچھ مانگ کر جمع کیا وہ اُسی کا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: اگر شرکت فاسدہ میں دونوں شریکوں نے مال کی شرکت کی ہے تو ہر ایک کو نفع بقدر مال کے ملے گا اور کام کی کوئی اُجرت نہیں ملے گی، مثلاً دونوں نے ایک ایک ہزار کے ساتھ شرکت کی اور ایک نے یہ شرط لگادی ہے کہ میں دسؔ روپیہ نفع کے لوں گا، اِس شرط کی وجہ سے شرکت فاسد ہوگئی اور چونکہ مال برابر ہے، لہٰذا نفع برابر تقسیم کرلیں اور فرض کرو کہ صورت مذکورہ میں ایک ہی نے کام کیا ہو جب بھی کام کا معاوضہ نہ ملے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۷: شرکت فاسدہ میں اگر ایک ہی کا مال ہو تو جو کچھ نفع حاصل ہوگا اِسی مال والے کو ملے گا اور دوسرے کو کام کی اُجرت دی جائیگی مثلاً ایک شخص نے اپنا جانور دوسرے کو دیا کہ اس کو کرایہ پر چلاؤ اور کرایہ کی آمدنی آدھی آدھی دونوں لینگے یہ شرکت فاسد ہے اور کل آمدنی مالک کو ملے گی اور دوسرے کو اجر مثل[3]۔ یوہیں کشتی چند شخصوں کو دیدی کہ اس سے کام کریں اور آمدنی مالک اور کام کرنے والوں پر برابر برابر تقسیم ہوجائیگی تو یہ شرکت فاسد ہے اور اسکا حکم بھی وہی ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: ایک شخص کے پاس اونٹ ہے دوسرے کے پاس خچر، دونوں نے انھیں اُجرت پر چلانے کی شرکت کی یہ شرکت فاسد ہے اور جو کچھ اُجرت ملے گی اُس کو خچر اور اونٹ پر تقسیم کردینگے اونٹ کی اُجرت مثل اونٹ والے کو اور خچر کی اُجرت مثل خچر والے کو ملے گی اور اگر خچر اور اونٹ کو کرایہ پر چلانے کی جگہ خود ان دونوں نے بار برداری[5] پر شرکت عمل کی کہ بار برداری کریں گے اور آمدنی بحصہ مساوی بانٹ لیں گے[6] تو یہ شرکت صحیح ہے اب اگرچہ ایک نے خچر لاکر بوجھ لادا اور دوسرے نے اونٹ پر بار کیا دونوں کو حسب شرط برابر حصہ ملے گا۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الشركة، الباب الخامس فی الشركة الفاسدة، ج۲، ص۳۳۲.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الشركة، فصل فی الشركة الفاسدة، ج٦، ص٤٩٨.

3 ...... یعنی جتنا کام کیا اس کی مقدار اجرت ہے۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الشركة، فصل فی الشركة الفاسدة، مطلب: يرجح القياس، ج٦، ص٤٩٨.

5 ...... یعنی بوجھ لادنے۔

6 ...... یعنی آمدنی برابر برابر حصے ساتھ تقسیم کریں گے۔

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الشركة، الباب الخامس فی الشركة الفاسدة، ج۲، ص۳۳۳.

و "ردالمحتار"، كتاب الشركة، فصل فی الشركة الفاسدة، مطلب: يرجح القياس، ج٦، ص٤٩٩.

مسئلہ ۹: ایک نے دوسرے کو اپنا جانور دیا کہ اس پر تم اپنا سامان لاد کر پھیری کرو جو نفع ہوگا اُس کو بحصہ مساوی تقسیم کرلینگے یہ شرکت بھی فاسد ہے نفع کا مالک وہ ہے جس نے پھیری کی اور جانور والے کو اُجرت مثل دینگے۔ یوہیں اپنا جال دوسرے کو مچھلی پکڑنے کے لیے دیا کہ جو مچھلی ملے گی اوسے برابر بانٹ لیں گے تو مچھلی اُسی کو ملے گی جس نے پکڑی اور جال والے کو اُجرت مثل ملے گی۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: چند حمالوں نے یوں شرکت کی کہ کوئی بوری میں غلہ بھریگا اور کوئی اُٹھا کر دوسرے کی پیٹھ پر رکھے گا اور کوئی مالک کے گھر پہنچائے گا اور مزدوری جو کچھ ملے گی اُسے سب بحصہ مساوی تقسیم کرلینگے تو یہ شرکت بھی فاسد ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: ایک شخص کی گائے ہے اُس نے دوسرے کو دی کہ وہ اسے پالے چارہ کھلائے نگہداشت کرے اور جو بچہ پیدا ہو اُس میں دونوں نصف نصف کے شریک ہونگے تو یہ شرکت بھی فاسد ہے، بچہ اُس کا ہوگا جسکی گائے ہے اور دوسرے کو اُسی کے مثل چارہ دلایا جائیگا، جو اُسے کھلایا اور نگہداشت وغیرہ جو کام کیا ہے اسکی اُجرت مثل ملے گی۔ یوہیں بکریاں چرواہوں کو جو اسطرح دیتے ہیں کہ وہ چرائے اور نگہداشت[3] کرے اور بچہ میں دونوں شریک ہونگے یہ اُجرت بھی فاسد ہے بچہ اُس کا ہے جسکی بکری ہے اور چرواہے کو چرواہی اور نگہداشت کی اُجرت مثل ملے گی یا مرغی دوسرے کو دیدیتے ہیں کہ انڈے جو ہونگے وہ نصف نصف دونوں کے ہونگے یا مرغی اور انڈے بٹھانے کے لیے دوسرے کو دیتے ہیں کہ بچے ہو کر جب بڑے ہو جائینگے تو دونوں بحصہ مساوی تقسیم کرلینگے یہ شرکت بھی فاسد ہے اور اِس کا بھی وہی حکم ہے۔ اس کے جواز کی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ گائے بکری مرغی وغیرہ میں آدھی دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالیں اب چونکہ ان جانوروں میں شرکت ہوگئی بچے بھی مشترک ہونگے۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: دونوں شریکوں میں کوئی بھی مرجائے اُسکی موت کا علم شریک کو ہو یا نہ ہو بہر حال شرکت باطل ہو جائیگی یہ حکم شرکت عقد کا ہے اور شرکت ملک اگرچہ موت سے باطل نہیں ہوتی مگر بجائے میت اب اُسکے ورثہ شریک

---

1. "الدرالمختار"، کتاب الشرکۃ،فصل فی الشرکۃ الفاسدۃ،ج٦،ص٤٩٨.
و "الفتاوی الھندیۃ"کتاب الشرکۃ، الباب الخامس فی الشرکۃ الفاسدۃ،ج٢،ص٣٣٤.

2. "الفتاوی الھندیۃ"کتاب الشرکۃ، الباب الخامس فی الشرکۃ الفاسدۃ،ج٢،ص٣٣٤.

3. پرورش۔

4. "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشرکۃ، الباب الخامس فی الشرکۃ الفاسدۃ،ج٢،ص٣٣٥.
و "ردالمحتار"، کتاب الشرکۃ،مطلب یرجع القیاس،ج٦،ص٤٩٩.

ہونگے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: تین شخصوں میں شرکت تھی ان میں ایک کا انتقال ہوگیا تو دو باقیوں میں بدستور شرکت باقی ہے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۱۴: شریکوں میں سے معاذ اللہ کوئی مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے اُسکے دارالحرب میں لحوق کا حکم[3] بھی دیدیا تو یہ حکماً موت ہے اور اُس سے بھی شرکت باطل ہوجاتی ہے کہ اگر وہ پھر مسلم ہو کر دارالحرب سے واپس آیا تو شرکت عود نہ کریگی[4] اور اگر مرتد ہوا مگر ابھی دارالحرب کو نہیں گیا یا چلا بھی گیا مگر قاضی نے اب تک لحوق کا حکم نہیں دیا ہے تو شرکت باطل ہونیکا حکم نہ دینگے بلکہ ابھی موقوف رکھیں گے اگر مسلمان ہوگیا تو شرکت بدستور ہے اور اگر مرگیا یا قتل کیا گیا تو شرکت باطل ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: دونوں میں ایک نے شرکت کو فسخ کر دیا اگرچہ دوسرا اِس فسخ پر راضی نہ ہو جب بھی شرکت فسخ ہوگئی بشرطیکہ دوسرے کو فسخ[6] کرنیکا علم ہو اور دوسرے کو معلوم نہ ہوا تو فسخ نہ ہوگی اور یہ شرط نہیں کہ مال شرکت روپیہ اشرفی ہو بلکہ اگر تجارت کے سامان موجود ہیں جو فروخت نہیں ہوئے اور ایک نے فسخ کر دیا جب بھی فسخ ہوجائیگی۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: ایک شریک نے شرکت سے انکار کر دیا یعنی کہتا ہے میں نے تیرے ساتھ شرکت کی ہی نہیں تو شرکت جاتی رہی اور جو کچھ شرکت کا مال اُسکے پاس ہے اُس میں شریک کے حصہ کا تاوان دینا ہوگا کہ شریک امین ہوتا ہے اور امانت سے انکار خیانت ہے اور تاوان لازم اور اگر شرکت سے انکار نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کام نہ کرونگا تو یہ بھی فسخ ہی ہے شرکت جاتی رہیگی اور اموال شرکت کی قیمت اپنے حصہ کے موافق شریک سے لیگا اور شریک نے اموال کو بیچ کر کچھ منافع حاصل کیے تو منفعت سے اسے کچھ نہ ملے گا۔[8] (درمختار، عالمگیری)

---

1. ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب الشرکۃ، فصل فی الشرکۃ الفاسدۃ، مطلب: یرجح القیاس، ج٦، ص٤٩٩.
2. ''البحرالرائق''، کتاب الشرکۃ، فصل فی الشرکۃ الفاسدۃ، ج٥، ص٣٠٨
3. یعنی دارالحرب میں چلے جانے کا حکم۔
4. لوٹ کر یعنی واپس نہ ہوگی۔
5. ''الفتاوی الھندیۃ'' کتاب الشرکۃ، الباب الخامس فی الشرکۃ الفاسدۃ، ج٢، ص٣٣٥.
6. باطل ختم۔
7. ''الدرالمختار''، کتاب الشرکۃ، فصل فی الشرکۃ الفاسدۃ، ج٦، ص٥٠٠.
8. ''الدرالمختار''، کتاب الشرکۃ، فصل فی الشرکۃ الفاسدۃ، ج٦، ص٥٠٠.
و ''الفتاوی الھندیۃ'' کتاب الشرکۃ، الباب الخامس فی الشرکۃ الفاسدۃ، ج٢، ص٣٣٩.

مسئلہ ۱۷: تین شخصوں میں شرکت مفاوضہ ہے ان میں دو شرکت کو توڑنا چاہتے ہوں تو جب تک تیسرا بھی موجود نہ ہو شرکت توڑ نہیں سکتے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: اگر ایک شریک پاگل ہوگیا اور جنوں بھی ممتد[2] ہے تو شرکت جاتی رہی اور دوسرے شریک نے بعد امتداد جنون[3] جو کچھ تصرف کیا یعنی شرکت کی چیزیں فروخت کیں اور نفع ملا تو سارا نفع اسی کا ہے مگر مجنون کے حصہ میں جو نفع آتا اُسے تصدق[4] کر دینا چاہیے کہ مِلک غیر[5] میں بغیر اجازت تصرف کر کے نفع حاصل کیا ہے اور بطلان شرکت کی دوسری صورتوں میں بھی ظاہر یہی ہے کہ شریک کے حصہ کے مقابل میں جو نفع ہے اُسے تصدق کر دے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

شرکت کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱: شریک کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اسکی اجازت کے اسکی طرف سے زکاۃ ادا کرے اگر زکاۃ دیگا تاوان دینا پڑیگا اور زکاۃ ادا نہ ہوگی اور اگر ہر ایک نے دوسرے کو زکاۃ دینے کی اجازت دی ہے اپنی اور شریک دونوں کی زکاۃ دیدی تو اگر یہ دینا بیک وقت ہو تو ہر ایک کو دوسرے کی زکاۃ کا تاوان دینا ہوگا اور دونوں باہم مقاصہ (ادلا بدلا) کر سکتے ہیں کہ نہ میں تم کو تاوان دوں نہ تم مجھ کو جبکہ دونوں نے ایک مقدار سے زکاۃ ادا کی ہو یعنی مثلاً اس نے اُسکی طرف سے دس۱۰ روپے دیے اور اُس نے اسکی طرف سے دس۱۰ روپے دیے اور اگر ایک نے دوسرے کی طرف سے زیادہ دیا ہے اور دوسرے نے اسکی طرف سے کم تو زیادہ کو واپس لے اور باقی میں مقاصہ کرلیں اور اگر بیک وقت دینا نہ ہوا ایک نے پہلے دیدی دوسرے نے بعد کو تو پہلے والا کچھ نہ دیگا اور بعد والا تاوان دے بعد والے کو معلوم ہو کہ اس نے خود زکاۃ دیدی ہے یا معلوم نہ ہو بہر حال تاوان اُسکے ذمہ ہے۔ یوہیں علاوہ شریک کے کسی اور کو زکاۃ یا کفارہ کے لیے اس نے مامور[7] کیا تھا اور اس نے خود اسکے پہلے یا بیک وقت ادا کر دیا تو مامور کا ادا

---

[1] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الشرکة،الباب الخامس فی الشرکة الفاسدة،ج۲،ص۳۳۶.

[2] ......یعنی پاگل ہونے کی مدت کا دراز ہوگئی ہے۔

[3] ......یعنی جنون کے طویل ہونے کے بعد۔

[4] ......صدقہ۔ [5] ......دوسرے کی ملکیت۔

[6] ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الشرکة،مطلب:یرجح القیاس،ج۶،ص۵۰۰_۵۰۱.

[7] ......مقرر۔

کرنا صحیح نہ ہوگا اور تاوان دینا پڑیگا۔[1] (درمختار، ردالمحتار، تبیین)

مسئلہ ۲: دو شخصوں میں شرکت مفاوضہ ہے ایک نے دوسرے سے وطی کرنے کے لیے کنیز خریدنے کی اجازت مانگی دوسرے نے صریح لفظوں میں اجازت دیدی اُس نے خریدلی تو یہ کنیز مشترک[2] نہ ہوگی بلکہ تنہا اُسی کی ہے اور شریک کی طرف سے اسکو ہبہ سمجھا جائیگا مگر بائع ہر ایک سے ثمن کا مطالبہ کرسکتا ہے اور اگر شریک نے صاف لفظوں میں اجازت نہ دی مثلاً سکوت[3] کیا تو یہ اجازت نہیں اور وہ خریدے گا تو کنیز مشترک ہوگی اور وطی جائز نہیں ہوگی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳: ایک شخص نے کوئی چیز خریدی ہے کسی دوسرے شخص نے اُس سے یہ کہا مجھے اس میں شریک کرلے مشتری نے کہا شریک کرلیا اگر یہ باتیں اُسوقت ہوئیں کہ مشتری نے مبیع[5] پر قبضہ کرلیا ہے تو شرکت صحیح ہے اور قبضہ نہ کیا ہو تو شرکت صحیح نہیں کیونکہ اپنی چیز میں دوسرے کو شریک کرنا اُسکے ہاتھ بیع کرنا ہے اور بیع اُسی چیز کی ہوسکتی ہے جو قبضہ میں ہو اور جب شرکت صحیح ہوگی تو نصف ثمن[6] دینا لازم ہوگا کہ دونوں برابر کے شریک قرار پائینگے البتہ اگر بیان کردیا ہے کہ ایک تہائی یا چوتھائی یا اتنے حصہ کی شرکت ہے تو جو کچھ بیان کیا ہے اُتنی ہی شرکت ہوگی اور اُسی کے موافق ثمن دینا لازم ہوگا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: ایک شخص نے کوئی چیز خریدی ہے دوسرے نے کہا مجھے اس میں شریک کرلے اُسنے منظور کرلیا پھر تیسرا شخص اُسے ملا اسنے بھی کہا مجھے اس میں شریک کرلے اور اسکو شریک کرنا بھی منظور کیا تو اگر اس تیسرے کو معلوم تھا کہ ایک شخص کی شرکت ہوچکی ہے تو تیسرا ایک چوتھائی کا شریک ہے اور دوسرا نصف کا اور اگر معلوم نہ تھا تو یہ بھی نصف کا شریک ہوگیا یعنی دوسرا اور تیسرا دونوں شریک ہیں اور پہلا شخص اب اُس چیز کا مالک نہ رہا اور یہ شرکت شرکتِ مِلک ہے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۵: ایک شخص نے دوسرے سے کہا جو کچھ آج یا اس مہینے میں میں خریدوں گا اُس میں ہم دونوں شریک ہیں یا کسی خاص قسم کی تجارت کے متعلق کہا مثلاً جتنی گائیں یا بکریاں خریدوں گا اُن میں ہم دونوں شریک ہیں اور دوسرے نے منظور کیا تو شرکت صحیح ہے۔[9] (عالمگیری وغیرہ)

---

1 ......"الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب الشرکة،مطلب:یرجح القیاس،ج٦،ص٥٠١.
و"تبیین الحقائق"، کتاب الشرکة،فصل فی الشرکة الفاسدة،ج٢،ص٥٠١-٥٠٢.

2 ......وہ لونڈی جس کے ایک سے زیادہ مالک ہوں۔

3 ......خاموشی۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الشرکة،ج٦،ص٥٠١.

5 ......بیچی گئی چیز۔

6 ......آدھی قیمت۔

7 ......"الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب الشرکة،مطلب:یرجح القیاس،ج٦،ص٥٠١_٥٠٢.

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الشرکة،ج٢،ص٥٠١-٥٠٢.

9 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة، الباب الاول،الفصل الثانی فی الالفاظ التی تصح الشرکة...إلخ،ج٢،ص٣٠٢،وغیره.

مسئلہ ۶: دو۲ شخصوں کا دَین ایک شخص پر واجب ہوا اور ایک ہی سبب سے ہو تو وہ دَین مشترک ہے مثلاً دونوں کی ایک مشترک چیز تھی اور اسے کسی کے ہاتھ اُدھار بیچا یا دونوں نے اپنی چیز ایک عقد کے ساتھ کسی کے ہاتھ بیع کی تو یہ دین مشترک ہے یا دونوں نے اُسے ایک ہزار قرض دیا یا دونوں کے مورث[1] کا کسی پر دین ہے یہ سب دین مشترک کی صورتیں ہیں اسکا حکم یہ ہے کہ جو کچھ اِس دین میں کا ایک نے وصول کیا تو اس میں دوسرا بھی شریک ہے اپنے حصہ کے موافق تقسیم کرلیں اور جو چیز وصول کی ہے اُسکی جگہ پر اپنے شریک کو دوسری چیز دینا چاہتا ہے تو بغیر اُسکی مرضی کے نہیں دے سکتا یا یہ دوسری چیز لینا چاہتا ہے تو اسکی مرضی کے بغیر نہیں لے سکتا اور جس نے وصول نہیں کیا ہے اسے یہ بھی اختیار ہے کہ وصول کنندہ[2] سے نہ لے بلکہ مدیون سے یہ بھی وصول کرے مگر جبکہ مدیون[3] نے تمام مطالبہ ادا کردیا ہے تو اب مدیون سے وصول نہیں کرسکتا بلکہ شریک ہی سے لے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: دو شخصوں کا دین کسی پر واجب ہے مگر دونوں کا ایک سبب نہ ہو بلکہ دو سبب خواہ حقیقۃً دو ہوں یا حکماً تو یہ دین مشترک نہیں مثلاً دونوں نے اپنی دو چیزیں ایک شخص کے ہاتھ بیچیں اور ہر ایک نے اپنی چیز کا ثمن علٰحدہ علٰحدہ بیان کردیا یا دونوں کی ایک مشترک چیز تھی وہ بیچی اور اپنے اپنے حصہ کا ثمن بیان کردیا تو اب دین مشترک نہ رہا اور ایک نے مشتری[5] سے کچھ وصول کیا تو دوسرا اِس سے اپنے حصہ کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: ایک شخص پر ہزار روپیہ دَین تھا دو شخصوں نے اسکی ضمانت کی اور ضامنوں نے اپنے مشترک مال سے ہزار ادا کردیے پھر ایک ضامن نے مدیون سے کچھ وصول کیا تو دوسرا بھی اس میں شریک ہے اور اگر ضامن نے اُس سے روپیہ وصول نہیں کیا بلکہ اپنے حصہ کے بدلے میں مدیون سے کوئی چیز خرید لی تو دوسرا اُس چیز کا نصف ثمن اُس سے وصول کرسکتا ہے اور اگر دونوں چاہیں تو اُس چیز میں شرکت کرلیں اور اگر ایک ضامن نے چیز نہیں خریدی بلکہ اپنے حصۂ دین کے مقابل میں اُس چیز پر مصالحت[7] کی اور چیز لے لی اب دوسرا مطالبہ کرتا ہے تو پہلے کو اختیار ہے کہ آدھی چیز دیدے یا اُسکے حصہ کا آدھا دین ادا

---

1 ...... یعنی مرنے والا جس کے یہ وارث ہیں۔

2 ...... وصول کرنے والا۔ 3 ...... مقروض۔

4 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشرکۃ،الباب السادس فی المتفرقات،ج۲،ص۳۳۶.

5 ...... خریدار۔

6 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشرکۃ،الباب السادس فی المتفرقات،ج۲،ص۳۳۷.

7 ...... صلح۔

کردے اور مال مشترک سے ادا نہ کیا ہو تو دوسرا اُس میں شریک نہیں اور اب جو کچھ اپنا حق وصول کریگا دوسرے کو اُس سے تعلق نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: دو شخصوں کے ایک شخص پر ہزار روپے دین ہیں اُن میں ایک نے پورے ہزار سے سو روپیہ میں صلح کر لی اور یہ سو روپے اُس سے لے بھی لیے اسکے بعد شریک نے جو کچھ اُس نے کیا جائز رکھا تو سو میں سے پچاس اُسے ملیں گے اور اگر قابض کہتا ہے کہ وہ روپے میرے پاس سے ضائع ہو گئے تو شریک کو اسکا تاوان نہیں ملے گا کہ جب اُس نے سب کچھ جائز کر دیا تو یہ امین ہوا اور امین پر تاوان نہیں اور اگر شریک نے صلح کو جائز رکھا مگر یہ نہیں کہا کہ جو کچھ اُس نے کیا میں نے سب جائز رکھا تو یہ شریک مدیون سے اپنے حصہ کے پچاس وصول کرسکتا ہے اور مدیون یہ پچاس اُس سے واپس لے گا جسکو سو روپے دیے ہیں کہ اس صورت میں صلح کی اجازت ہے قبضہ کی نہیں تو امین نہ ہوا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: ایک مکان دو شخصوں میں مشترک ہے ایک شریک غائب ہو گیا تو دوسرا بقدر اپنے حصہ کے اُس مکان میں سکونت[3] کرسکتا ہے اور اگر وہ مکان خراب ہو گیا اور اسکی سکونت کی وجہ سے خراب ہوا ہے تو اسکا تاوان دینا پڑیگا۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۱: مکان دو شخصوں میں مشترک تھا اور تقسیم ہو چکی ہے اور ہر ایک کا حصہ ممتاز[5] ہے اور ایک حصہ کا مالک غائب ہو گیا تو دوسرا اُس میں سکونت نہیں کرسکتا اور نہ بغیر اجازت قاضی اُسے کرایہ پر دے سکتا ہے اور اگر خالی پڑا رہنے میں خراب ہونے کا اندیشہ ہے تو قاضی اُسکو کرایہ پر دیدے اور کرایہ مالک کے لیے محفوظ رکھے اور دو شخصوں میں مشترک کھیت ہے اور ایک شریک غائب ہو گیا تو اگر کاشت کرنے سے زمین اچھی ہوتی رہے گی تو پوری زمین میں کاشت کرے جب دوسرا شریک آجائے تو جتنی مدت اُس نے کاشت کی ہے وہ کرلے اور اگر کاشت سے زمین خراب ہوگی یا کاشت نہ کرنے میں اچھی ہوگی تو کُل زمین میں کاشت نہ کرے بلکہ اپنے ہی حصہ کی قدر میں زراعت کرے۔[6] (عالمگیری)

---

1. ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة،الباب السادس فی المتفرقات،ج۲،ص۳۳۶-۳۳۷.
2. ...... المرجع السابق،ص۳۴۰.
3. ...... رہائش۔
4. ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة،الباب السادس فی المتفرقات،ج۲،ص۳۴۱.
   و"الدرالمختار"، کتاب الشرکة،ج۶،ص۵۰۶
5. ...... نمایاں،ظاہر،معلوم ہے۔
6. ...... "الفتاوی الهندیة"،الباب السادس فی المتفرقات،ج۲،ص۳۴۱-۳۴۲.

مسئلہ ۱۲: غلہ یا روپیہ مشترک ہے اور ایک شریک غائب ہے اور جو موجود ہے اُسے ضرورت ہے تو اپنے حصہ کے لائق [1] لے کر خرچ کرسکتا ہے۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: دو شخص شریک ہوں اور ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ کام کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہو اور شریک کو کام کرنا اور اُس پر خرچ کرنا ضروری ہو، اگر بغیر اجازت شریک خرچ کریگا تو یہ خرچ کرنا تبرع [3] ہوگا اور اسکا معاوضہ کچھ نہ ملے گا، مثلاً چکی دو۲ شخصوں میں مشترک ہے اور عمارت خراب ہوگئی مرمت کی ضرورت ہے اور بغیر اجازت ایک نے مرمت کرادی تو اُسکا خرچہ شریک سے نہیں لے سکتا یا شریک سے اس نے اجازت طلب کی اُس نے کہہ دیا کہ کام چل سکتا ہے مرمت کی ضرورت نہیں اور اس نے صرف کردیا تو کچھ نہیں پائیگا یا کھیت مشترک ہے اور اُس پر خرچ کرنے کی ضرورت ہے یا غُلام مشترک ہے اُسکو نفقہ وغیرہ دینا ضروری ہے ان میں بھی بغیر اجازت صرف کرنے پر کچھ نہیں پائے گا کیونکہ ان سب شریکوں کو خرچ کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے اگر وہ اجازت نہیں دیتا قاضی کے پاس دعویٰ کردے قاضی اُسے خرچ کرنے پر مجبور کریگا پھر اسے خرچ کرنے کی کیا حاجت رہی، لہٰذا تبرع ہے۔ اور اگر خرچ کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا اور یہ بغیر خرچ کیے اپنا کام نہیں چلا سکتا تو بغیر اجازت خرچ کرنا تبرع نہیں مثلاً دو منزلہ مکان ہے اوپر کا ایک شخص کا ہے اور نیچے کا دوسرے کا، نیچے کا مکان گرگیا اور یہ اپنا حصہ نہیں بنواتا کہ بالاخانہ والا اسکے اوپر تعمیر کرائے اور نیچے والا بنوانے پر مجبور بھی نہیں کیا جاسکتا، لہٰذا اگر بالاخانہ والے نے نیچے کے مکان کی تعمیر کرائی تو متبرع [4] نہیں۔ یوہیں مشترک دیوار ہے جس پر ایک شریک نے کڑیاں [5] ڈال کر اپنے مکان کی چھت پاٹی ہے اور یہ دیوار گرگئی شریک جب تک یہ دیوار تعمیر نہ کرائے اُسکا کام نہیں چل سکتا تو دیوار بنانا تبرع نہیں اور اگر شریک کو اس کام کا کرنا ضروری نہ ہو اور بغیر اجازت کریگا تو تبرع ہے۔ جیسے دو شخصوں میں مکان مشترک ہے اور خراب ہو رہا ہے اسکی تعمیر ضروری ہے مگر بغیر اجازت جو صرفہ [6] کریگا اُسکا معاوضہ نہیں ملے گا کہ ہوسکتا ہے مکان تقسیم کراکے اپنے حصہ کی مرمت کرالے پورے مکان کی مرمت کرانے کی اسکو کیا ضرورت ہے۔ [7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: تین جگہوں میں شریک کو مرمت و تعمیر پر مجبور کیا جائے گا۔ ① وصی [8] و ② ناظرِ اوقاف [9] ③ اور اُس

---

[1] ...... مقدار۔

[2] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة، الباب السادس فی المتفرقات، ج۲، ص۳۴۲.

[3] ...... احسان۔ [4] ...... محسن۔ [5] ...... شہتیر۔ [6] ...... خرچہ۔

[7] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الشرکة، مطلب مهم فیما اذا امتنع الشریك من العمارة ... إلخ، ج۶، ص۵۰۸.

[8] ...... وہ شخص جس کو موصی یعنی وصیت کرنے والے نے اپنی وصیت پوری کرنے کیلئے مقرر کیا ہو۔

[9] ...... مال وقف کی نگرانی کرنے والا۔

چیز کے قابل قسمت[1] نہ ہونے میں۔ وصی کی صورت یہ ہے کہ دو نابالغ بچوں میں دیوار مشترک ہے جس پر چھت پٹی[2] ہے اور دیوار کے گرنے کا اندیشہ ہے اور دونوں نابالغوں کے دو وصی ہیں ایک وصی مرمت کرانے کو کہتا ہے دوسرا انکار کرتا ہے قاضی ایک امین بھیجے گا اگر یہ بیان کرے کہ مرمت کی ضرورت ہے تو جو انکار کرتا ہے اُسے مرمت کرانے پر قاضی مجبور کرے گا۔ یوہیں اگر مکان دو وقفوں میں مشترک ہے جسکی مرمت کی ضرورت ہے اور ایک کا متولی انکار کرتا ہے تو قاضی اُسے مجبور کریگا۔ اور غیر قابل قسمت مثلاً نہر یا کوآں[3] یا کشتی اور حمام اور چکی کہ ان میں مرمت کی ضرورت ہوگی تو قاضی جبراً مرمت کرائے گا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: ایک شخص نے دوسرے کو اِس طور پر مال دیا کہ اس میں کا آدھا اُسے بطور قرض دیا ہے اور دونوں نے اس روپیہ سے شرکت کی اور مال خریدا اور جس نے روپیہ دیا ہے وہ اپنے قرض کا روپیہ طلب کر رہا ہے اور ابھی تک مال فروخت نہیں ہوا کہ روپیہ ہوتا اگر فروخت تک انتظار کرے فبہا[5] ورنہ مال کی جو اس وقت قیمت ہو اُسکے حساب سے اپنے قرض کے بدلے میں مال لے لے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: مشترک سامان لاد کر ایک شریک لے جا رہا ہے اور دوسرا شریک موجود نہیں ہے راستے میں بار برداری کا جانور[7] تھک کر گر پڑا اور مال ضائع ہونے یا نقصان کا اندیشہ ہے اس نے شریک کی عدم موجودگی میں بار برداری کا دوسرا جانور کرایہ پر لیا تو حصہ کی قدر شریک سے کرایہ لے گا اور اگر مشترک جانور تھا جو بیمار ہو گیا شریک کی عدم موجودگی میں ذبح کر ڈالا اگر اُسکے بچنے کی اُمید تھی تو تاوان لازم ہے ورنہ نہیں اور شریک کے علاوہ کوئی اجنبی شخص ذبح کر دے تو بہر حال تاوان ہے۔ یوہیں چرواہے نے بیمار جانور کو ذبح کر ڈالا اور اچھے ہونے کی اُمید نہ تھی تو چرواہے پر تاوان نہیں ورنہ تاوان ہے۔ اور اجنبی پر بہر حال تاوان ہے۔[8] (خانیہ، درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... تقسیم کے قابل۔ 2 ...... پٹی یعنی شگاف کا پڑنا۔ 3 ...... کنواں۔

4 ...... "الدر المختار و رد المحتار"، کتاب الشرکة، مطلب مهم فيما اذا امتنع الشريك من العمارة...إلخ، ج٦، ص٥٠٨.

5 ...... تو صحیح۔

6 ...... "الدر المختار"، کتاب الشرکة، ج٦، ص٥٠٥.

7 ...... سامان اٹھا کر لے جانے والا جانور۔

8 ...... "الفتاوى الخانية"، کتاب الشرکة، فصل فی شرکة العنان، ج٢، ص٤٩٣.

و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الشرکة، مطلب: دفع الفاً على نصفه قرض و نصفه...إلخ، ج٦، ص٥٠٦.

مسئلہ ۱۷: مشترک جانور بیمار ہوگیا اور بیطار (جانور کے علاج کرنے والے) نے داغنے کو کہا اور داغ دیا اس سے جانور مر گیا تو کچھ نہیں اور بغیر بیطار کی رائے کے خود کرے تو تاوان ہے۔ [1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: کھیت مشترک تھا اسکو ایک شریک نے بغیر اجازت بودیا دوسرا شریک نصف بیچ دینا چاہتا ہے تاکہ زراعت مشترک رہے اگر جمنے [2] کے بعد دیا ہے جائز ہے اور پہلے دیا تو ناجائز اور دوسرا شریک کہتا ہے کہ میں اپنا حصہ کچی زراعت کا اوکھاڑلوں گا [3] تو تقسیم کردی جائے اسکے حصہ میں جتنی کھیتی پڑے اوکھڑ والے۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: ایک شریک نے مدیون کی کوئی چیز ہلاک کردی اور اسکا تاوان لازم آیا اس نے مدیون سے مقاصہ [5] کرلیا تو اس کا نصف دوسرا شریک اِس شریک سے وصول کرسکتا ہے کیونکہ مقاصہ کی وجہ سے نصف دین وصول ہوگیا۔ یوہیں ایک شریک نے اپنے حصہ دَین کے بدلے میں مدیون کی کوئی چیز اپنے پاس رہن رکھی اور وہ چیز ہلاک ہوگئی تو دوسرا شریک اس کا نصف اس شریک سے وصول کرسکتا ہے۔ یوہیں اگر مدیون نے ایک شریک کو اُسکے حصہ کے لائق کسی کو ضامن دیا یا کسی پر حوالہ کر دیا تو ضامن یا حوالہ والے سے جو کچھ وصول ہوگا دوسرا شریک اس میں سے اپنا حصہ لے گا۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: دو شریکوں کے ایک شخص پر ہزار روپے باقی ہیں اور ایک شریک دوسرے کے لیے مدیون کی طرف سے ضامن ہوا تو یہ ضمان باطل ہے اور اِس ضمان کی وجہ سے ضامن نے دوسرے کو اُسکا حصہ ادا کردیا تو اس میں سے اپنا حصہ واپس لے سکتا ہے اور اگر بغیر ضامن ہوئے شریک کو روپیہ ادا کردیا تو ادا کرنا صحیح ہے اور اِس میں سے اپنا حصہ واپس نہیں لے سکتا اور فرض کیا جائے کہ مدیون سے وصول ہی نہ ہوسکا جب بھی شریک سے مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر مدیون خود یا اجنبی نے اسکے شریک کا حصہ ادا کردیا ہے اور اُس نے برقرار رکھا اپنا حصہ اُس میں سے نہ لیا اور مدیون سے اسکا حصہ وصول نہیں ہوسکتا ہے تو شریک کو جو کچھ ملا ہے اُس میں سے اپنا حصہ واپس لے سکتا ہے۔ [7] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الشرکة، مطلب: دفع الفاً علی ان نصفه قرض و نصفه... إلخ، ج٦، ص ٥٠٦.

2 ......اُگنے۔

3 ......یعنی پودے جڑوں سمیت نکال کرلوں گا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الشرکة، ج٦، ص ٥١١.

5 ......مقاصہ کے معنی ادلہ بدلہ کے ہیں یعنی دو شخصوں کے ایک، دوسرے پر دَین ہوں وہ آپس میں یہ طے کرلیں کہ ایک کا دین دوسرے کے مقابل ہوجائے۔

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة، الباب السادس فی المتفرقات، ج٢، ص ٣٣٩.

7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الشرکة، الباب السادس فی المتفرقات، ج٢، ص ٣٣٦.

وقف کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب انسان مرجاتا ہے اُسکے عمل ختم ہوجاتے ہیں، مگر تین چیزوں سے (کہ مرنے کے بعد اُنکے ثواب اعمال نامہ میں درج ہوتے رہتے ہیں۔) ① صدقہ جاریہ (مثلاً مسجد بنادی، مدرسہ بنایا کہ اسکا ثواب برابر ملتا رہے گا)۔ یا ② علم جس سے اُسکے مرنے کے بعد لوگوں کو نفع پہنچتا رہتا ہے۔ یا ③ نیک اولاد چھوڑ جائے جو مرنے کے بعد اپنے والدین کے لیے دعا کرتی رہے۔''(1)

حدیث ۲: صحیح بخاری وصحیح مسلم وترمذی ونسائی وغیرہا میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی۔ اُنھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ عرض کی، کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) مجھ کو ایک زمین خیبر میں ملی ہے کہ اُس سے زیادہ نفیس کوئی مال مجھ کو کبھی نہیں ملا، حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) اسکے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اصل کو روک لو (وقف کردو) اور اسکے منافع کو تصدق کردو۔'' حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اُس کو اِس طور پر وقف کیا کہ اصل نہ بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے، نہ اُسمیں وراثت جاری ہو اور اُسکے منافع فقرا اور رشتہ والوں اور اللہ (عزوجل) کی راہ میں اور مسافر ومہمان میں خرچ کیے جائیں اور خود متولی اس میں سے معروف کے ساتھ کھائے یا دوسرے کو کھلائے تو حرج نہیں بشرطیکہ اُس میں سے مال جمع نہ کرے۔(2)

حدیث ۳: ابن جریر محمد بن عبدالرحمن قرشی سے راوی، کہ حضرت عثمان بن عفان وزبیر بن عوام وطلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالی عنہم نے اپنے مکانات وقف کیے تھے۔(3)

حدیث ۴: ابن عساکر نے ابی معشر سے روایت کی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط کی تھی، کہ اُنکی اکابر اولاد سے جو دین دار اور صاحبِ فضل ہو، اُسکو دیا جائے۔(4)

حدیث ۵: ابوداود ونسائی سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، انھوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم) سعد کی ماں کا انتقال ہوگیا (میں ایصال ثواب کے لیے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں) تو کون سا صدقہ افضل ہے؟

---

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الوصیة، باب ما یلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، الحدیث: ١٤-(١٦٣١)، ص٨٨٦.

2 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الوصیة، باب الوقف، الحدیث: ١٥-(١٦٣٢)، ص٨٨٦.

3 ...... "کنزالعمال"، کتاب الوقف، قسم الافعال، الحدیث: ٤٦١٤٣، ج١٦، ص٢٧٠.

4 ...... "کنزالعمال"، کتاب الوقف قسم الافعال، الحدیث: ٤٦١٤٤، ج١٦، ص٢٧٠.

ارشاد فرمایا: ''پانی ۔'' (کہ پانی کی وہاں کمی تھی اور اسکی زیادہ حاجت تھی) اُنھوں نے ایک کوآں کھودوا دیا اور کہہ دیا کہ یہ سعد کی ماں کے لیے ہے یعنی اس کا ثواب میری ماں کو پہنچے۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مُردوں کو ایصال ثواب کرنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی چیز کو نامزد کر دینا کہ یہ فلاں کے لیے ہے یہ بھی جائز ہے، نامزد کرنے سے وہ چیز حرام نہیں ہو جاتی۔ [1]

حدیث ٦: ترمذی ونسائی ودار قطنی ثمامہ بن حزن قشیری سے راوی، کہتے ہیں میں واقعۂ دار میں حاضر تھا (یعنی جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکان کا محاصرہ کیا تھا جس میں وہ شہید ہوئے) حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے بالا خانہ سے سر نکال کر لوگوں سے فرمایا: میں تم کو اللہ (عزوجل) اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ میں سوا بیر رومہ [2] کے شیریں [3] پانی نہ تھا، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اُس میں اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ کر دے (یعنی وقف کر دے کہ تمام مسلمان اُس سے پانی بھریں) اور اُس کو اسکے بدلے میں جنت میں بھلائی ملے گی۔'' تو میں نے اُسے اپنے خالص مال سے خریدا اور آج تم نے اُسی کوئیں کا پانی مجھ پر بند کر دیا ہے یہاں تک کہ میں کھاری [4] پانی پی رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا، ہاں ہم جانتے ہیں یہ بات صحیح ہے۔ پھر حضرت عثمان نے فرمایا: میں تم کو اللہ (عزوجل) اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہے جو فلاں شخص کی زمین خرید کر مسجد میں اضافہ کرے، اسکے بدلے میں اُسے جنت میں بھلائی ملے گی۔'' میں نے خاص اپنے مال سے اُسے خریدا اور آج اُسی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے تم مجھے منع کرتے ہو۔ لوگوں نے جواب میں کہا، ہاں ہم جانتے ہیں۔ پھر حضرت عثمان نے فرمایا: کہ اللہ (عزوجل) اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کوہِ ثبیر [5] پر تھے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے ہمراہ ابو بکر وعمر تھے اور میں تھا کہ پہاڑ حرکت کرنے لگا، یہاں تک کہ ایک پتھر ٹوٹ کر نیچے گرا، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے پائے اقدس پہاڑ پر مارے اور فرمایا: ''اے ثبیر! ٹھہر جا اس لیے کہ تجھ پر نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اور صدیق اور دو شہید ہیں۔'' لوگوں نے کہا، ہاں ہم جانتے ہیں۔ حضرت عثمان نے تکبیر کہی اور کہا کہ کعبہ کے رب کی قسم! ان لوگوں نے گواہی دی کہ میں شہید ہوں۔ [6]

حدیث ٧: صحیح مسلم و بخاری وغیرہما میں عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، الحديث: ١٦٨١، ج٢، ص ١٨٠.

2 ...... ایک کنوئیں کا نام۔ 3 ...... میٹھا۔

4 ...... نمکین 5 ...... مزدلفہ (مکۃ المکرمہ) میں ایک پہاڑ کا نام ہے، جو منٰی کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے۔

6 ...... "جامع الترمذي"، ابواب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان، الحديث: ٣٧٢٣، ج٥، ص ٣٩٢، ٣٩٣.

''جو اللہ (عزوجل) کے لیے مسجد بنائے گا، اللہ (عزوجل) اُسکے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔''(1)

حدیث ۸: ابوداود ونسائی ودارمی وابن ماجہ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کی علامات میں سے یہ ہے، کہ لوگ مساجد کے متعلق تفاخُر (2) کریں گے۔''(3)

حدیث ۹: صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو زکاۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا پھر حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے کسی نے عرض کی، کہ ابن جمیل وخالد بن ولید وعباس رضی اللہ تعالٰی عنہم نے زکاۃ نہیں دی۔ ارشاد فرمایا: کہ ''ابن جمیل کا انکار صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ فقیر تھا، اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اُسے غنی کردیا یعنی اُسکا انکار بلاسبب ہے اور قابل قبول نہیں اور خالد پر تم ظلم کرتے ہو (کہ اُس سے زکاۃ مانگتے ہو) اُسنے اپنی زرہیں اور تمام سامانِ حرب (4) اللہ (عزوجل) کی راہ میں وقف کردیا ہے یعنی وقف کے سوا کیا ہے جس کی زکاۃ تم مانگتے ہو اور عباس کا صدقہ میرے ذمہ ہے اور اتنا ہی اور یعنی دو سال کی زکاۃ اُن کی طرف سے میں ادا کروں گا پھر فرمایا: اے عمر! تمھیں معلوم نہیں کہ چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔''(5)

مسائل فقہیّہ

وقف کے یہ معنی ہیں کہ کسی شے کو اپنی ملک سے خارج کر کے خالص اللہ عزوجل کی ملک کردینا اسطرح کہ اُسکا نفع بندگانِ خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔ (6)

مسئلہ ۱: وقف کو نہ باطل کرسکتا ہے نہ اس میں میراث جاری ہوگی نہ اسکی بیع ہوسکتی ہے نہ ہبہ ہوسکتا ہے۔ (7) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: وقف میں اگر نیت اچھی ہو اور وہ وقف کنندہ (8) اہل نیت یعنی مسلمان ہو تو مستحق ثواب ہے۔ (9) (درمختار)

---

(1)...... "صحیح مسلم"، کتاب المساجد... إلخ، باب فضل بناء المساجد... إلخ، الحدیث: ۲۵۔(۵۳۳)، ص ۲۷۰.

(2)...... یعنی ناموری، ریاکاری، اور بڑائی کی نیت سے مساجد تعمیر کریں گے، مساجد کو بہت خوبصورت بنائیں گے پھر ان میں بیٹھ کر باہم ایک دوسرے پر فخر کریں گے ذکر وتلاوتِ قرآن اور نماز میں مشغول نہیں ہوں گے۔ (شرح سنن أبي داؤد للعیني، ج۲، ص۳۴۳)۔.... عِلْمِیہ

(3)...... "سنن نسائي"، کتاب المساجد، باب المباهاة في المساجد، الحدیث: ۶۸۶، ص ۱۲۰.

(4)...... جنگی سامان۔

(5)...... "صحیح البخاري"، کتاب الزکاة، باب قول اللّٰه تعالٰی ﴿وفي الرقاب والغارمین وفي سبیل اللّٰه﴾، الحدیث: ۱۴۶۸، ج۱، ص ۴۹۶.
و "صحیح مسلم"، کتاب الزکاة، باب في تقدیم الزکاة ومنعها، الحدیث: ۱۱-(۹۸۳)، ص ۴۸۹.

(6)...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفة ورکنه وسببه... إلخ، ج۲، ص ۳۵۰.

(7)...... المرجع السابق، وغیرہ.

(8)...... وقف کرنے والا

(9)...... "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج۶، ص ۵۱۹.

مسئلہ ۳: وقف ایک صدقہ جاریہ ہے کہ واقف ہمیشہ اس کا ثواب پاتا رہے گا اور سب میں بہتر وہ وقف ہے جس کی مسلمانوں کو زیادہ ضرورت ہو اور جس کا زیادہ نفع ہو مثلاً کتابیں خرید کر کتب خانہ بنایا اور وقف کردیا کہ ہمیشہ دین کی باتیں اسکے ذریعہ سے معلوم ہوتی رہیں گی۔[1] (عالمگیری) اور اگر وہاں مسجد نہ ہو اور اسکی ضرورت ہو تو مسجد بنوانا بہت ثواب کا کام ہے اور تعلیم علم دین کے لیے مدرسہ کی ضرورت ہو تو مدرسہ قائم کردینا اور اسکی بقاء کے لیے جائداد وقف کرنا کہ ہمیشہ مسلمان اس سے فیض پاتے رہیں نہایت اعلیٰ درجہ کا نیک کام ہے۔

مسئلہ ۴: وقف کی صحت کے لیے یہ ضرور نہیں کہ اُسکے لیے متولی مقرر کرے اور اپنے قبضہ سے نکال کر متولی کا قبضہ دلا دے بلکہ واقف نے اگر اپنے ہی قبضہ میں رکھا جب بھی وقف صحیح ہے اور مشاع[2] کا وقف بھی صحیح ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: وقف کا حکم یہ ہے کہ شے موقوف[4] واقف کی ملک سے خارج ہو جاتی ہے مگر موقوف علیہ (یعنی جس پر وقف کیا ہے اُسکی) مِلک میں داخل نہیں ہوتی بلکہ خالص اللہ تعالیٰ کی مِلک قرار پاتی ہے۔[5] (عالمگیری)

وقف کے الفاظ

مسئلہ ۶: وقف کے لیے مخصوص الفاظ ہیں جن سے وقف صحیح ہوتا ہے مثلاً میری یہ جائداد صدقہ موقوفہ[6] ہے کہ ہمیشہ مساکین پر اس کی آمدنی صرف ہوتی رہے یا اللہ تعالیٰ کے لیے میں نے اسے وقف کیا۔ مسجد یا مدرسہ یا فلاں نیک کام پر میں نے وقف کیا یا فقرا پر وقف کیا۔ اس چیز کو میں نے اللہ (عزوجل) کی راہ کے لیے کردیا۔[7]

مسئلہ ۷: میری یہ زمین صدقہ ہے یا میں نے اُسے مساکین پر تصدق[8] کیا اس کہنے سے وقف نہیں ہوگا بلکہ یہ ایک منت ہے کہ اُس شخص پر وہ زمین یا اُسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے صدقہ کردیا تو بری الذمہ[9] ہے، ورنہ مرنے کے بعد یہ چیز ورثہ[10] کی ہوگی اور منت نہ پورا کرنے کا گناہ اُس شخص پر۔[11] (فتح القدیر)

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الرابع عشر في المتفرقات، ج ٢، ص ٤٨١-٤٨٢.
2. ......مشترک چیز۔
3. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الاول في تعريفة وركنه وسببه...إلخ، ج ٢، ص ٣٥١.
4. ......وہ چیز جو وقف کی گئی۔
5. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الاول في تعريفه وركنه...إلخ، ج ٢، ص ٣٥٢.
6. ......وقف شدہ۔
7. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الاول في تعريفه وركنه وسببه...إلخ، فصل في الالفاظ التي يتم بها الوقف...إلخ، ج ٢، ص ٣٥٧.
8. ......صدقہ۔
9. ......یعنی منت پوری ہوگئی۔
10. ......ورثا میت کے وارث۔
11. ......"فتح القدير"، كتاب الوقف، ج ٥، ص ٤١٨.

مسئلہ ۸: اس زمین کو میں نے فقرا کے لیے کر دیا، گر یہ لفظ وقف میں معروف ہو تو وقف ہے ورنہ اُس سے دریافت کیا جائے اگر کہے میری مراد وقف تھی تو وقف ہے یا مقصود صدقہ تھا یا کچھ ارادہ تھا ہی نہیں تو ان دونوں صورتوں میں نذر ہے مگر فرض کرو اُس شخص نے نذر پوری نہیں کی یعنی نہ وہ چیز صدقہ کی نہ اُسکی قیمت، اور مر گیا تو اُس میں وراثت جاری ہوگی ورثہ پر منت کا پورا کرنا ضرور نہیں۔[1] (فتح القدیر)

مسئلہ ۹: کسی نے کہا میں نے اپنے باغ کی پیداوار وقف کی یا اپنی جائداد کی آمدنی وقف کی تو وقف صحیح ہو جائے گا کہ مراد باغ کو وقف کرنا یا جائداد کو وقف کرنا ہے، لہٰذا اگر باغ میں اس وقت پھل موجود ہیں تو یہ پھل وقف میں داخل نہ ہونگے۔[2] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۰: کسی مکان کی آمدنی ہمیشہ مساکین کو دینے کے لیے وصیت کی یا جب تک فلاں زندہ رہے اُس کو دیجائے اُسکے بعد ہمیشہ مساکین کے لیے تو اگر چہ صراحۃً[3] یہ وقف نہیں مگر ضرورۃً وقف ہے۔[4] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۱: یہ کہا کہ میں نے اپنی یہ جائداد وقف کی میری طرف سے حج وعمرہ میں اسکی آمدنی صرف ہوگی تو وقف صحیح ہے اور اگر یہ کہا کہ یہ جائداد صدقہ ہے جس کو بیع نہ کیا جائے تو وقف نہیں بلکہ صدقہ کی منت ہے اور اگر یہ کہا کہ صدقہ ہے جس کو نہ بیع کیا جائے، نہ ہبہ کیا جائے، نہ اس میں میراث جاری ہو تو فقرا پر وقف ہے۔[5] (بحر الرائق)

مسئلہ ۱۲: یہ کہا کہ میرے اِس مکان کے کرایہ سے ہر مہینہ میں دس۱۰ روپے کی روٹی خرید کر مساکین کو تقسیم کر دیا کرو تو اِس کہنے سے وہ مکان وقف ہو گیا۔[6] (بحر الرائق)

(وقف کے شرائط)

مسئلہ ۱۳: وقف چونکہ ایک قسم کا تبرع[7] ہے کہ بغیر معاوضہ اپنا مال اپنی مِلک سے خارج کرنا ہے، لہٰذا تمام وہ شرائط جو تبرعات[8] میں ہیں یہاں بھی معتبر ہیں اور انکے علاوہ بھی شرطیں ہیں۔ وقف کے شرائط یہ ہیں:

---

1 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج۵، ص۴۱۸.

2 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج۵، ص۴۱۸.

3 ...... واضح طور پر۔

4 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج۵، ص۴۱۹.

5 ...... "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۳۱۸.

6 ...... المرجع السابق، ص۳۱۹.

7 ...... نفلی عبادت، صدقہ، خیرات۔

8 ...... نفلی عبادات، صدقات۔

(۱) واقف کا عاقل ہونا۔

(۲) بالغ ہونا۔ نابالغ اور مجنون نے وقف کیا یہ صحیح نہیں ہوا۔

(۳) آزاد ہونا۔ غلام نے وقف کیا صحیح نہ ہوا۔ اسلام شرط نہیں، لہٰذا کافر ذمی کا وقف بھی صحیح ہے۔ مثلاً یوں کہ اولاد پر جائداد وقف کی کہ اُس کی آمدنی اولاد کو نسلاً بعد نسل [1] ملتی رہے اور اولاد میں کوئی نہ رہے تو مساکین پر صرف کی جائے یہ وقف جائز ہے اور اگر اُس نے اپنے ہم مذہب مساکین کی تخصیص [2] کی یا یہ شرط لگادی کہ اُس کی اولاد سے جو کوئی مسلمان ہو جائے اُسے اس کی آمدنی نہ دی جائے تو جس طرح اُس نے کہا یا لکھا ہے اُسی کے موافق کیا جائے۔ اور اگر اولاد پر اُس نے وقف کیا اور ہم مذہب ہونے کی شرط نہیں کی ہے تو اُسکی اولاد میں جو کوئی مسلمان ہو جائے گا اُسے بھی ملے گا کہ اِس صورت میں اُسکی شرط کے خلاف نہیں۔

(۴) وہ کام جس کے لیے وقف کرتا ہے فی نفسہ ثواب کا کام ہو یعنی واقف کے نزدیک بھی وہ ثواب کا کام ہو اور واقع میں بھی ثواب کا کام ہو اگر ثواب کا کام نہیں ہے تو وقف صحیح نہیں مثلاً کسی ناجائز کام کے لیے وقف کیا اور اگر واقف کے خیال میں وہ نیکی کا کام ہو مگر حقیقت میں ثواب کا کام نہ ہو تو وقف صحیح نہیں اور اگر واقع میں ثواب کا کام ہے مگر واقف کے اعتقاد میں کارِ ثواب [3] نہیں جب بھی وقف صحیح نہیں، لہٰذا اگر نصرانی نے بیت المقدس پر کوئی جائداد وقف کی کہ اس کی آمدنی سے اُس کی مرمت کی جائے یا اُسکے تیل بتی میں صرف کی جائے یہ جائز ہے یا یوں وقف کیا کہ ہر سال ایک غلام خرید کر آزاد کیا جائے یا مساکین اہل ذمہ یا مسلمین پر صرف کیا جائے یہ جائز ہے اور اگر گرجا [4] یا بُت خانہ کے نام وقف کیا کہ اُس کی مرمت یا چراغ بتی میں صرف کیا جائے یا حربیوں پر صرف کیا جائے تو یہ باطل ہے کہ یہ ثواب کا کام نہیں اور اگر نصرانی نے حج وعمرہ کے لیے وقف کیا جب بھی وقف صحیح نہیں کہ اگرچہ یہ کارِ ثواب ہے مگر اس کے اعتقاد میں ثواب کا کام نہیں۔ [5] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری، بدائع وغیرہا)

مسئلہ ۱۴: کافر نے گرجا یا بُت خانہ کے لیے وقف کیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ اگر یہ گرجا یا بُت خانہ ویران ہو جائے تو فقرا

---

❶ ...... یعنی نسل در نسل اولاد، مراد پوتے پڑپوتے وغیرہ۔ ❷ ...... یعنی اپنے مذہب کے مساکین کے لئے خاص کیا۔

❸ ...... ثواب کا کام۔ ❹ ...... عیسائیوں کی عبادت گاہ۔

❺ ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: لو وقف علی الاغنیاء... إلخ، ج۶، ص۵۱۸_۵۲۲.

و "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الاول فی تعريفه وركنه... إلخ، ج۲، ص۳۵۲-۳۵۳.

و "بدائع الصنائع"، کتاب الوقف والصدقة، ج۵، ص۳۲۸-۳۲۹ وغيرها.

ومساکین پر اُسکی آمدنی صَرف کی جائے تو گرجا یابُت خانہ پر آمدنی صرف نہ کی جائے بلکہ فقرا و مساکین ہی پر صرف کریں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اگر کافر ذمی نے امور خیر[2] کے لیے وقف کیا اور تفصیل نہ کی تو اگر چہ اُسکے اعتقاد میں گرجا و بُت خانہ و مساکین پر صرف کرنا سب ہی امور خیر ہیں مگر مساکین ہی پر صرف کی جائے دیگر امور میں صرف نہ کریں اور اگر اپنے پڑوسیوں پر صرف کرنے کے لیے اس شرط سے وقف کیا کہ اگر کوئی پڑوس والا باقی نہ رہے تو مساکین پر صرف کیا جائے تو یہ وقف جائز ہے۔ اور اُسکے پڑوس میں یہود و نصاریٰ و ہنود[3] و مسلمان سب ہوں تو سب پر صرف کیا جائے اور مُردوں کے کفن دفن کے لیے وقف کیا تو ان میں صرف کیا جائے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: ذمی نے اپنے گھر کو مسجد بنایا اور اُسکی شکل وصورت بالکل مسجد کی کردی اور اُس میں نماز پڑھنے کی مسلمانوں کو اجازت بھی دیدی اور مسلمانوں نے اُس میں نماز پڑھی بھی جب بھی مسجد نہیں ہوگی اور اُسکے مرنے کے بعد میراث جاری ہوگی۔ یوہیں اگر گھر کو گرجا وغیرہ بنا دیا جب بھی اُس میں میراث جاری ہوگی۔[5] (عالمگیری)

(۵) وقف کے وقت وہ چیز واقف کی مِلک ہو۔

مسئلہ ۱۷: اگر وقف کرنے کے وقت اُسکی مِلک نہ ہو بعد میں ہوجائے تو وقف صحیح نہیں مثلاً ایک شخص نے مکان یا زمین غصب کرلی تھی اُسے وقف کردیا پھر مالک سے اُس کو خرید لیا اور ثمن بھی ادا کردیا یا کوئی چیز دے کر مالک سے مصالحت کرلی تو اگر چہ اب مالک ہوگیا ہے مگر وقف صحیح نہیں کہ وقف کے وقت مالک نہ تھا۔[6] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۸: ایک شخص نے دوسرے شخص کے لیے اپنے مکان کی وصیت کی اور اُس موصیٰ لہ[7] نے ابھی سے اُسے وقف کردیا پھر موصی[8] مرا تو یہ وقف صحیح نہ ہوا کہ وقف کے وقت موصیٰ لہ اُس کا مالک ہی نہ تھا۔ یوہیں کسی سے زمین خریدی تھی اور بائع کو خیار شرط[9] تھا مشتری نے وقف کردی پھر بائع نے بیع کو جائز کردیا یہ وقف جائز نہیں اور اگر مشتری[10] کو خیار تھا اور

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفه و رکنه...إلخ، ج۲، ص۳۵۳.

2 ...... نیکی کے کام۔

3 ...... ہندو کی جمع۔

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفة و رکنه...إلخ، ج۲، ص۳۵۳.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۳۱٤.

7 ...... جس کے لئے وصیت کی گئی۔

8 ...... وصیت کرنے والا۔

9 ...... خیار شرط سے مراد یہ ہے کہ خریدنے یا بیچنے والا یا دونوں یہ شرط لگا ئیں کہ انہیں خریدنے یا نہ خریدنے کا اختیار ہے اس کی مدت زیادہ سے زیادہ تین دن ہے۔

10 ...... خریدار۔

بعد وقف مشتری نے خیار[1] ساقط کر دیا تو وقف جائز ہے۔ موہوب لہ نے قبضہ سے پہلے وقف کر دیا پھر قبضہ کیا تو وقف جائز نہیں اور اگر ہبہ فاسد تھا مگر قبضہ کے بعد موہوب لہ[2] نے وقف کیا تو وقف صحیح ہے اور موہوب لہ پر اُسکی قیمت واجب ہے۔[3] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۹: بیع فاسد سے مکان خریدا تھا اور قبضہ کر کے وقف کیا تو وقف صحیح ہے اور قبضہ سے پہلے وقف کیا تو نہیں اور بیع صحیح سے خریدا مگر ابھی نہ تو ثمن[4] ادا کیا ہے نہ قبضہ کیا ہے اور وقف کر دیا تو یہ وقف موقوف[5] ہے اگر ثمن ادا کر کے قبضہ کر لیا جائز ہو گیا اور مر گیا اور کوئی مال بھی ایسا نہیں چھوڑا کہ اس سے ثمن ادا کیا جائے تو وقف صحیح نہیں مکان فروخت کر کے بائع کو ثمن ادا کیا جائے۔[6] (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: ایک مکان خرید کر وقف کیا اِس پر کسی نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے جس نے بیچا تھا اُس کا نہ تھا اور قاضی نے مدعی کی ڈگری دیدی یا اُس پر شفعہ کا دعویٰ کیا اور شفیع[7] کے حق میں فیصلہ ہوا تو وقف شکست ہو جائیگا[8] اور وہ مکان اصلی مالک یا شفیع کو مل جائے گا اگرچہ خریدار نے اُسے مسجد بنا دیا ہو۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: مرتد نے زمانہ ارتداد[10] میں وقف کیا تو یہ وقف موقوف ہے اگر اسلام کی طرف واپس ہوا وقف صحیح ہے ورنہ باطل۔[11] (عالمگیری)

(۶) جس نے وقف کیا وہ اپنی کم عقلی یا دَین[12] کی وجہ سے ممنوع التصرف نہ ہو[13]۔

مسئلہ ۲۲: ایک بیوقوف شخص ہے جسکی نسبت قاضی کو اندیشہ ہے کہ اگر اس کی روک تھام نہ کی گئی تو جائداد تباہ و برباد کر دیگا قاضی نے حکم دیدیا کہ یہ شخص اپنی جائداد میں تصرف نہ کرے، اس نے کچھ جائداد وقف کی تو وقف صحیح نہ ہوا۔[14] (فتح القدیر)

---

1 ...... اختیار۔
2 ...... جسے ہبہ کیا گیا۔
3 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج۵، ص ٤٤١.
4 ...... قیمت۔
5 ...... توقف ہوگا یعنی فی الحال اس پر وقف کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔
6 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی وقف المریض، ج۲، ص۳۱۲.
و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفه و رکنه و سببه...إلخ، ج۲، ص۳۵٤.
7 ...... شفع کرنے والا۔
8 ...... یعنی وقف نہ رہے گا۔
9 ......
10 ...... وہ مدت جس میں یہ مرتد ہونے کی حالت میں رہا۔
11 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفه و رکنه...إلخ، ج۲، ص۳۵٤.
12 ...... قرض۔
13 ...... یعنی قاضی نے اسے اپنے اموال واسباب میں عمل دخل کرنے سے روکا نہ ہو۔
14 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج۵، ص٤١٧.

مسئلہ ۲۳: شخصِ مذکور نے اپنی جائداد اسطرح وقف کی کہ میں جب تک زندہ رہوں اسکے منافع اپنی ذات پر صرف کرتا رہوں اور میرے بعد مساکین یا مسجد یا مدرسہ میں صرف ہوں تو محققین کے نزدیک وقف صحیح ہے اور اس وقف کی صحت کا حاکم نے حکم دیدیا جب تو سبھی کے نزدیک صحیح ہے۔[1] (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۴: مریض پر اتنا دَین ہے کہ اُسکی تمام جائداد دَین میں مستغرق[2] ہے اُسکا وقف صحیح نہیں۔[3] (ردالمحتار)

(۷) جہالت نہ ہونا یعنی جسکو وقف کیا یا جس پر وقف کیا معلوم ہو۔

مسئلہ ۲۵: اپنی جائداد کا ایک حصہ وقف کیا اور یہ تعیین نہیں کی کہ وہ کتنا ہے مثلاً تہائی، چوتھائی وغیرہ تو وقف صحیح نہ ہوا اگرچہ بعد میں اُس حصہ کی تعیین کردے[4]۔ وقف میں تردید[5] کرنا کہ اِس زمین کو یا اس زمین کو وقف کیا یہ وقف بھی صحیح نہیں۔[6] (بحر)

مسئلہ ۲۶: وقف صحیح ہونے کے لیے زمین یا مکان کا معلوم ہونا ضروری ہے اسکے حدود ذکر کرنا شرط نہیں۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: اس مکان مین جتنے سہام[8] میرے ہیں اُن کو میں نے وقف کیا اگرچہ معلوم نہ ہو کہ اسکے کتنے سہام ہیں یہ وقف صحیح ہے کہ اگرچہ اسے اسوقت معلوم نہیں مگر حقیقۃً وہ متعین ہیں مجہول نہیں۔ یو ہیں اگر یوں کہا کہ اِس مکان میں میرا جو کچھ حصہ ہے اُسے وقف کیا اور وہ ایک تہائی ہے مگر حقیقۃً اِس کا حصہ تہائی نہیں بلکہ نصف ہے جب بھی وقف صحیح ہے اور کُل حصہ یعنی نصف وقف ہوجائے گا۔[9] (خانیہ، بحر)

مسئلہ ۲۸: ایک شخص نے اپنی زمین وقف کی جس میں درخت ہیں اور درختوں کو وقف سے مستثنیٰ کیا یہ وقف صحیح نہ ہوا

---

1 ..."فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج۵، ص۴۱۷.

2 ...ڈوبی ہوئی، گھری ہوئی۔

3 ..."ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب:الوقف فی المرض، ج۶، ص۶۰۸ .

4 ...تخصیص کردے، مخصوص کردے۔ 5 ...رد کرنا، بدلنا۔

6 ..."البحرالرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۳۱۵.

7 ..."ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب:قد یثبت الوقف بالضرورۃ، ج۶، ص۵۲۳ .

8 ...حصے

9 ..."الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی وقف المشاع، ج۲، ص۳۰۴.

و"البحرالرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۳۱۵.

کہ اِس صورت میں درخت مع زمین کے مستثنیٰ ہونگے تو باقی زمین جس کو وقف کر رہا ہے مجہول ہوگئی۔[1] (بحر)

مسئلہ ۲۹: موقوف علیہ[2] اگر مجہول ہے[3] مثلاً اس کو میں نے اللہ (عزوجل) کے لیے وقف مؤبد[4] کیا یا اپنی قرابت والے پر وقف کیا یا یہ کہا کہ زید یا عمرو پر وقف کیا اور اسکے بعد مساکین پر صرف کیا جائے یہ وقف صحیح نہیں۔[5] (عالمگیری)

(۸) وقف کو شرط پر معلق نہ کیا ہو۔

مسئلہ ۳۰: اگر شرط پر معلق کیا[6] مثلاً میرا بیٹا سفر سے واپس آئے تو یہ زمین وقف ہے یا اگر میں اِس زمین کا مالک ہو جاؤں یا اسے خریدلوں تو وقف ہے یہ وقف صحیح نہیں بلکہ اگر وہ شرط ایسی ہو جس کا ہونا یقینی ہے جب بھی صحیح نہیں مثلاً اگر کل کا دن آجائے تو وقف ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: میری یہ زمین وقف ہے اگر میں چاہوں اسکے بعد فوراً متصلاً[8] یہ کہا کہ میں نے چاہا اور اس کو وقف کر دیا تو وقف صحیح ہے اور نہ کہا تو وقف صحیح نہیں اور اگر یہ کہا کہ میری زمین وقف ہے اگر فلاں چاہے اور اُس شخص نے فوراً کہا میں نے چاہا تو وقف صحیح نہیں۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: اگر ایسی شرط پر معلق کیا جو فی الحال موجود ہے تو تعلیق باطل ہے اور وقف صحیح مثلاً یہ کہا کہ اگر یہ زمین میری مِلک میں ہو یا میں اسکا مالک ہو جاؤں تو وقف ہے اور اِس کہنے کے وقت زمین اسکی ملک میں ہے تو وقف صحیح ہے اور اس وقت ملک میں نہیں ہے تو صحیح نہیں۔[10] (خانیہ)

مسئلہ ۳۳: کسی شخص کا مال گم ہوگیا ہے اُس نے یہ کہا کہ اگر میں گمشدہ مال کو پالوں تو مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے

---

1 ...... "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۳۳۵.

2 ...... جس پر وقف کیا گیا۔ 3 ...... یعنی متعین نہ ہو۔ 4 ...... ہمیشہ کے لئے وقف۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفه و رکنه و سببه...إلخ، ج۲، ص۳۵۲.

6 ...... مشروط کیا۔

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب قد یثبت الوقف بالضرورة، ج۶، ص۵۲۳.

8 ...... ساتھ ہی یعنی بغیر وقفہ کئے۔

9 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفه و رکنه...إلخ، ج۲، ص۳۵۵.

10 ...... "الفتاوی الخانية"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف...إلخ، ج۲، ص۳۰۵.

اِس زمین کاوقف کردینا ہے یہ وقف کی منت ہے یعنی اگر چیز مل گئی تو اُس پر لازم ہوگا کہ زمین کو ایسے لوگوں پر وقف کرے جنھیں زکاۃ دے سکتا ہے اور اگر ایسوں پر وقف کیا جن کو زکاۃ نہیں دے سکتا مثلاً اپنی اولاد پر تو وقف صحیح ہوجائے گا مگر نذر [1] بدستور اُسکے ذمہ باقی ہے۔ [2] (عالمگیری، خلاصہ)

مسئلہ ۳۴: مریض نے کہا اگر میں اس مرض سے مرجاؤں تو میری یہ زمین وقف ہے یہ وقف صحیح نہیں اور اگر یہ کہا کہ میں مرجاؤں تو میری اِس زمین کو وقف کردینا یہ وقف کے لیے وکیل کرنا ہے اس کے مرنے کے بعد وکیل نے وقف کیا تو صحیح ہو گیا کہ وقف کے لیے توکیل [3] درست ہے اور توکیل کو شرط پر معلق کرنا بھی درست ہے مثلاً یہ کہا کہ اگر میں اِس گھر میں جاؤں تو میرا مکان وقف ہے یہ وقف صحیح نہیں اور اگر یہ کہتا کہ میں اس گھر میں جاؤں تو تم میرے مکان کو وقف کردینا تو وقف صحیح ہے۔ (جوہرہ نیرہ، خلاصہ) [4] یعنی اُس صورت میں صحیح ہے کہ وہ زمین اس کے ترکہ کی تہائی کے اندر ہو یا ورثہ اِس وقف کو جائز کردیں اور ورثہ جائز نہ کریں تو ایک تہائی وقف ہے باقی میراث کہ یہ وقف وصیت کے حکم میں ہے اور وصیت تہائی تک جاری ہوگی بغیر اجازت ورثہ تہائی سے زیادہ میں وصیت جاری نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ ۳۵: کسی نے کہا اگر میں مرجاؤں تو میرا مکان فلاں پر وقف ہے یہ وقف نہیں بلکہ وصیت ہے یعنی وہ شخص اگر اپنی زندگی میں باطل کرنا چاہے تو باطل ہوسکتی ہے اور مرنے کے بعد یہ وصیت ایک تہائی میں لازم ہوگی ورثہ اس کو رد نہیں کرسکتے اگرچہ وارث ہی پر وقف کیا ہو مثلاً یہ کہا کہ میں نے اپنے فلاں لڑکے اور نسلاً بعد نسل اُسکی اولاد پر وقف کیا اور جب سلسلۂ نسل منقطع ہوجائے تو فقرا و مساکین پر صرف کیا جائے تو اس صورت میں دو تہائی ورثہ لینگے اور ایک تہائی کی آمدنی تنہا موقوف علیہ [5] لے گا اُس کے بعد اُس کی اولاد لیتی رہے گی۔ [6] (درمختار، ردالمحتار)

(۹) جائداد موقوفہ کو بیع کرکے ثمن [7] کو صَرف [8] کرڈالنے کی شرط نہ ہو۔ یوہیں یہ شرط کہ جس کو میں چاہوں گا ہبہ کردوں گا یا جب مجھے ضرورت ہوگی اسے رہن رکھدوں گا غرض ایسی شرط جس سے وقف کا ابطال ہوتا ہو [9] وقف کو باطل کردیتی

---

[1] ......منت۔

[2] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الاول في تعريفه و ركنه... إلخ، ج ٢، ص ٣٥٥.

و "خلاصة الفتاوی"، كتاب الوقف، الفصل الثالث، ج ٤، ص ٤١٢.

[3] ......وکیل بنانا، وکیل کرنا۔

[4] ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الوقف، ج ١، ص ٤٣٣.

و "خلاصة الفتاوی"، كتاب الوقف، الفصل الثالث، ج ٤، ص ٤١٢.

[5] ......جس پر وقف کیا گیا۔

[6] ......"الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الوقف، مطلب: شرائط الواقف معتبر... إلخ، ج ٦، ص ٥٢٩.

[7] ......قیمت۔ [8] ......خرچ۔ [9] ......یعنی اس سے وقف باطل ہوتا ہو۔

ہے ہاں وقف کے استبدال [1] کی شرط صحیح ہے۔ یعنی اس جائداد کو بیع کر کے کوئی دوسری جائداد خرید کر اسکے قائم مقام کردی جائے گی اور اسکا ذکر آگے آتا ہے۔

مسئلہ ۳۶: وقف اگر مسجد ہے اور اس میں اس قسم کی شرطیں لگائیں مثلاً اسکو مسجد کیا اور مجھے اختیار ہے کہ اسے بیع کر ڈالوں یا ہبہ کردوں تو وقف صحیح ہے اور شرط باطل۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: امام محمد رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک وقف میں خیار شرط نہیں ہوسکتا اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک ہوسکتا ہے مثلاً یہ کہ میں نے وقف کیا اور تین دن تک کا مجھے اختیار ہے کہ تین دن گزر جانے پر وقف صحیح ہو جائے گا اور مسجد خیار شرط کے ساتھ وقف کی ہے تو بالاتفاق شرط باطل ہے اور وقف صحیح۔ [3] (عالمگیری)

(۱۰) تابید یعنی ہمیشہ کے لیے ہونا مگر صحیح یہ ہے کہ وقف میں ہیشگی کا ذکر کرنا شرط نہیں یعنی اگر وقف مؤبد نہ کہا جب بھی مؤبد ہی ہے اور اگر مدت خاص کا ذکر کیا مثلاً میں نے اپنا مکان ایک ماہ کے لیے وقف کیا اور جب مہینہ پورا ہو جائے تو وقف باطل ہو جائیگا تو یہ وقف نہ ہوا اور ابھی سے باطل ہے۔ [4] (خانیہ)

مسئلہ ۳۸: اگر یہ کہا کہ میری زمین میرے مرنے کے بعد ایک سال تک صدقۂ موقوفہ [5] ہے تو یہ صدقہ کی وصیت ہے اور ہمیشہ فقرا پر اسکی آمدنی صرف ہوتی رہے گی۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: اگر یہ کہا کہ میری زمین ایک سال تک فلاں شخص پر صدقہ موقوفہ ہے اور سال پورا ہونے پر وقف باطل ہے تو ایک سال تک اُسکی آمدنی اُس شخص کو دی جائے گی اور ایک سال کے بعد مساکین پر صرف ہوگی اور اگر صرف اتنا ہی کہا کہ ایک سال تک فلاں شخص پر صدقۂ موقوفہ ہے تو ایک سال تک اُس کی آمدنی اُس شخص کو دی جائے گی۔ اور سال پورا ہونے پر ورثہ کا حق ہے۔ [7] (خانیہ)

(۱۱) وقف بالآخر ایسی جہت کے لیے ہو جس میں انقطاع نہ ہو [8] مثلاً کسی نے اپنی جائداد اپنی اولاد پر وقف کی اور یہ

---

1 ...... تبادلہ۔

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: قد یثبت الوقف بالضرورة، ج٦، ص٥٢٤.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعريفه ورکنه... إلخ، ج٢، ص٣٥٦.

4 ...... "الفتاوی الخانية"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج٢، ص٣٠٥.

5 ...... یعنی وقف ہے۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعريفه ورکنه... إلخ، ج٢، ص٣٥٦.

7 ...... "الفتاوی الخانية"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج٢، ص٣٠٥.

8 ...... یعنی ختم نہ ہو۔

ذکر کردیا کہ جب میری اولاد کا سلسلہ نہ رہے تو مساکین پر یا نیک کاموں میں صرف کی جائے تو وقف صحیح ہے کہ اب منقطع [1] ہونے کی کوئی صورت نہ رہی۔

مسئلہ ۴۰: اگر فقط اتنا ہی کہا کہ میں نے اسے وقف کیا اور موقوف علیہ کا ذکر نہ کیا تو عرفاً [2] اسکے یہی معنی ہیں کہ نیک کاموں میں صرف ہوگی اور بلحاظ معنی ایسی جہت ہوگی جس کے لیے انقطاع نہیں، لہٰذا یہ وقف صحیح ہے۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: جائداد کسی خاص مسجد کے نام وقف کی تو چونکہ مسجد ہمیشہ رہنے والی چیز ہے اسکے لیے انقطاع نہیں، لہٰذا وقف صحیح ہے۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: وقف صحیح ہونے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ جائداد موقوفہ کے ساتھ حق غیر کا تعلق نہ ہو بلکہ حق غیر کا تعلق ہو جب بھی وقف صحیح ہے۔ مثلاً وہ جائداد اگر کسی کے اجارہ میں ہے اور وقف کردی تو وقف صحیح ہوگیا جب مدت اجارہ پوری ہوجائے یا دونوں میں کسی کا انتقال ہوجائے تو اب اجارہ ختم ہوجائے گا اور جائداد مصرف وقف [5] میں صَرف ہوگی۔ [6] (بحر)

(وقف کے احکام)

مسئلہ ۴۳: وقف کا حکم یہ ہے کہ نہ خود وقف کرنے والا اس کا مالک ہے نہ دوسرے کو اس کا مالک بنا سکتا ہے نہ اسکو بیع کرسکتا ہے نہ عاریت [7] دے سکتا ہے نہ اسکو رہن رکھ سکتا ہے۔ [8] (درمختار)

مسئلہ ۴۴: مکان موقوف کو بیع کردیا یا رہن رکھ دیا اور مشتری یا مرتہن نے اُس میں سکونت [9] کی بعد کو معلوم ہوا کہ یہ وقف ہے تو جب تک اِس مکان میں رہے اس کا کرایہ دینا ہوگا۔ [10] (درمختار)

---

1 ...... ختم۔

2 ...... یعنی وہاں کے لوگوں کی عادات ورسوم کے مطابق۔

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب:قدیثبت الوقف بالضرورۃ، ج٦، ص٥٢٢.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب:قدیثبت الوقف بالضرورۃ، ج٦، ص٥٢٢.

5 ...... یعنی جہاں جائداد وقف خرچ ہوتی ہے۔

6 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوقف، ج٥، ص٣١٧.

7 ...... بلاعوض کسی کو کسی چیز کی منفعت کا مالک بنا دینے کو عاریت کہتے ہیں۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص٥١٦۔٥١٨.

9 ...... رہائش۔

10 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص٥٤١.

مسئلہ ۴۵: وقف کو مستحقین (یعنی موقوف علیہم [1]) پر تقسیم کرنا جائز نہیں مثلاً کسی شخص نے جائداد اپنی اولاد پر وقف کی تو یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ جائداد اولاد پر تقسیم کردی جائے کہ ہر ایک اپنے حصہ کی آمدنی سے متمتع ہو [2] بلکہ وقف کی آمدنی ان پر تقسیم ہوگی۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: جن لوگوں پر زمین وقف ہے وہ لوگ اگر باہم رضامندی کے ساتھ ایک ایک ٹکڑا زراعت کے لیے لے لیں پھر دوسرے سال بدل کر دوسرے دوسرے ٹکڑے لیں تو ہوسکتا ہے مگر ایسی تقسیم جو ہمیشہ کے لیے ہو کہ ہر سال وہی کھیت وہ شخص لے دوسرے کو نہ لینے دے یہ نہیں ہوسکتا۔ [4] (ردالمحتار)

کس چیز کا وقف صحیح ہے اور کس کا نہیں

جائداد غیر منقولہ [5] جیسے زمین، مکان، دوکان ان کا وقف صحیح ہے اور جو چیزیں منقول [6] ہوں مگر غیر منقول کے تابع ہوں اُن کا وقف غیر منقول کا تابع ہو کر صحیح ہے، مثلاً کھیت کو وقف کیا تو ہل بیل اور کھیتی کے جملہ آلات اور کھیتی کے غلام یہ سب کچھ تبعاً [7] وقف ہوسکتے ہیں یا باغ وقف کیا تو باغ کے جملہ سامان بیل اور چرسا [8] وغیرہ کو تبعاً وقف کرسکتا ہے۔ [9] (خانیہ)

مسئلہ ۴۷: کھیت کے ساتھ ساتھ ہل بیل وغیرہ بھی وقف کیے تو انکی تعداد بھی بیان کردینی چاہیے کہ اتنے غلام اور اتنے بیل اور اتنی اتنی فلاں چیزیں اور یہ بھی ذکر کردینا چاہیے کہ بیل اور غلام کا نفقہ بھی اسی جائداد موقوفہ سے دیا جائے اور اگر یہ شرط نہ بھی ذکر کرے جب بھی انکے مصارف [10] اُسی سے دیے جائیں گے۔ [11] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: غلام یا بیل اگر کمزور ہوگیا اور کام کے قابل نہ رہا اور واقف [12] نے یہ شرط کردی تھی کہ جب تک زندہ

---

1. ......جن پر وقف کیا گیا۔
2. ......نفع اٹھائے۔
3. ......"الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب:سکن داراً ثم ظهر...إلخ، ج٦، ص٥٤١.
4. ......"ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب:فی التهایؤ فی ارض الوقف بین المستحقین، ج٦، ص٥٤٢.
5. ......وہ جائداد جو منتقل نہ کی جاسکتی ہو۔
6. ......یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جاسکتی ہوں۔
7. ......ضمناً۔
8. ......چمڑے کا بڑا ڈول۔
9. ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی وقف المنقول، ج٢، ص٣٠٩.
10. ......اخراجات۔
11. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یجوز وقفهٗ...إلخ، ج٢، ص٣٦٠.
12. ......وقف کرنے والا۔

رہے وقف سے خوراک ملتی رہے تو اب بھی دی جائے اور اگر واقف نے کہہ دیا ہو کہ اِس سے کام لیا جائے اور کام کے مقابل کھانے کو دیا جائے تو اب وقف سے نہیں دیا جاسکتا اور ایسی صورت میں کہ وہ کام کا نہ رہا بیچ کر اُسکے بدلے میں دوسرا بیل خریدنا جائز ہے اور اگر ان داموں[1] میں دوسرا نہ ملے تو وقف کی آمدنی میں سے کچھ شامل کر کے دوسرا خریدا جائے۔ یوہیں دیگر آلات زراعت چرسا، رسا، ہل وغیرہ خراب ہو جائیں تو اُنھیں بیچ کر دوسرے خرید لیے جائیں جو وقف کے لیے کارآمد ہوں اور اِس قسم کے تصرفات[2] وقف کا متولی کرے گا۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹: گھوڑے اور اسلحہ کا وقف جائز ہے اور انکے علاوہ دوسری منقولات جنکے وقف کا رواج ہے اُن کو مستقلاً[4] وقف کرنا جائز ہے۔ نہیں تو نہیں۔ رہا تبعاً وقف کرنا وہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ جائز ہے۔ بعض وہ چیزیں جن کے وقف کا رواج ہے یہ ہیں: مردہ لے جانے کی چارپائی اور جنازہ پوش[5]، میت کے غسل دینے کا تخت، قرآن مجید، کتابیں، دیگ، دری، قالین، شامیانہ، شادی اور برات کے سامان کہ ایسی چیزوں کو لوگ وقف کر دیتے ہیں کہ اہل حاجت ضرورت کے وقت اِن چیزوں کو کام میں لائیں پھر متولی[6] کے پاس واپس کر جائیں۔ یوہیں بعض مدارس اور یتیم خانوں میں سرمائی کپڑے[7] اور لحاف گدے وغیرہ وقف کر کے دیدیئے جاتے ہیں کہ جاڑوں[8] میں طلبہ اور یتیموں کو استعمال کے لیے دیدیے جاتے ہیں اور جاڑے نکل جانے کے بعد واپس لے لیے جاتے ہیں۔[9] (تبیین، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵۰: مسجد پر قرآن مجید وقف کیا تو اِس مسجد میں جس کا جی چاہے اُس میں تلاوت کرسکتا ہے دوسری جگہ لے جانے کی اجازت نہیں کہ اسطرح پر وقف کرنے والے کا منشاء[10] یہی ہوتا ہے اور اگر واقف نے تصریح کردی ہے کہ اِسی مسجد

---

1 ...... دام کی جمع یعنی قیمت۔

2 ...... تصرف کی جمع یعنی عمل دخل۔

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیمایجوز وقفهُ...إلخ، ج۲، ص ۳۶۰-۳۶۱.

و "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: لایشترط التحدید فی وقف العقار، ج۶، ص ۵۵۵.

4 ...... ہمیشہ کے لیے۔ 5 ...... میت پر ڈالی جانے والی چادر۔ 6 ...... مال وقف کا انتظام کرنے والا۔

7 ...... وہ کپڑے جنہیں سردیوں میں استعمال کیا جاتا ہو۔ 8 ...... سردیوں۔

9 ...... "تبیین الحقائق"، کتاب الوقف، ج۴، ص ۲۶۵.

و "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یجوز وقفهُ...إلخ، ج۲، ص ۳۶۱.

و "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج۶، ص ۵۵۷_۵۵۹.

10 ...... مقصد۔

میں تلاوت کی جائے جب تو بالکل ظاہر ہے کیونکہ اُسکی شرط کے خلاف نہیں کیا جاسکتا۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: مدارس میں کتابیں وقف کردی جاتی ہیں اور عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ جس مدرسہ میں وقف کی جاتی ہیں اُسی کے اساتذہ اور طلبہ کے لیے ہوتی ہیں ایسی صورت میں وہ کتابیں دوسرے مدرسہ میں نہیں لیجائی جاسکتیں۔ اور اگر اس طرح پر وقف کی ہیں کہ جن کو دیکھنا ہو وہ کتب خانہ میں آکر دیکھیں تو وہیں دیکھی جاسکتی ہیں اپنے گھر پر دیکھنے کے لیے نہیں لاسکتے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: بادشاہِ اسلام نے کوئی زمین یا گاؤں مصالح عامہ[3] پر وقف کیا مثلاً مسجد، مدرسہ، سرائے[4] وغیرہ پر تو وقف جائز ہے۔ اور ثواب پائے گا اور اگر خاص اپنے نفس یا اپنی اولاد پر وقف کیا تو وقف ناجائز ہے جب کہ بیت المال[5] کی زمین ہو کہ اس کو مصلحت خاص کے لیے وقف کرنے کا اُسے اختیار نہیں ہاں اگر اپنی مِلک مثلاً خرید کر وقف کرنا چاہتا ہے تو اسکا اُسے اختیار ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۳: زمین کسی نے عاریت یا اجارہ پر لی تھی اُس میں مکان بنا کر وقف کردیا یہ وقف ناجائز ہے اور اگر زمین محتکر ہے یعنی اسی لیے اجارہ پر لی ہے کہ اس میں مکان بنائے یا پیڑ[7] لگائے ایسی زمین پر مکان بنا کر وقف کردیا تو یہ وقف جائز ہے۔[8] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: وقفی زمین میں مکان بنایا اور اُسی کام کے لیے مکان کو وقف کردیا جس کے لیے زمین وقف تھی تو یہ وقف بھی درست ہے اور دوسرے کام کے لیے وقف کیا تو اصح[9] یہ ہے کہ یہ وقف صحیح نہیں۔[10] (عالمگیری) یہ اُس صورت میں ہے کہ زمین محتکر[11] نہ ہو، ورنہ صحیح یہ ہے کہ وقف صحیح ہے۔

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثاني فيما يجوز وقفهٗ...إلخ، ج۲، ص۳۶۱.
و "ردالمحتار"، كتاب الوقف، مطلب: متى ذكر للوقف مصرفاً لابدأن يكون...إلخ، ج۶، ص۵۶۰.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الوقف، مطلب: في نقل كتب الوقف من محلّها، ج۶، ص۵۶۱.

3 ...... عام لوگوں کے لئے فلاح و بہبود کے کام۔ 4 ...... مسافر خانہ۔

5 ...... اسلامی حکومت کا وہ خزانہ جس میں تمام مسلمانوں کا حق ہوتا ہے۔

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الوقف، مطلب: في اوقاف الملوك والأمراء، ج۶، ص۶۰۳.

7 ...... درخت۔

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثاني فيما يجوز وقفهٗ...إلخ، ج۲، ص۳۶۲.

9 ...... یعنی زیادہ صحیح بات یہ ہے۔

10 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثاني فيما يجوز وقفهٗ...إلخ، ج۲، ص۳۶۲.

11 ...... بنجر، ناقابل زراعت زمین۔

مسئلہ ۵۵: پیڑ لگائے اور انھیں مع زمین وقف کر دیا تو وقف جائز ہے اور اگر تنہا درخت وقف کیے زمین وقف نہ کی تو وقف صحیح نہیں اور زمین موقوفہ میں درخت لگائے تو اس کے وقف کا وہی حکم ہے کہ ایسی زمین میں مکان بنا کر وقف کرنے کا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: زمین وقف کی اور اُس میں زراعت طیار[2] ہے یا اُس زمین میں درخت ہیں جن میں پھل موجود ہیں تو زراعت اور پھل وقف میں داخل نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ مع زراعت اور پھل کے میں نے زمین وقف کی البتہ وقف کے بعد جو پھل آئیں گے وہ وقف میں داخل ہونگے اور وقف کے مصرف میں صرف کیے جائیں گے۔ اور زمین وقف کی تو اُسکے درخت بھی وقف میں داخل ہیں اگرچہ اسکی تصریح نہ کرے۔[3] (خانیہ) یوہیں زمین کے وقف میں مکان بھی داخل ہیں اگرچہ مکان کو ذکر نہ کیا ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: زمین وقف کی اُس میں نرکل[5]، سینٹھا[6]، بید[7]، جھاؤ[8] وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو ہر سال کاٹی جاتی ہیں یہ وقف میں داخل نہیں یعنی وقف کے وقت جو موجود ہیں وہ مالک کی ہیں اور جو آئندہ پیدا ہونگی وہ وقف کی ہونگی اور ایسی چیزیں جو دو تین سال پر کاٹی جاتی ہیں جیسے بانس وغیرہ یہ داخل ہیں۔ یوہیں بیگن اور مرچوں کے درخت وقف میں داخل ہیں اور پھلی ہوئی مرچیں اور بیگن داخل نہیں۔[9] (خانیہ)

مسئلہ ۵۸: زمین وقف کی اُس میں گنے بوئے ہوئے ہیں یہ وقف میں داخل نہ ہونگے اور گلاب، بیلے[10]، چمبیلی[11] کے درخت داخل ہونگے۔[12] (خانیہ)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف،الباب الثاني فيمايجوز وقفهٗ...إلخ،ج۲،ص۳۶۲.

2 ...... تیار۔

3 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف،فصل فيمايدخل في الوقف...إلخ،ج۲،ص۳۰۷.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف،الباب الثاني فيمايجوز وقفهٗ...إلخ،ج۲،ص۳۶۲.

5 ...... سرکنڈا۔

6 ...... ایک قسم کا سرکنڈا۔

7 ...... ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں نہایت لچک دار ہوتی ہیں، اس کی لکڑیوں سے ٹوکریاں اور فرنیچر بنایا جاتا ہے۔

8 ...... ایک قسم کا پودا جو دریا کے کنارے اگتا ہے، یہ ٹوکریاں بنانے میں کام آتا ہے۔

9 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل في مايدخل في الوقف،ج۲،ص۳۰۸.

10 ...... دریا کے کنارے لگے ہوئے درخت۔

11 ...... یعنی چنبیلی جو سفید یا زرد رنگ کا خوشبودار پھول ہوتا ہے۔

12 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل في مايدخل في الوقف،ج۲،ص۳۰۸.

مسئلہ ۵۹: حمام وقف کیا تو پانی گرم کرنے کی دیگ اور پانی رکھنے کی ٹنکیاں اور تمام وہ سامان جو حمام میں ہوتے ہیں سب وقف میں داخل ہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: کھیت وقف کیا تو پانی اور پانی آنے کی نالی جس سے آبپاشی کی جاتی ہے اور وہ راستہ جس سے کھیت میں جاتے ہیں یہ سب وقف میں داخل ہیں۔[2] (عالمگیری)

(مشاع کی تعریف اور اس کا وقف)

مسئلہ ۶۱: مشاع اُس چیز کو کہتے ہیں جسکے ایک جزو غیر متعین کا یہ مالک ہو یعنی دوسرا شخص بھی اس میں شریک ہو یعنی دونوں حصوں میں امتیاز نہ ہو۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک قابل قسمت[3] جو تقسیم ہونے کے بعد قابل انتفاع[4] باقی رہے جیسے زمین، مکان۔ دوسری غیر قابل قسمت کہ تقسیم کے بعد اس قابل نہ رہے جیسے حمام، چکی، چھوٹی سی کوٹھری کہ تقسیم کردینے سے ہر ایک کا حصہ بیکار سا ہو جاتا ہے۔ مشاع غیر قابل قسمت کا وقف بالاتفاق جائز ہے اور قابل قسمت ہو اور تقسیم سے پہلے وقف کرے تو صحیح یہ ہے کہ اسکا وقف جائز ہے اور متاخرین نے اسی قول کو اختیار کیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: مشاع کو مسجد یا قبرستان بنانا بالاتفاق ناجائز ہے چاہے وہ قابل قسمت ہو یا غیر قابل قسمت کیونکہ مشترک ومشاع میں مہایاۃ ہوسکتی ہے کہ دونوں باری باری سے اُس چیز سے انتفاع حاصل کریں مثلاً مکان میں ایک سال شریک سکونت[6] کرے اور ایک سال دوسرا رہے یا وقف ہے تو وہ شخص رہے جس پر وقف ہوا ہے یا کرایہ پر دیا جائے اور کرایہ مصرف وقف میں صرف کیا جائے مگر مسجد ومقبرہ ایسی چیزیں نہیں کہ ان میں مہایاۃ ہوسکے یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک سال تک اُس میں نماز ہو اور ایک سال شریک اُس میں سکونت کرے یا ایک سال تک قبرستان میں مردے دفن ہوں اور ایک سال شریک اس میں زراعت

---

1. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف،الباب الثاني فیما یجوز وقفه...إلخ،ج۲،ص۳۶۴.
2. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف،الباب الثاني فیما یجوز وقفه...إلخ،ج۲،ص۳۶۴.
3. ......تقسیم ہونے کے قابل۔
4. ......نفع اٹھانے کے قابل۔
5. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف،الباب الثاني فیما یجوز وقفه... إلخ،فصل في وقف المشاع،ج۲،ص۳۶۵.
6. ......رہائش۔

کرے اِس خرابی کی وجہ سے اِن دونوں چیزوں کے لیے مشاع کا وقف ہی درست نہیں۔ [1] (فتح القدیر، جوہرہ)

(وقف میں شرکت ہو تو تقسیم کس طرح ہوگی)

مسئلہ ۶۳: زمین مشترک میں اس نے اپنا حصہ وقف کردیا تو اسکا بٹوارہ [2] شریک سے خود یہ واقف کرائے گا اور واقف کا انتقال ہوگیا ہو تو متولی کا کام ہے اور اگر اپنی نصف زمین وقف کردی تو وقف و غیر وقف میں تقسیم یوں ہوگی کہ وقف کی طرف سے قاضی ہوگا اور غیر وقف کی طرف سے یہ خود یا یوں کرے کہ غیر وقف کو فروخت کردے اور مشتری کے مقابلہ میں وقف کی تقسیم کرائے۔ [3] (ہدایہ)

مسئلہ ۶۴: ایک زمین دو شخصوں میں مشترک تھی دونوں نے اپنے حصے وقف کردیے تو باہم تقسیم کرکے ہر ایک اپنے وقف کا متولی ہوسکتا ہے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۵: ایک شخص نے اپنی کُل زمین وقف کردی تھی اِس پر کسی نے نصف کا دعویٰ کیا اور قاضی نے مدعی کو نصف زمین دلوادی تو باقی نصف بدستور وقف رہے گی اور واقف اِس شخص سے زمین تقسیم کرالے گا۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: دو شخصوں میں زمین مشترک تھی اور دونوں نے اپنے حصے وقف کردیئے خواہ دونوں نے ایک ہی مقصد کے لیے وقف کیے یا دونوں کے دو مقصد مختلف ہوں مثلاً ایک نے مساکین پر صرف کرنے کے لیے دوسرے نے مدرسہ یا مسجد کے لیے اور دونوں نے الگ الگ اپنے وقف کا متولی مقرر کیا یا ایک ہی شخص کو دونوں نے متولی بنایا یا ایک شخص نے اپنی کل جائداد وقف کی مگر نصف ایک مقصد کے لیے اور نصف دوسرے مقصد کے لیے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔ [6] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۷: ایک شخص نے اپنی زمین سے ہزار گز زمین وقف کی پیمائش کرنے پر معلوم ہوا کہ کل زمین ہزار ہی گز ہے

---

1 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج٥، ص٤٢٦.

و"الجوهرة النيرة"، كتاب الوقف، ج١، ص٤٣١.

2 ...... تقسیم۔

3 ...... "الهداية"، كتاب الوقف، الجزء الثالث، ج٣، ص١٨.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثاني فيما يجوز وقفه...إلخ، فصل في وقف المشاع، ج٢، ص٣٦٥.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق، ص٣٦٥، ٣٦٦، وغيره.

یااس سے بھی کم تو کُل وقف ہے اور ہزار سے زیادہ ہے تو ہزار گز وقف ہے باقی غیر وقف اور اگر اِس زمین میں درخت بھی ہوں تو تقسیم اسطرح ہوگی کہ وقف میں بھی درخت آئیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۸: زمین مشاع میں اپنا حصہ وقف کیا جسکی مقدار ایک جریب[2] ہے مگر تقسیم میں اُس زمین کا اچھا ٹکڑا اسکے حصہ میں آیا اِس وجہ سے ایک جریب سے کم ملا یا خراب ٹکڑا ملا اس وجہ سے ایک جریب سے زیادہ ملا یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹: چند مکانات میں اسکے حصے ہیں اس نے اپنے کُل حصے وقف کردیئے اب تقسیم میں یہ چاہتا ہے کہ ایک ایک جز نہ لیا جائے بلکہ سب حصوں کے عوض میں ایک پورا مکان وقف کے لیے لیا جائے ایسا کرنا جائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: مشترک زمین وقف کی اور تقسیم یوں ہوئی کہ ایک حصہ کے ساتھ کچھ روپیہ بھی ملتا ہے اگر وقف میں یہ حصہ مع روپیہ کے لیا جائے کہ شریک اتنا روپیہ بھی دیگا تو وقف میں یہ حصہ لینا جائز نہ ہوگا کہ وقف کو بیع کرنا لازم آتا ہے اور اگر وقف میں دوسرا حصہ لیا جائے اور واقف اپنے شریک کو وہ روپیہ دے تو جائز ہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ وقف کے علاوہ اُس روپے سے کچھ زمین خرید لی اور اس روپے کے مقابل جتنا حصہ ملے گا وہ اسکی مِلک ہے وقف نہیں۔[5] (خانیہ، فتح القدیر)

مصارف وقف کا بیان

مسئلہ ۱: وقف کی آمدنی کا سب میں بڑا مصرف[6] یہ ہے کہ وہ وقف کی عمارت پر صرف کی جائے اسکے لیے یہ بھی ضرور نہیں کہ واقف نے اس پر صرف کرنیکی شرط کی ہو یعنی شرائط وقف میں اسکو نہ بھی ذکر کیا ہو جب بھی صرف کریں گے کہ اسکی مرمت نہ کی تو وقف ہی جاتا رہے گا عمارت پر صرف کرنے سے یہ مراد ہے کہ اُسکو خراب نہ ہونے دیں اُس میں اضافہ کرنا عمارت میں داخل نہیں مثلاً مکان وقف ہے یا مسجد پر کوئی جائداد وقف ہے تو اولاً آمدنی کو خود مکان یا جائداد پر صرف کریں گے

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف،الباب الثانی فيما يجوز وقفه...إلخ،فصل فی وقف المشاع،ج۲،ص۳٦٦.

2 ......زمین کا ایک بیگھہ (چار کنال یا اسی مرلے) کے برابر ناپ۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف،الباب الثانی فيما يجوز وقفه...إلخ،فصل فی وقف المشاع،ج۲،ص۳٦٦-۳٦۷.

4 ......المرجع السابق،ص۳٦۷.

5 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل فی وقف المشاع،ج۲،ص۳۰٤.

6 ......خرچ کرنے کا مقام۔

اور واقف کے زمانہ میں جس حالت میں تھی اُس پر باقی رکھیں۔ اگر اُسکے زمانہ میں سپیدی[1] یا رنگ کیا جاتا تھا تو اب بھی مال وقف سے کریں ورنہ نہیں۔ یوہیں کھیت وقف ہے اور اس میں کھاد کی ضرورت ہے ورنہ کھیت خراب ہوجائے گا تو اسکی درستی مستحقین سے مقدم ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲: عمارت کے بعد آمدنی اس چیز پر صرف ہو جو عمارت سے قریب تر اور باعتبار مصالح[3] مفید تر ہو کہ یہ معنوی عمارت ہے جیسے مسجد کے لیے امام اور مدرسہ کے لیے مدرس کہ ان سے مسجد و مدرسہ کی آبادی ہے ان کو بقدر کفایت[4] وقف کی آمدنی سے دیا جائے۔ پھر چراغ بتی اور فرش اور چٹائی اور دیگر ضروریات میں صرف کریں جو اہم ہو اُسے مقدم رکھیں اور یہ اُس صورت میں ہے کہ وقف کی آمدنی کسی خاص مصرف کے لیے معین نہ ہو۔ اور اگر معین ہے مثلاً ایک شخص نے وقف کی آمدنی چراغ بتی کے لیے معین کردی ہے یا وضو کے پانی کے لیے تعیین کردی ہے تو عمارت کے بعد اُسی مد میں صرف کریں جسکے لیے معین ہے۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ۳: عمارت میں صرف کرنے کی ضرورت تھی اور ناظر اوقاف[6] نے وقف کی آمدنی عمارت وقف میں صرف نہ کی بلکہ دیگر مستحقین کو دے دی تو اس کو تاوان دینا پڑیگا یعنی جتنا مستحقین کو دیا ہے اُسکے بدلے میں اپنے پاس سے عمارت وقف پر صرف کرے۔[7] (درمختار)

مسئلہ۴: عمارت پر صرف ہونے کی وجہ سے ایک یا چند سال تک دیگر مستحقین[8] کو نہ ملا تو اِس زمانہ کا حق ہی ساقط ہوگیا یہ نہیں کہ وقف کے ذمہ انکا اتنے زمانہ کا حق باقی ہے یعنی بالفرض آئندہ سال وقف کی آمدنی اتنی زیادہ ہوئی کہ سب کو دیکر کچھ بچ گئی تو سال گزشتہ کے عوض میں مستحقین اسکا مطالبہ نہیں کرسکتے۔[9] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... سفیدی۔

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج۲، ص۳۶۷۔۳۶۸.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: عمارة الوقف علی صفة الذی وقفه، ج۶، ص۵۶۲۔۵۶۳.

3 ...... فلاح و بہبود کے اعتبار سے۔ 4 ...... یعنی اتنی مقدار جس سے گزر بسر آسانی سے ہو سکے۔

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج۲، ص۳۶۸.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: یبدأ بعد العمارة بما ھو اقرب الیھا، ج۶، ص۵۶۳-۵۶٤.

6 ...... اوقاف کی نگرانی کرنے والا۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج۶، ص۵۶۷.

8 ...... مستحق کی جمع یعنی وقف میں جن کا حق ہو۔

9 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی قطع الجھات لاجل العمارة، ج۶، ص۵۶۸.

مسئلہ ۵: خود واقف نے یہ شرط ذکر کردی ہے کہ وقف کی آمدنی کو اولاً عمارت میں صرف[1] کیا جائے اور جو بچے مستحقین یا فقرا کو دیجائے تو متولی پر لازم ہے کہ ہر سال آمدنی میں سے ایک مقدار عمارت کے لیے نکال کر باقی مستحقین کو دے اگرچہ اس وقت تعمیر کی ضرورت نہ ہو کہ ہوسکتا ہے دفعۃً[2] کوئی حادثہ پیش آجائے اور رقم موجود نہ ہو، لہٰذا پیشتر ہی سے اسکا انتظام رکھنا چاہیے اور اگر یہ شرط ذکر نہ کرتا تو ضرورت سے قبل اسکے لیے محفوظ نہیں رکھا جاتا بلکہ جب ضرورت پڑتی اُسوقت عمارت کو سب پر مقدم کیا جاتا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶: واقف نے اس طور پر وقف کیا ہے کہ اسکی آمدنی ایک یا دو سال تک فلاں کو دی جائے اس کے بعد فقرا پر صرف ہو اور یہ شرط بھی ذکر کی ہے کہ اسکی آمدنی سے مرمت وغیرہ کی جائے تو اگر عمارت میں صرف کرنے کی شدید ضرورت ہو کہ نہ صرف کرنے میں عمارت کو ضرر[4] پہنچ جانا ظاہر ہے جب تو عمارت کو مقدم کریں گے، ورنہ مقدم اُس شخص کو دینا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: وقف کی آمدنی موجود ہے اور کوئی وقتی نیک کام میں ضرورت ہے جسکے لیے جائداد وقف ہے۔ مثلاً مسلمان قیدی کو چُھوڑانا[6] ہے یا غازی کی مدد کرنی ہے اور خود وقف کی دُرستی کے لیے بھی خرچ کرنے کی ضرورت ہے اگر اسکی تاخیر میں وقف کو شدید نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ[7] ہے جب تو اسی میں خرچ کرنا ضرور ہے اور اگر معلوم ہے کہ دوسری آمدنی تک اس کو مؤخر رکھنے میں وقف کو نقصان نہیں پہنچے گا تو اُس نیک کام میں صرف کردیا جائے۔[8] (خانیہ)

مسئلہ ۸: اگر وقف کی عمارت کو قصداً[9] کسی نے نقصان پہنچایا تو جس نے نقصان پہنچایا اُسے تاوان دینا پڑے گا۔[10] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: اپنی اولاد کے رہنے کے لیے مکان وقف کیا تو جو اس میں رہے گا وہی مرمت بھی کرائے گا اگر مرمت کی

---

1 ...... خرچ۔ 2 ...... اچانک۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص٥٦٨.

4 ...... نقصان۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج٢، ص٣٦٨.

6 ...... یعنی آزاد کرنا۔ 7 ...... خوف، خطرہ، ڈر۔

8 ...... "الفتاوی الخانية"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارهٗ مسجداً...إلخ، ج٢، ص٣٠٣.

9 ...... جان بوجھ کر، ارادتاً۔

10 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: کون التعمیر من الغلة...إلخ، ج٦، ص٥٦٢.

ضرورت ہے وہ مرمت نہیں کراتا یا اُسکے پاس کچھ ہے ہی نہیں جس سے مرمت کرائے تو متولی یا حاکم اِس مکان کو کرایہ پر دے دیگا۔اور کرایہ سے اسکی مرمت کرائے گا اور مرمت کے بعد اسکو واپس دے دیگا اور خود یہ شخص کرایہ پر نہیں دے سکتا اور اُسکو مرمت کرانے پر مجبور نہیں کرسکتے۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۰: مکان اس لیے وقف کیا ہے کہ اُس کی آمدنی فلاں شخص کو دی جائے تو یہ شخص اُس میں سکونت نہیں کرسکتا اور نہ اِس مکان کی مرمت اسکے ذمہ ہے بلکہ اسکی آمدنی اولاً مرمت میں صرف ہوگی اِس سے بچے گی تو اُس شخص کو ملے گی اور اگر خود اُس شخص موقوف علیہ نے اس میں سکونت کی اور تنہا اسی پر وقف ہے تو اس پر کرایہ واجب نہیں کہ اِس سے کرایہ لے کر پھر اسی کو دینا بے فائدہ ہے اور اگر کوئی دوسرا بھی شریک ہے تو کرایہ لیا جائے گا تاکہ دوسرے کو بھی دیا جائے۔ یوہیں اگر اس مکان میں مرمت کی ضرورت ہے جب بھی اِس سے کرایہ وصول کیا جائے گا تاکہ اُس سے مرمت کی جائے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: اگر ایسے مکان کا موقوف علیہ خود متولی بھی ہے اور اُس نے سکونت بھی کی اور مکان میں مرمت کی ضرورت ہے تو قاضی اسے مجبور کریگا کہ جو کرایہ اُس پر واجب ہے اُس سے مکان کی مرمت کرائے اور قاضی کے حکم دینے پر بھی مرمت نہیں کرائی تو قاضی دوسرے کو متولی مقرر کرے گا کہ وہ تعمیر کرائے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: جو شخص وقفی مکان میں رہتا تھا اُس نے اپنا مال وقفی عمارت میں صرف کیا ہے اگر ایسی چیز میں صرف کیا ہے جو مستقل وجود نہیں رکھتی مثلاً سپیدی کرائی ہے یا دیواروں میں رنگ یا نقش و نگار کرائے تو اسکا کوئی معاوضہ وغیرہ اسکو یا اسکے ورثہ[4] کو نہیں مل سکتا اور اگر وہ مستقل وجود رکھتی ہے اور اُس کے جدا کرنے سے وقفی عمارت کو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا تو اسکو یا اسکے ورثہ سے کہا جائے گا تم اپنا عملہ اُٹھالو نہ اُٹھائیں تو جبراً[5] اُٹھوا دیا جائے گا اور اگر موقوف علیہ سے کچھ لے کر اُنھوں نے مصالحت کرلی تو یہ بھی جائز ہے اور اگر وہ ایسی چیز ہے جسکے جدا کرنے سے وقف کو نقصان پہنچے گا مثلاً اُسکی چھت میں کڑیاں[6] ڈلوائی ہیں تو یہ اسکے ورثہ نکال نہیں سکتے بلکہ جس پر وقف ہے اُس سے قیمت دلوائی جائے گی اور قیمت دینے سے وہ انکار کرے تو مکان کو کرایہ پر دے کر کرایہ سے قیمت ادا کردی جائے پھر موقوف علیہ کو مکان واپس دیدیا جائے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الهداية"، كتاب الوقف، ج۲، ص۱۸-۱۹.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الوقف، ج۶، ص۵۷۳_۵۷۵.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الوقف، ج۶، ص۵۷۲.

4 ...... ورثا، وارثوں۔ 5 ...... مجبور کرکے، زبردستی۔ 6 ...... شہتیر۔

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثالث في المصارف، الفصل الاول، ج۲، ص۳۶۸_۳۶۹.

مسئلہ ۱۳: ضرورت کے وقت مثلاً وقف کی عمارت میں صرف کرنا ہے اور صرف نہ کریں گے تو نقصان ہوگا یا کھیت بونے کا وقت ہے اور وقف کے پاس نہ روپیہ ہے نہ بیج اور کھیت نہ بوئیں تو آمدنی ہی نہ ہوگی ایسے اوقات میں وقف کی طرف سے قرض لینا جائز ہے مگر اس کے لیے دو شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ قاضی کی اجازت سے ہو، دوم یہ کہ وقف کی چیز کو کرایہ پر دیکر کرایہ سے ضرورت کو پورا نہ کرسکتے ہوں۔ اور اگر قاضی وہاں موجود نہیں ہے دوری پر ہے تو خود بھی قرض لے سکتا ہے خواہ روپیہ قرض لے یا ضرورت کی کوئی چیز اُدھار لے دونوں طرح جائز ہے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: وقف کی عمارت منہدم[2] ہوگئی پھر اُسکی تعمیر ہوئی اور پہلے کا کچھ سامان بچا ہوا ہے تو اگر یہ خیال ہو کہ آئندہ ضرورت کے وقت اِسی وقف میں کام آسکتا ہے جب تو محفوظ رکھا جائے ورنہ فروخت کر کے قیمت کو مرمت میں صرف کریں اور اگر رکھ چھوڑنے میں ضائع ہونے کا اندیشہ ہے جب بھی فروخت کر ڈالیں اور ثمن کو محفوظ رکھیں یہ چیزیں خود اُن لوگوں کو نہیں دی جاسکتیں جن پر وقف ہے۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: متولی نے وقف کے کام کرنے کے لیے کسی کو اجیر رکھا اور واجبی اُجرت سے چھٹا حصہ زیادہ کر دیا مثلاً چھ آنے کی جگہ سات آنے دیے تو ساری اُجرت متولی کو اپنے پاس سے دینی پڑیگی اور اگر خفیف زیادتی[4] ہے کہ لوگ دھوکا کھا کر اُتنی زیادتی کر دیا کرتے ہیں تو اسکا تاوان نہیں بلکہ ایسی صورت میں وقف سے اُجرت دلائی جائیگی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: کسی نے اپنی جائداد مصالح مسجد کے لیے وقف کی ہے تو امام، مؤذن، جاروب کش[6]، فراش[7]، دربان[8]، چٹائی، جانماز، قندیل[9]، تیل، روشنی کرنیوالا، وضو کا پانی، لوٹے، رسی، ڈول، پانی بھرنے والے کی اُجرت۔ اس قسم کے مصارف مصالح میں شمار ہوں گے۔[10] (درمختار) مسجد چھوٹی بڑی ہونے سے ضروریات ومصالح کا اختلاف ہوگا، مسجد کی

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الوقف، فصل: يراعى شرط الواقف...إلخ، ج٦، ص٦٧٣-٦٧٤.

2 ...... گرگئی۔

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثالث في المصارف، الفصل الاول، ج٢، ص٣٦٩.

4 ...... معمولی اضافہ۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الوقف، ج٦، ص٥٦٨.

6 ...... جھاڑو دینے والا۔

7 ...... دریاں بچھانے والا۔

8 ...... چوکیدار۔

9 ...... ایک قسم کا فانوس۔

10 ...... "الدرالمختار"، كتاب الوقف، ج٦، ص٥٦٩

آمدنی کثیر ہے کہ ضروریات سے بچ رہتی ہے تو عمدہ ونفیس[1] جانماز کا خریدنا بھی جائز ہے چٹائی کی جگہ دری یا قالین کا فرش بچھاسکتے ہیں۔[2] (بحر)

(مسجد و مدرسہ کے متعلقین کے وظائف)

مسئلہ ۱۷: مدرسہ پر جائداد وقف کی تو مدرس کی تنخواہ، طلبہ کی خوراک، وظیفہ، کتاب، لباس وغیرہا میں جائداد کی آمدنی صرف کی جاسکتی ہے۔ وقف کے نگران، حساب کا دفتر اور محاسب[3] کی تنخواہ، یہ چیزیں بھی مصارف میں داخل ہیں۔ بلکہ وقف کے متعلق جتنے کام کرنے والوں کی ضرورت ہو سب کو وقف سے تنخواہ دی جائے گی۔

مسئلہ ۱۸: اوقاف سے جو ماہوار وظائف مقرر ہوتے ہیں یہ من وجہ اُجرت ہے اور من وجہ صلہ، اُجرت تو یوں ہے کہ امام و موذن کی اگر اثنائے سال میں وفات ہوجائے تو جتنے دن کام کیا ہے اُسکی تنخواہ ملے گی اور محض صلہ ہوتا تو نہ ملتی اور اگر پیشگی تنخواہ ان کو دیجا چکی ہے بعد میں انتقال ہوگیا یا معزول کردیے گئے تو جو کچھ پہلے دے چکے ہیں وہ واپس نہیں ہوگا اور محض اُجرت ہوتی تو واپس ہوتی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: مدرسہ میں تعطیل کے جو ایام ہیں مثلاً جمعہ، منگل یا جمعرات، جمعہ، ماہ رمضان اور عید بقرعید کی تعطیلیں، جو عام طور پر مسلمانوں میں رائج و معمول ہیں ان تعطیلات کی تنخواہ کا مدرس مستحق ہے اور ان کے علاوہ اگر مدرسہ میں نہ آیا یا بلاوجہ تعلیم نہ دی تو اُس روز کی تنخواہ کا مستحق نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: طالبعلم وظیفہ کا اُس وقت مستحق ہے کہ تعلیم میں مشغول ہو اور اگر دوسرا کام کرنے لگا یا بیکار رہتا ہے تو وظیفہ کا مستحق نہیں اگرچہ اُسکی سکونت مدرسہ ہی میں ہو اور اگر اپنے پڑھنے کے لیے کتاب لکھنے میں مشغول ہوگیا جس کا لکھنا ضروری تھا اس وجہ سے پڑھنے نہیں آیا تو وظیفہ کا مستحق ہے اور اگر وہاں سے مسافت سفر پر چلا گیا تو واپسی پر وظیفہ کا مستحق نہیں اور مسافت سفر سے کم فاصلہ کی جگہ پر گیا ہے اور پندرہ دِن وہاں رہ گیا جب بھی مستحق نہیں اور اِس سے کم ٹھہر اگر جانا سیر و تفریح کے لیے تھا جب بھی مستحق نہیں اور اگر ضرورت کی وجہ سے گیا مثلاً کھانے کے لیے اُسکے پاس کچھ نہیں تھا اِس غرض سے گیا کہ وہاں سے کچھ چندہ وصول کرلائے تو وظیفہ کا مستحق ہے۔[6] (خانیہ)

---

1 ...... یعنی اچھے قسم کا۔

2 ...... "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج٥، ص٣٥٩.

3 ...... حساب وکتاب کرنے والا۔

4 ...... "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص٥٦٩-٥٧٠.

5 ...... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: في استحقاق القاضي... إلخ، ج٦، ص٥٧٠-٥٧١.

6 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل في الوقف، ج٢، ص٣٢١.

مسئلہ ۲۱: مدرس یا طالب علم حجِ فرض کے لیے گیا تو اس غیر حاضری کی وجہ سے معزول کیے جانے کا مستحق نہیں بلکہ اپنا وظیفہ [1] بھی پائے گا۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: امام اپنے اعزہ [3] کی ملاقات کو چلا گیا اور ایک ہفتہ یا کچھ کم وبیش امامت نہ کرسکا یا کسی مصیبت یا استراحت کی وجہ سے امامت نہ کرسکا تو حرج نہیں اِن دنوں کا وظیفہ لینے کا مستحق ہے۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: امام نے اگر چندروز کے لیے کسی کو اپنا قائم مقام مقرر کردیا ہے تو یہ اُس کا قائم مقام ہے مگر وقف کی آمدنی سے اسکو کچھ نہیں دیا جاسکتا کیونکہ امام کی جگہ اِس کا تقرر نہیں ہے اور جو کچھ امام نے اسکے لیے مقرر کیا ہے وہ امام سے لے گا اور خود امام نے اگر سال کے اکثر حصہ میں کام کیا ہے تو کل وظیفہ پانے کا مستحق ہے۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: امام و مؤذن کا سالانہ مقرر تھا اور اثناء سال [6] میں انتقال ہوگیا تو جتنے دنوں کام کیا ہے اُتنے دنوں کی تنخواہ کے مستحق ہیں انکے ورثہ کو دی جائے۔ اگرچہ اوقاف کی آمدنی آنے سے پہلے انتقال ہوگیا ہو۔ اور مدرس کا انتقال ہوگیا تو جتنے دنوں کام کیا ہے یہ بھی اتنے دنوں کی تنخواہ کا مستحق ہے اور دوسرے لوگ جن کو وقف سے وظیفہ ملتا ہے وہ اثناء سال میں فوت ہو جائیں اور وقف کی آمدنی ابھی نہیں آئی ہے تو وظیفہ کے مستحق نہیں اور فقرا پر جائداد وقف تھی اور جن فقیروں کو دینا ہے اُن کے نام لکھ لیے گئے اور رقم بھی برآمد کرلی گئی تو یہ لوگ جنکے نام پر رقم برآمد ہوئی مستحق ہوگئے، لہٰذا دینے سے پہلے ان میں سے کسی کا انتقال ہوگیا تو اُسکے وارث کو دیا جائے۔ یوہیں مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ کو یا کسی دوسری جگہ کسی معین شخص کے نام جو رقم بھیجی گئی اگر وہاں پہنچنے سے پہلے اُس کا انتقال ہوگیا تو اُسکے ورثہ اس رقم کے مستحق ہیں۔ جو شخص اس رقم کو لے گیا وہ انھیں ورثہ کو دے دوسرے لوگوں کو نہ دے۔ [7] (ردالمحتار) امام و مؤذن میں سالانہ کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ ششماہی یا ماہوار تنخواہ ہو (جیسا کہ ہندوستان میں عموماً

---

1 ...... بہار شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ ''درمختار میں اس مقام پر اصل عبارت یوں ہے ''وظیفہ بھی نہ پائے گا''۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں ''ہمارے ائمہ نے صیغہ تعلیم میں تصریح فرمائی کہ مدرس معمول کے علاوہ غیر حاضری پر تنخواہ کا مستحق نہیں اگرچہ وہ غیر حاضری حج فرض ادا کرنے کے لیے ہو''۔ (ملخصاً فتاوی رضویہ، ج۱۶، ص۲۰۹) اور حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں ''حج کی ادائیگی میں جو ایام صرف ہوئے ان ایام کی تنخواہ کا مطالبہ جائز نہیں اور ایسے مطالبہ کا منظور کرنا بھی جائز نہیں اس لئے کہ مدرس ان ایام کی تنخواہ کا مستحق نہیں'' (فتاوی فیض الرسول، ج۳، ص۱۳۷)۔..... **علمیه**

2 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف...إلخ، ج۶، ص۶۴۲.

3 ...... رشتہ داروں۔

4 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف...إلخ، مطلب: فیما اذا قبض المعلوم...إلخ، ج۶، ص۶۴۱.

5 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف...إلخ، مطلب: فی استحقاق القاضی...إلخ، ج۶، ص۶۴۳.

6 ...... سال کے درمیان۔

7 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف...إلخ، مطلب: فی امام والمؤذن...إلخ، ج۶، ص۶۳۸-۶۴۰.

ماہوار تنخواہ ہوتی ہے سالانہ یا ششماہی اتفاقاً ہوتی ہے اور درمیان میں انتقال ہوجائے تو اتنے دنوں کی تنخواہ کا مستحق ہے۔

(وقف تین قسم کا ہوتا ہے)

مسئلہ ۲۵: وقف تین طرح ہوتا ہے صرف فقرا کے لیے وقف ہو مثلاً اس جائداد کی آمدنی خیرات کی جاتی رہے یا اغنیاء کے لیے پھر فقرا کے لیے۔ مثلاً نسلاً بعد نسل اپنی اولاد پر وقف کیا اور یہ ذکر کردیا کہ اگر میری اولاد میں کوئی نہ رہے تو اسکی آمدنی فقرا پر صرف کی جائے یا اغنیا و فقرا دونوں کے لیے جیسے کوآں، سرائے، مسافر خانہ، قبرستان، پانی پلانے کی سبیل، پل، مسجد کہ ان چیزوں میں عرفاً فقرا کی تخصیص نہیں ہوتی، لہٰذا اگر اغنیا کی تصریح نہ کرے جب بھی ان چیزوں سے اغنیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور ہسپتال پر جائداد وقف کی کہ اسکی آمدنی سے مریضوں کو دوائیں دی جائیں تو اس دوا کو اغنیا اس وقت استعمال کرسکتے ہیں جب واقف نے تعمیم [1] کردی ہو کہ جو بیمار آئے اُسے دوا دی جائے یا اغنیا کی تصریح کردی ہو کہ امیر و غریب دونوں کو دوائیں دی جائیں۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۲۶: صرف اغنیا پر وقف جائز نہیں ہاں اگر اغنیا پر ہو انکے بعد فقرا پر اور جن اغنیا پر وقف کیا جائے ان کی تعداد معلوم ہو تو جائز ہے۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: مسافروں پر وقف کیا یعنی وقف کی آمدنی مسافروں پر صرف ہو یہ وقف جائز ہے اور اسکے مستحق وہی مسافر ہیں جو فقیر ہوں جو مسافر مالدار ہوں وہ حقدار نہیں۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: فقیروں یا مسکینوں پر وقف کیا تو یہ وقف مطلقاً صحیح ہے چاہے موقوف علیہ محصور ہوں یا غیر محصور اور اگر ایسا مصرف ذکر کیا جس میں فقیر و غنی دونوں پائے جاتے ہوں مثلاً قرابت والے پر وقف کیا تو اگر معین ہوں وقف صحیح ہے ورنہ نہیں، ہاں اگر وہ لفظ استعمال کے لحاظ سے حاجت پر دلالت کرتا ہو تو وقف صحیح ہے، مثلاً یتامیٰ پر یا طلبہ پر وقف کیا کہ فقیر و غنی دونوں یتیم ہوتے ہیں اور دونوں طالبعلم ہوتے ہیں مگر عرف میں یہ دونوں لفظ حاجت مندوں پر بولے جاتے ہیں تو ان سے بھی وقف صحیح ہے اور وقف کی آمدنی صرف حاجت مند یتیم اور طلبہ کو دی جائے گی مالدار کو نہیں۔ یوہیں اپاہج [5] اور اندھوں پر وقف بھی صحیح ہے

---

1 ...... یعنی کسی قسم کی تخصیص نہ کی ہو۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج۶، ص ۶۱۰-۶۱۱.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج۲، ص۳۶۹.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج۲، ص۳۶۹.

5 ...... ہاتھ، پاؤں سے معذور۔

اور صرف محتاجوں کو دیا جائے گا۔ یوہیں بیوگان [1] پر بھی وقف صحیح ہے اگرچہ یہ لفظ فقیر و غنی دونوں کو شامل ہے مگر استعمال میں اس سے عموماً احتیاج سمجھ آتی ہے۔ یوہیں فقہ وحدیث کے شغل رکھنے والوں پر بھی وقف صحیح ہے کہ یہ لوگ علمی شغل کی وجہ سے کسب میں مشغول نہیں ہوتے اور عموماً صاحب حاجت ہوتے ہیں۔ [2] (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۹: اوقاف میں نیا وظیفہ مقرر کرنے کا قاضی کو بھی اختیار نہیں یعنی ایسا وظیفہ جو واقف کے شرائط میں نہیں ہے تو شرائط کے خلاف مقرر کرنا بدرجۂ اولیٰ ناجائز ہوگا اور جسکے لیے مقرر کیا گیا اُسکو لینا بھی ناجائز ہے۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۳۰: قاضی اگر کسی شخص کے لیے تعلیقی [4] وظیفہ جاری کرے تو ہوسکتا ہے مثلاً یہ کہا کہ اگر فلاں مرجائے یا کوئی جگہ خالی ہو تو میں نے اُس کی جگہ تجھ کو مقرر کردیا تو مرنے پر اسکا تقرر اُسکی جگہ پر ہوگیا۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: اگر امور خیر [6] کے لیے وقف کیا اور یہ کہا کہ آمدنی سے پانی کی سبیل لگائی جائے [7] یا لڑکیوں اور یتامی [8] کی شادی کا سامان کردیا جائے یا کپڑے خرید کر فقیروں کو دیے جائیں یا ہر سال آمدنی صدقہ کردی جائے یا زمین وقف کی کہ اسکی آمدنی جہاد میں صرف کی جائے یا مجاہدین کا سامان کردیا جائے یا مُردوں کے کفن دفن میں صرف کی جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔ [9] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: ایک وقف کی آمدنی کم ہے کہ جس مقصد سے جائداد وقف کی ہے وہ مقصد پورا نہیں ہوتا مثلاً جائداد وقف کی کہ اس کے کرایہ سے امام و مؤذن کی تنخواہ دی جائے مگر جتنا کرایہ آتا ہے اُس سے امام و مؤذن کی تنخواہ نہیں دی جاسکتی کہ اتنی کم تنخواہ پر کوئی رہتا ہی نہیں تو دوسرے وقف کی آمدنی اس پر صرف کی جاسکتی ہے، جبکہ دوسرا وقف بھی اِسی شخص کا ہو اور اُسی چیز پر وقف ہو مثلاً ایک مسجد کے متعلق اس شخص نے دو وقف کیے ایک کی آمدنی عمارت کے لیے اور دوسرے کی امام و مؤذن کی تنخواہ کے لیے اور اسکی آمدنی کم ہے تو پہلے وقف کی فاضل آمدنی امام و مؤذن پر صرف کی جاسکتی ہے اور اگر واقف دونوں وقفوں کے دو ہوں

---

1. بیوہ عورتیں۔
2. "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی الموقوف علیه، ج٥، ص٤٥٣.
3. "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص٦٦٨.
4. کسی شرط سے مشروط کر کے۔
5. "الدرالمختار"، کتاب الوقف، فصل: يراعى شرط الواقف...إلخ، ج٦، ص٦٧١.
6. نیک کام۔
7. یعنی راہ گیروں کو مفت پانی پلانے کا بندوبست کیا جائے۔
8. یتیموں۔
9. "الفتاوى الهندية"، کتاب الوقف، الباب الثالث في المصارف، الفصل الاول، ج٢، ص٣٦٩، ٣٧٠.

مثلاً دو شخصوں نے ایک مسجد پر وقف کیا یا واقف [1] ایک ہی ہو مگر جہت وقف مختلف ہو مثلاً ایک ہی شخص نے مسجد و مدرسہ بنایا اور دونوں پر الگ الگ وقف کیا تو ایک کی آمدنی دوسرے پر صَرف [2] نہیں کر سکتے۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۳۳: دو مکان وقف کیے ایک اپنی اولاد کے رہنے کے لیے اور دوسرا اس لیے کہ اِس کا کرایہ میری اولاد پر صرف ہوگا تو ایک کو دوسرے پر صرف نہیں کر سکتے۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: وقف سے امام کی جو کچھ تنخواہ مقرر ہے اگر وہ ناکافی ہے تو قاضی اُس میں اضافہ کر سکتا ہے اور اگر اتنی تنخواہ پر دوسرا امام مل رہا ہے مگر یہ امام عالم پرہیزگار ہے اُس سے بہتر ہے جب بھی اضافہ جائز ہے اور اگر ایک امام کی تنخواہ میں اضافہ ہوا اسکے بعد دوسرا امام مقرر ہوا تو اگر امام اول کی تنخواہ کا اضافہ اُسکی ذاتی بزرگی کی وجہ سے تھا جو دوسرے میں نہیں تو دوسرے کے لیے اضافہ جائز نہیں اور اگر وہ اضافہ کسی بزرگی وفضیلت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ ضرورت وحاجت کی وجہ سے تھا تو دوسرے کے لیے بھی تنخواہ میں وہی اضافہ ہوگا یہی حکم دوسرے وظیفہ پانے والوں کا بھی ہے کہ ضرورت کی وجہ سے اُنکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

اولاد پر یا اپنی ذات پر وقف کا بیان

مسئلہ ۱: یوں کہا کہ اِس جائداد کو میں نے اپنے اوپر وقف کیا میرے بعد فلاں پر اُسکے بعد فقرا پر یہ وقف جائز ہے۔ یوہیں اپنی اولاد یا نسل پر بھی وقف کرنا جائز ہے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: اپنی اولاد پر وقف کیا انکے بعد مساکین وفقرا پر تو جو اولاد آمدنی کے وقت موجود ہے اگرچہ وقف کے وقت موجود نہ تھی اُسے حصہ ملے گا اور جو وقف کے وقت موجود تھی اور اب مر چکی ہے اُسے حصہ نہیں ملے گا۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: اولاد نہیں ہے اور اولاد پر یوں وقف کیا کہ جو میری اولاد پیدا ہو وہ آمدنی کی مستحق ہے یہ وقف صحیح ہے اور اِس صورت میں جب تک اولاد پیدا نہ ہو وقف کی جو کچھ آمدنی ہوگی مساکین پر صرف ہوگی اور جب اولاد پیدا ہوگی تو اب جو کچھ

---

❶ ......وقف کرنے والا۔ ❷ ......خرچ۔

❸ ......"الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص٥٥٣.

❹ ......"ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: في نقل انقاض المسجدونحوه، ج٦، ص٥٥٤.

❺ ......"الدرالمختاروردالمحتار"، کتاب الوقف، فصل: يراعي شرط الواقف...إلخ، مطلب: في زيادة القاضي...إلخ، ج٦، ص٦٦٩.

❻ ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب الثالث، الفصل الثاني، ج٢، ص٣٧١.

❼ ......المرجع السابق.

آمدنی ہوگی اس کو ملے گی۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۴: اولاد پر وقف کیا تو لڑکے اور لڑکیاں اور خنثیٰ[2] سب اس میں داخل ہیں اور لڑکوں پر وقف کیا تو لڑکیاں اور خنثیٰ داخل نہیں اور لڑکیوں پر وقف کیا تو لڑکے اور خنثیٰ داخل نہیں اور یوں کہا کہ لڑکے اور لڑکیوں پر وقف کیا تو خنثیٰ داخل ہے کہ وہ حقیقۃً لڑکا ہے یا لڑکی اگرچہ ظاہر میں کوئی جانب متعین نہ ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اپنی اُس اولاد پر وقف کیا جو موجود ہے اور نسلاً بعد نسل اسکی اولاد پر تو واقف کی جو اولاد وقف کرنے کے بعد پیدا ہوگی یہ اور اسکی اولاد حقدار نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: اولاد پر وقف کیا تو اُس اولاد کو حصہ ملے گا جو معروف النسب[5] ہو اور اگر اُسکا نسب صرف واقف کے اقرار سے ثابت ہوتا ہو تو آمدنی کی مستحق نہیں اِسکی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے جائداد اولاد پر وقف کی اور وقف کی آمدنی آنے کے بعد چھ مہینے سے کم میں اسکی کنیز سے بچہ پیدا ہوا اس نے کہا یہ میرا بچہ ہے تو نسب ثابت ہو جائے گا۔ مگر اس آمدنی سے اسکو کچھ نہیں ملے گا۔ اور اگر منکوحہ[6] یا ام ولد سے چھ مہینہ سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو اپنے حصہ کا مستحق ہے۔ اور آمدنی سے چھ مہینے یا زیادہ میں پیدا ہو تو اِس آمدنی سے اس کو حصہ نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: اپنی نابالغ اولاد پر وقف کیا تو وہ مراد ہیں جو وقف کے وقت بچے ہوں اگرچہ آمدنی کے وقت جوان ہوں یا اندھی یا کانی[8] اولاد پر وقف کیا تو وقف کے دن جو اندھے اور کانے ہیں وہ مراد ہیں اگر وقف کے دن اندھا نہ تھا آمدنی کے دن اندھا ہو گیا تو مستحق نہیں اور اگر یوں وقف کیا کہ اسکی آمدنی کی مستحق میری وہ اولاد ہے جو یہاں سکونت رکھے تو آمدنی کے وقت یہاں جس کی سکونت ہوگی وہ مستحق ہے وقف کے دِن اگرچہ یہاں سکونت نہ تھی۔[9] (عالمگیری، فتح القدیر)

---

1 ...... "الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی الاولادو الاقرباء و الجیران، ج۲، ص۳۱۶.

2 ...... ہیجڑہ۔

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثانی، ج۲، ص۳۷۱.

4 ...... المرجع السابق، ص۳۷۵.

5 ...... جس کا نسب لوگوں کو معلوم ہو۔

6 ...... بیوی۔

7 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثانی، ج۲، ص۳۷۱۔۳۷۲.

8 ...... ایک آنکھ والی۔

9 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، المرجع السابق، ص۳۷۲.

و "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی الموقوف علیہ، ج۵، ص۴۵۳.

مسئلہ۸: اپنی اولاد پر وقف کیا اور شرط کردی کہ جو یہاں سے چلا جائے اُسکا حصہ ساقط تو جانے کے بعد واپس آجائے تو بھی حصہ نہیں ملے گا ہاں اگر واقف نے یہ بھی شرط کی ہو کہ واپس ہونے پر حصہ ملے گا تو اب ملے گا۔ یوہیں اگر یہ شرط کی ہے کہ میری اولاد میں جو لڑکی بیوہ ہوجائے تو جب تک بیوہ ہونے پر نکاح نہ کریگی ملے گا اور نکاح کرنے پر نہیں ملے گا اگرچہ نکاح کے بعد اُسکے شوہر نے طلاق دیدی ہو مگر جب کہ واقف نے یہ شرط کردی ہو کہ پھر بے شوہر والی ہوجائے تو دیا جائے تو اب دیا جائے گا۔[1] (فتح القدیر)

مسئلہ۹: اولادِ ذکور[2] اور ذکور کی اولاد[3] پر وقف کیا تو اِسی کے موافق تقسیم ہوگی اور اگر اولادِ ذکور کی اولادِ ذکور پر نسلاً بعد نسل وقف کیا تو لڑکیوں کو اس میں سے کچھ نہ ملے گا بلکہ اِس نسل میں جتنے لڑکے ہونگے وہی حقدار ہونگے۔ اور ذکور کا سلسلہ ختم ہونے پر فقرا پر صرف ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: اولاد میں جو حاجت مند ہوں اُن پر وقف کیا تو آمدنی کے وقت جو ایسے ہوں وہ مستحق ہونگے، اگرچہ وہ پہلے مالدار تھے اور جو پہلے حاجت مند تھے اور اب مالدار ہوگئے تو مستحق نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ۱۱: محتاج اولاد پر وقف کیا تھا اور آمدنی چند سال تک تقسیم نہیں ہوئی یہاں تک کہ مالدار محتاج ہوگئے اور محتاج مالدار تو تقسیم کے وقت جو محتاج ہوں اُن کو دیا جائے۔[6] (فتح القدیر)

مسئلہ۱۲: اپنی اولاد میں جو عالم ہو اُس پر وقف کیا تو غیر عالم کو نہیں ملے گا اور فرض کرو چھوٹا بچہ چھوڑ کر مر گیا جو بعد میں عالم ہوگیا تو جب تک عالم نہیں ہوا ہے اسے نہیں ملے گا۔ اور نہ اس زمانہ کی آمدنی کا حصہ اسکے لیے جمع رکھا جائے گا بلکہ اب سے حصہ پانے کا مستحق ہوگا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ۱۳: اگر اولاد[8] پر وقف کیا مگر نسلاً بعد نسل نہ کہا تو صرف صلبی[9] کو ملے گا اور صلبی اولاد ختم ہونے پر انکی اولاد

---

1. "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی الموقوف علیه، ج۵، ص۴۵۳.
2. یعنی بیٹے۔
3. یعنی بیٹوں کی اولاد۔
4. "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثانی، ج۲، ص۳۷۳.
5. المرجع السابق.
6. "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی الموقوف علیه، ج۵، ص۴۵۳.
7. "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثانی، ج۲، ص۳۷۳.
8. اُردو میں ایک کو اولاد بولتے ہیں اور یہ لفظ ہمارے یہاں کے محاورے میں ایسی جگہ بولا جاتا ہے جہاں عربی میں ولد بولتے ہیں ورنہ عربی میں اولاد کے لفظ کو صلبی کے ساتھ خصوصیت نہیں۔ ۱۲ منہ حفظہ ربہ
9. نطفے سے پیدا شدہ اولاد یعنی بیٹے، بیٹیاں۔

مستحق نہیں ہوگی، بلکہ حق مساکین ہے اور اس صورت میں اگر وقف کے وقت اُس شخص کی صلبی اولاد ہی نہ ہو اور پوتا موجود ہے تو پوتا ہی صلبی اولاد کی جگہ ہے کہ جب تک یہ زندہ ہے حقدار ہے اور نواسہ صلبی اولاد کی جگہ نہیں اور وقف کے بعد صلبی اولاد پیدا ہوگئی تو اب سے پوتا نہیں پائے گا، بلکہ صلبی اولاد مستحق ہے اور فرض کرو پوتا بھی نہ ہو مگر پر پوتا[1] اور پر پوتے کا لڑکا ہو تو یہ دونوں حقدار ہیں۔[2] (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: اولاد اور اولاد کی اولاد پر وقف کیا تو صرف دو ہی پشت تک کی اولاد حقدار ہے پوتے کی اولاد مستحق نہیں اور اس میں بھی بیٹی کی اولاد یعنی نواسے نواسیوں کا حق نہیں اور اگر یوں کہا کہ اولاد پھر اولاد کی اولاد پھر انکی اولاد یعنی تین پشتیں ذکر کردیں تو یہ ایسا ہی ہے جیسے نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن کہتا کہ جب تک سلسلہ اولاد میں کوئی باقی رہے گا حقدار ہے اور نسل منقطع[3] ہوجائے تو فقرا کو ملے گا۔[4] (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۵: بیٹوں (صیغۂ جمع) پر وقف کیا اور دو یا زیادہ ہوں تو سب برابر برابر تقسیم کرلیں اور ایک ہی بیٹا ہو تو آمدنی میں نصف اسے دیں گے اور نصف فقرا کو اور اگر بیٹے اور بیٹے کی اولاد اور اسکی اولاد کی اولاد پر نسلاً بعد نسل وقف کیا تو بیٹے کی تمام اولاد ذکور واناث[5] پر برابر تقسیم ہوگا اور اگر وقف میں مرد کو عورت سے دونا[6] کہا ہو تو برابر نہیں دیں گے بلکہ اُس کے موافق دیں جیسا وقف میں مذکور ہے۔ پوتے اور پر پوتے دونوں کو برابر دیا جائے گا ہاں اگر واقف نے وقف میں یہ ذکر کردیا ہو کہ بطن اعلی[7] کو دیا جائے وہ نہ ہوں تو اسفل[8] کو تو پوتے کے ہوتے ہوئے پر پوتے کو نہیں دیں گے بلکہ اگر ایک ہی پوتا ہو تو کل کا یہی حقدار ہے اسکے مرنے کے بعد تمام پوتے کی اولاد کو ملے گا اس پوتے کی اولاد کو بھی اور جو پوتے اس سے پہلے مرچکے ہیں اُن کی اولادوں کو بھی اور اگر یہ کہہ دیا ہو کہ بطن اعلیٰ میں جو مرجائے اُسکا حصہ اُسکی اولاد کو دیا جائے تو جو پوتا موجود ہے اُسے ملے گا اور جو مرگیا ہے اُوسکا حصہ اُس کی اولاد کو ملے گا۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... پڑپوتا۔

2 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی الاولاد والاقرباء والجیران، ج۲، ص۳۱۳ وغیرھا.

3 ...... ختم۔

4 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی الاولاد والاقرباء والجیران، ج۲، ص۳۱۴ وغیرھا.

5 ...... مذکر مؤنث، مرد وعورت۔ 6 ...... ڈگنا، ڈبل۔

7 ...... بطن اعلی سے مراد قریبی نسل جیسے بیٹوں اور پوتوں کے ہوتے ہوئے بیٹے بطن اعلی ہوں گے۔

8 ...... اسفل سے مراد یہ ہے کہ قریبی نسل کے اعتبار سے دوری پر ہوں جیسے پوتے، بیٹوں کے ہوتے ہوئے اسفل ہوں گے۔

9 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثانی، ج۲، ص۳۷۴-۳۷۶.

مسئلہ ١٦: آمدنی آگئی ہے مگر ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے کہ ایک حقدار مر گیا تو اسکا حصہ ساقط نہیں ہوگا، بلکہ اسکے ورثہ کو ملے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ١٧: ایک شخص نے کہا میرے مرنے کے بعد میری یہ زمین مساکین پر صدقہ ہے اور یہ زمین ایک تہائی کے اندر ہے تو مرنے کے بعد اسکی آمدنی اس کی اولاد کو نہیں دی جاسکتی اگرچہ فقیر ومحتاج ہو اور اگر صحت میں وقف کرے اور مابعد موت کی طرف مضاف نہ کرے پھر مرجائے اور اسکی اولاد میں ایک یا چند مسکین ہوں تو ان کو دینا بہ نسبت دوسرے مساکین کے زیادہ بہتر ہے مگر ہر ایک کو نصاب سے کم دیا جائے۔[2] (فتاویٰ قاضی خاں)

مسئلہ ١٨: صحت میں فقرا پر وقف کیا اور واقف کے ورثہ فقیر ہوں تو ان کو دینا زیادہ بہتر ہے مگر اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ کل مال انھیں کو نہ دیا جائے بلکہ کچھ اِن کو دیا جائے اور کچھ غیروں کو اور اگر کل دیا جائے تو ہمیشہ نہ دیا جائے کہ کہیں لوگ یہ نہ سمجھنے لگیں کہ انھیں پر وقف ہے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ١٩: صحت میں جو وقف فقرا پر کیا گیا اُس کا مصرف اولاد کے بعد سب سے بہتر واقف[4] کی قرابت والے[5] ہیں پھر اسکے آزاد کردہ غلام پھر اُسکے پڑوس والے پھر اُسکے شہر کے وہ لوگ جو واقف کے پاس اُٹھنے بیٹھنے والے اُسکے دوست احباب تھے۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ٢٠: اپنی اولاد پر وقف کیا اور انکے بعد فقرا پر اور اُسکی چند اولادیں ہیں ان میں سے کوئی مرجائے تو وقف کی کل آمدنی باقی اولاد پر تقسیم ہوگی اور جب سب مرجائیں گے اُس وقت فقرا کو ملے گی۔ اور اگر وقف میں اولاد کا نام ذکر کردیا ہو کہ میں نے اپنی اولاد فلاں وفلاں پر وقف کیا اور انکے بعد فقرا پر تو اِس صورت میں جو مرے گا اُس کا حصہ فقرا کو دیا جائے گا۔ اب باقیوں پر کُل تقسیم نہیں ہوگا۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ٢١: اپنی اولاد پر مکان وقف کیا ہے کہ یہ لوگ اُس میں سکونت رکھیں تو اس میں سکونت[8] ہی کرسکتے ہیں کرایہ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثالث في المصارف، الفصل الثاني، ج ٢، ص ٣٧٦.

2 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل في الوقف على الاولاد والاقرباء والجيران، ج ٢، ص ٣١٥.

3 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل في الوقف على القرابات، ج ٢، ص ٣٢٠.

4 ...... وقف کرنے والا۔

5 ...... قریبی رشتہ دار۔

6 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل في الوقف على القرابات، ج ٢، ص ٣٢٠.

7 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل في الوقف على الاولاد والاقرباء والجيران، ج ٢، ص ٣١٦.

8 ...... رہائش۔

پرنہیں دے سکتے۔ اگرچہ اولاد میں صرف ایک ہی شخص ہے اور مکان اسکی ضرورت سے زیادہ ہے۔ اور اگر اسکی اولاد میں بہت سے اشخاص ہوں کہ سب اس میں سکونت نہیں کرسکتے جب بھی کرایہ پرنہیں دے سکتے بلکہ باہمی رضامندی سے نمبروار ہرایک اس میں سکونت کرسکتا ہے۔ اور اگر مکان موقوف بہت بڑا ہے جس میں بہت سے کمرے اور حجرے ہیں تو مردوں کی عورتیں اور عورتوں کے شوہر بھی رہ سکتے ہیں کہ مرد اپنی عورت اور نوکر چاکر کے ساتھ علیٰحدہ کمرہ میں رہے اور دوسرے لوگ دوسرے کمروں میں اور اگر اتنے کمرے اور حجرے نہ ہوں کہ ہرایک علیٰحدہ سکونت کرے تو صرف وہی لوگ رہ سکتے ہیں جن پر وقف ہے یعنی اولاد ذکور کی بی بیاں اور اولاد اناث کے خاوند نہیں رہ سکتے۔[1] (فتح القدیر، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: اگر مکان موقوف تمام اولاد کے لیے ناکافی ہے بعض اس میں رہتے ہیں اور بعض نہیں تو نہ رہنے والے ساکنان[2] سے کرایہ نہیں لے سکتے نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اِتنے دِن تم رہ چکے ہو اور اب ہم رہیں گے۔ بلکہ اگر چاہیں تو انھیں کے ساتھ رہ لیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اولاد کی سکونت[4] کے لیے مکان وقف کیا ہے اِن میں سے ایک نے سارے مکان پر قبضہ کر رکھا ہے دوسرے کو گھسنے نہیں دیتا تو اس صورت میں ساکن[5] پر کرایہ دینا لازم ہے کہ یہ غاصب ہے اور غاصب کو ضمان دینا پڑتا ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: قرابت والوں پر وقف کیا تو وقف صحیح ہے اور مرد وعورت دونوں برابر کے حقدار ہیں۔ مرد کو عورت سے زیادہ حصہ نہیں دیا جائے گا اور قرابت والوں میں واقف کی اولاد بیٹے پوتے وغیرہ یا اُسکے اصول باپ دادا وغیرہ کا شمار نہ ہوگا یعنی ان کو حصہ نہیں ملے گا۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۲۵: قرابت والوں پر وقف کیا اور واقف کے چچا بھی ہیں اور ماموں بھی تو چچاؤں کو ملے گا ماموؤں کو نہیں اور

---

1 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج٥، ص ٤٢٦.

و "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فیما اذاضاقت الدارعلی المستحقین، ج٦، ص٥٤٣.

2 ...... رہائش اختیار کرنے والے۔

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فیما اذاضاقت الدارعلی المستحقین، ج٦، ص٥٤٣-٥٤٥.

4 ...... رہائش۔ 5 ...... رہنے والے۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص٥٤٣.

7 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القرابات، ج٢، ص٣١٧.

ایک چچا اور دو ماموں ہوں تو آدھا چچا کو اور آدھے میں دونوں ماموؤں کو یہ جبکہ لفظ جمع (قرابت والوں) ذکر کیا ہو اور اگر لفظ واحد قرابت والا کہا تو فقط چچا کو ملے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: اپنی قرابت کے محتاجین وفقرا پر وقف کیا تو وقف صحیح اور قرابت والوں میں اُنھیں کو ملے گا جو محتاج وفقیر ہوں۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۲۷: مکان وقف کیا اور شرط یہ کردی کہ میری فلاں بیوہ جب تک نکاح نہ کرے اس میں سکونت کرے۔ واقف کے مرنے کے بعد اُسکی بیوہ نے نکاح کرلیا تو سکونت کا حق جاتا رہا اور نکاح کے بعد پھر بیوہ ہوگئی یا شوہر نے طلاق دیدی جب بھی حق سکونت عود[3] نہ کرے گا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: متولی[5] کو وقف نامہ مِلا جس میں یہ لکھا ہے کہ اِس محلّہ کے محتاجوں اور دیگر فقرا مسلمین پر صرف کیا جائے تو اِس محلّہ کے ہر مسکین کو ایک ایک حصہ دیا جائے اور دوسرے مسکینوں کا ایک حصہ اور محلّہ والا کوئی مسکین مرجائے تو اسکا حصہ ساقط۔ اور وہ حصہ باقیوں پر تقسیم ہو جائے گا۔ یہ اُسی وقت تک ہے کہ وقف نامہ جب لکھا گیا اُس وقت محلّہ میں جو مساکین تھے وہ جب تک زندہ رہیں اور وہ سب کے سب نہ رہے تو جیسے اس محلّہ کے مسکین ہیں ویسے ہی دوسرے مساکین یعنی اب جو محلّہ میں دوسرے مساکین ہونگے وہ ایک ایک حصہ کے حقدار نہیں ہیں بلکہ جتنا دیگر مساکین کو ملے گا اُتنا ہی اُن کو بھی ملے گا۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ۲۹: اپنے پڑوس کے فقرا پر وقف کیا تو پڑوسی سے مراد وہ لوگ ہیں جو اُس محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں، اگرچہ اُن کا مکان واقف کے مکان سے متصل نہ ہو اور ایک شخص اُس محلّہ میں رہتا ہے مگر جس مکان میں رہتا ہے اُس کا مالک دوسرا شخص ہے جو یہاں نہیں رہتا تو مالک مکان پڑوسیوں میں شمار نہ ہوگا بلکہ وہ جس کی یہاں سکونت ہے۔ وقف کے وقت جو لوگ محلّہ میں تھے وہ مکان بیچ کر چلے گئے تو وہ پڑوسی نہ رہے بلکہ یہ ہیں جو اب یہاں رہتے ہیں۔[7] (خانیہ)

---

1. "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثانی، ج۲، ص۳۷۹.
2. "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القرابات، ج۲، ص۳۱۷.
3. یعنی رہائش رکھنے کا حق نہیں ہوگا۔
4. "الدرالمختار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف...إلخ، ج۶، ص۶۹۳.
5. وقف کا نگران۔
6. "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القرابات، ج۲، ص۳۲۰.
7. "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القرابات، ج۲، ص۳۲۰.

مسئلہ ۳۰: پڑوسیوں پر وقف کیا تھا اور خود واقف دوسرے شہر کو چلا گیا اگر وہاں مکان بنا کر مقیم ہوگیا[1] تو وہاں کے پڑوس والے مستحق ہیں پہلی جگہ جہاں تھا وہاں کے لوگ اب مستحق نہ رہے۔ اور اگر وہاں مکان نہیں بنایا ہے تو پہلی جگہ والے بدستور مستحق ہیں۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۳۱: ایک شخص نے اپنے شہر کے سادات[3] کے لیے جائداد وقف کی ایک سیّد صاحب وہاں سے دوسرے شہر کو چلے گئے اگر یہاں کا مکان بیچا نہیں اور دوسرے شہر میں مکان نہیں بنایا تو یہیں کے ساکن[4] ہیں اور وظیفہ کے مستحق ہیں۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۳۲: جن لوگوں پر جائداد وقف کی اُن سب نے انکار کردیا تو وقف جائز اور آمدنی فقرا پر تقسیم ہوگی اور اگر بعض نے انکار کیا اور واقف نے موقوف علیہ[6] کو جس لفظ سے ذکر کیا ہے وہ لفظ باقیوں پر بولا جاتا ہے تو کل آمدنی ان باقی لوگوں کو دی جائے گی۔ اور اگر وہ لفظ نہیں بولا جاتا تو جس نے انکار کردیا ہے اُس کا حصہ فقیر کو دیا جائے مثلاً یہ کہا کہ فلاں کی اولاد پر وقف کیا اور بعض نے انکار کردیا تو سب آمدنی باقیوں کو ملے گی اور اگر کہا زید وعمرو پر وقف کیا اور زید نے انکار کیا تو اس کا حصہ عمرو کو نہیں ملے گا بلکہ فقیر کو دیا جائے اور اگر کسی شخص کی اولاد پر وقف کیا تھا اور سب نے انکار کردیا اور آمدنی فقیروں کو دیدی گئی پھر نئی آمدنی ہوئی تو اس کو قبول نہیں کرسکتے یا اِن موجودین نے[7] انکار کردیا تھا مگر اُس شخص کے کوئی اور لڑکا پیدا ہوا اُسنے قبول کرلیا تو ساری آمدنی اِسی کو ملے گی۔[8] (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۳: ایک شخص پر اپنی جائداد نسلاً بعد نسل[9] وقف کی اُس شخص نے کہا نہ میں اپنے لیے قبول کرتا ہوں نہ اپنی نسل کے لیے تو اپنے حق میں انکار صحیح ہے۔ اور اولاد کے حق میں صحیح نہیں۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: موقوف علیہ نے پہلے رد کردیا تو اب قبول کر کے وقف کو واپس نہیں لے سکتا اور جب ایک سال اس نے قبول کرلیا تو پھر رد نہیں کرسکتا اور اگر یہ کہا کہ ایک سال کا قبول نہیں کرتا ہوں اور اُسکے بعد کا قبول کرتا ہوں تو اِس سال کی آمدنی دیگر مستحقین کو ملے گی پھر اِس کو ملے گی۔[11] (فتح القدیر)

---

1 ...... یعنی مستقل رہائش اختیار کرلی۔

2 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القرابات، ج۲، ص۳۲۱.

3 ...... سید خاندان۔ 4 ...... رہنے والے، رہائشی۔

5 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القرابات، ج۲، ص۳۲۱.

6 ...... جس پر وقف کیا۔ 7 ...... موجود لوگوں نے۔

8 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی الموقوف علیه، ج۵، ص۴۵۱.

9 ...... نسل در نسل۔

10 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، فصل فی کیفیة... إلخ، ج۲، ص۴۳۰.

11 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی الموقوف علیه، ج۵، ص۴۵۱.

مسئلہ ۳۵: واقف ہی متولی بھی ہے وہ آمدنی کو اپنے ہاتھ سے اپنی قرابت والوں پر صرف کرتا ہے کسی کو کم کسی کو زیادہ جو اُسکے خیال میں آتا ہے اُسکے موافق دیتا ہے۔ اب وہ فوت ہوا اُس نے دوسرے کو متولی مقرر کیا اور یہ بیان نہیں کہ کس کو زیادہ دیتا تھا تو یہ متولی دوم اُنھیں لوگوں کو دے اور زیادتی کی رقم کا مصرف معلوم نہیں، لہٰذا اسے فقرا پر صرف کرے۔[1] (خانیہ)

مسجد کا بیان

مسئلہ ۱: مسجد ہونے کے لیے یہ ضرور ہے کہ بنانے والا کوئی ایسا فعل کرے یا ایسی بات کہے جس سے مسجد ہونا ثابت ہوتا ہو محض مسجد کی سی عمارت بنا دینا مسجد ہونے کے لیے کافی نہیں۔

مسئلہ ۲: مسجد بنائی اور جماعت سے نماز پڑھنے کی اجازت دیدی مسجد ہوگئی اگرچہ جماعت میں دو ہی شخص ہوں مگر یہ جماعت علی الاعلان یعنی اذان واقامت کے ساتھ ہو۔ اور اگر تنہا ایک شخص نے اذان واقامت کے ساتھ نماز پڑھی اس طرح نماز پڑھنا جماعت کے قائم مقام ہے اور مسجد ہوجائے گی۔ اور اگر خود اِس بانی نے تنہا اس طرح نماز پڑھی تو یہ مسجدیت[2] کے لیے کافی نہیں کہ مسجدیت کے لیے نماز کی شرط اِس لیے ہے تاکہ عامۂ مسلمین کا قبضہ ہوجائے اور اس کا قبضہ تو پہلے ہی سے ہے، عامۂ مسلمین کے قائم مقام یہ خود نہیں ہوسکتا۔[3] (خانیہ، فتح القدیر، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: یہ کہا کہ میں نے اس کو مسجد کردیا تو اس کہنے سے بھی مسجد ہوجائے گی۔[4] (تنویر)

مسئلہ ۴: مکان میں مسجد بنائی اور لوگوں کو اُس میں آنے اور نماز پڑھنے کی اجازت دیدی اگر مسجد کا راستہ علیحدہ کردیا ہے تو مسجد ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: مسجد کے لیے یہ ضرور ہے کہ اپنی املاک سے اُسکو بالکل جدا کردے اسکی ملک اُس میں باقی نہ رہے، لہٰذا نیچے اپنی دوکانیں ہیں یا رہنے کا مکان اور اوپر مسجد بنوائی تو یہ مسجد نہیں۔ یا اوپر اپنی دوکانیں یا رہنے کا مکان اور نیچے مسجد بنوائی تو یہ

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف،فصل فی الوقف علی القرابات،ج۲،ص۳۲۰.

2 ...... مسجد ہونے، مسجد کہلانے۔

3 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف،باب الرجل یجعل دارہٗ مسجدًاو خانًا...إلخ،ج۲،ص۲۹۶.

و"فتح القدیر"، کتاب الوقف،فصل اختص المسجد باحکام،ج۵،ص۴۴۳-۴۴۴.

و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الوقف،مطلب:فی احکام المسجد،ج۶،ص۵۴۶_۵۴۸.

4 ...... "تنویر الأبصار"، کتاب الوقف،ج۶،ص۵۴۶.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف،الباب الحادی عشر فی المسجد،الفصل الاول،ج۲،ص۴۵۴.

مسجد نہیں بلکہ اُسکی ملک ہے اور اُسکے بعد اُسکے ورثہ کی، اور اگر نیچے کا مکان مسجد کے کام کے لیے ہو اپنے لیے نہ ہو تو مسجد ہوگئی۔ [1](ہدایہ، تبیین وغیرہما) یوہیں مسجد کے نیچے کرایہ کی دکانیں بنائی گئیں یا اوپر مکان بنایا گیا جن کی آمدنی مسجد میں صرف ہوگی تو حرج نہیں یا مسجد کے نیچے ضرورت مسجد کے لیے تہ خانہ بنایا کہ اُس میں پانی وغیرہ رکھا جائے گا یا مسجد کا سامان اُس میں رہے گا تو حرج نہیں۔ [2](عالمگیری) مگر یہ اُس وقت ہے کہ قبل تمام مسجد دکانیں یا مکان بنالیا ہو اور مسجد ہو جانے کے بعد نہ اُسکے نیچے دکان بنائی جاسکتی نہ اوپر مکان۔ [3](درمختار) یعنی مثلاً ایک مسجد کو منہدم کر کے [4] پھر سے اُسکی تعمیر کرانا چاہیں اور پہلے اُسکے نیچے دکانیں نہ تھیں اور اب اس جدید تعمیر میں دکان بنوانا چاہیں تو نہیں بناسکتے کہ یہ تو پہلے ہی سے مسجد ہے اب دکان بنانے کے یہ معنی ہونگے کہ مسجد کو دکان بنایا جائے۔

مسئلہ۶: مسجد کے لیے عمارت ضرور نہیں یعنی خالی زمین اگر کوئی شخص مسجد کردے تو مسجد ہے، مثلاً مالک زمین نے لوگوں سے کہدیا کہ اس میں ہمیشہ نماز پڑھا کرو تو مسجد ہوگئی اور اگر ہمیشہ کا لفظ نہیں بولا مگر اُس کی نیت یہی ہے، جب بھی مسجد ہے اور اگر نہ لفظ ہے اور نہ نیت، مثلاً نماز پڑھنے کی اجازت دیدی اور نیت کچھ نہیں یا مہینہ یا سال بھر ایک دن کے لیے نماز پڑھنے کو کہا تو وہ زمین مسجد نہیں بلکہ اُسکی ملک [5] ہے، اُسکے مرنے کے بعد اُسکے ورثہ کی ملک ہے۔ [6](عالمگیری)

مسئلہ۷: ایک مکان مسجد کے نام وقف تھا متولی نے اُسے مسجد بنادیا اور لوگوں نے چند سال تک اُس میں نماز بھی پڑھی پھر نماز پڑھنا چھوڑ دیا اب اُسے کرایہ کا مکان کرنا چاہتے ہیں تو کرسکتے ہیں۔ کیونکہ متولی کے مسجد کرنے سے وہ مسجد نہیں ہوا۔ [7](عالمگیری)

مسئلہ۸: مریض نے اپنے مکان کو مسجد کردیا اگر وہ مکان مریض کے تہائی مال کے اندر ہے تو مسجد بنانا صحیح ہے مسجد ہوگیا اور اگر تہائی سے زائد ہے اور ورثہ نے اجازت دے دی جب بھی مسجد ہے اور ورثہ نے اجازت نہیں دی تو کُل کا کُل

---

1 ......"الهداية"، كتاب الوقف، ج٢، ص ٢٠.
و"تبيين الحقائق"، كتاب الوقف، ج٤، ص ٢٧١، وغيرهما.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الحادى عشر في المسجد، الفصل الاول، ج٢، ص ٤٥٥.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الوقف، ج٦، ص٥٤٨-٥٤٩.

4 ......یعنی شہید کرکے۔ 5 ......ملکیت۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الحادى عشر في المسجد، الفصل الاول، ج٢، ص ٤٥٥.

7 ......المرجع السابق، ص ٤٥٥-٤٥٦.

میراث ہے۔ اور مسجد نہیں ہوسکتا کہ اُس میں ورثہ بھی حقدار ہیں اور مسجد کو حقوق العباد سے جدا ہونا ضروری ہے۔ یوہیں ایک شخص نے زمین خرید کر مسجد بنائی بائع کے علاوہ کوئی دوسرا شخص بھی اُس میں حقدار نکلا تو مسجد نہیں رہی اور اگر یہ وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرا تہائی مکان مسجد بنادیا جائے تو وصیت صحیح ہے مکان تقسیم کرکے ایک تہائی کو مسجد کردیں گے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: اہل محلہ یہ چاہتے ہیں کہ مسجد کو توڑ کر پہلے سے عمدہ و مستحکم[2] بنائیں تو بنا سکتے ہیں بشرطیکہ اپنے مال سے بنائیں مسجد کے روپے سے تعمیر نہ کریں اور دوسرے لوگ ایسا کرنا چاہتے ہوں تو نہیں کرسکتے اور اہل محلہ کو یہ بھی اختیار ہے کہ مسجد کو وسیع کریں اُس میں حوض اور کوآں اور ضرورت کی چیزیں بنائیں وضو اور پینے کے لیے مٹکوں میں پانی رکھوائیں، جھاڑ،[3] ہانڈی،[4] فانوس وغیرہ لگائیں۔ بانی مسجد[5] کے ورثہ کو منع کرنے کا حق نہیں جب کہ وہ اپنے مال سے ایسا کرنا چاہتے ہوں اور اگر بانی مسجد اپنے پاس سے کرنا چاہتا ہے اور اہل محلہ اپنی طرف سے تو بانی مسجد بہ نسبت اہل محلہ کے زیادہ حقدار ہے۔ حوض اور کوآں[6] بنوانے میں یہ شرط ہے کہ اُنکی وجہ سے مسجد کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔[7] (ردالمحتار) اور یہ بھی ضرور ہے کہ پہلے جتنی مسجد تھی اُسکے علاوہ دوسری زمین میں بنائے جائیں مسجد میں نہیں بنائے جاسکتے۔

مسئلہ ۱۰: امام و مؤذن مقرر کرنے میں بانی مسجد یا اُسکی اولاد کا حق بہ نسبت اہل محلہ کے زیادہ ہے مگر جب کہ اہل محلہ نے جس کو مقرر کیا وہ بانی مسجد کے مقررہ کردہ سے اولیٰ ہے تو اہل محلہ ہی کا مقرر کردہ امام ہوگا۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: اہل محلہ کو یہ بھی اختیار ہے کہ مسجد کا دروازہ دوسری جانب منتقل کردیں اور اگر اِس باب میں رائیں مختلف ہوں تو جس طرف کثرت ہو اور اچھے لوگ ہوں اُنکی بات پر عمل کیا جائے۔[9] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مسجد کی چھت پر امام کے لیے بالا خانہ بنانا چاہتا ہے اگر قبل تمام مسجدیت[10] ہو تو بنا سکتا ہے اور مسجد ہو

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج۲، ص۴۵۶.

2 ...... مضبوط۔
3 ...... بلور یا آبگینے کا شاخ دار درخت کی مانند وہ فانوس جو مکانات میں روشنی اور زیبائش کے لئے لٹکایا جاتا ہے۔

4 ...... ایک قسم کا شیشے کا برتن جس میں شمع جلا کر روشنی کرتے ہیں۔

5 ...... مسجد تعمیر کرانے والا۔
6 ...... کنواں۔

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب فی احکام المسجد، ج۶، ص۵۴۸.

8 ...... "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج۶، ص۶۵۹-۶۶۰.

9 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب فی احکام المسجد، ج۶، ص۵۴۸.

و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج۲، ص۴۵۶.

10 ...... تکمیل مسجد سے پہلے۔

جانے کے بعد نہیں بنا سکتا، اگرچہ کہتا ہو کہ مسجد ہونے کے پہلے سے میری نیت بنانے کی تھی بلکہ اگر دیوار مسجد پر حجرہ بنانا چاہتا ہو تو اسکی بھی اجازت نہیں یہ حکم خود واقف اور بانی مسجد کا ہے، لہٰذا جب اسے اجازت نہیں تو دوسرے بدرجۂ اولیٰ نہیں بنا سکتے، اگر اس قسم کی کوئی ناجائز عمارت چھت یا دیوار پر بنادی گئی ہو تو اُسے گرادینا واجب ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: مسجد کا کوئی حصّہ کرایہ پر دینا کہ اسکی آمدنی مسجد پر صَرف[2] ہوگی حرام ہے اگرچہ مسجد کو ضرورت بھی ہو۔ یوہیں مسجد کو مسکن[3] بنانا بھی ناجائز ہے۔ یوہیں مسجد کے کسی جز کو حجرہ میں شامل کرلینا بھی ناجائز ہے۔[4] (درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ ۱۴: مصلیوں[5] کی کثرت کی وجہ سے مسجد تنگ ہوگئی اور مسجد کے پہلو میں کسی شخص کی زمین ہے تو اُسے خرید کر مسجد میں اضافہ کریں اور اگر وہ نہ دیتا ہو تو واجبی قیمت دیکر جبراً اُس سے لے سکتے ہیں۔ یوہیں اگر پہلوئے مسجد میں کوئی زمین یا مکان ہے جو اس مسجد کے نام وقف ہے یا کسی دوسرے کام کے لیے وقف ہے تو اُسکو مسجد میں شامل کرکے اضافہ کرنا جائز ہے البتہ اسکی ضرورت ہے کہ قاضی سے اجازت حاصل کرلیں۔ یوہیں اگر مسجد کے برابر وسیع راستہ ہو اُس میں سے اگر کچھ جز مسجد میں شامل کرلیا جائے جائز ہے۔ جبکہ راستہ تنگ نہ ہوجائے اور اُس کی وجہ سے لوگوں کا حرج نہ ہو۔[6] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: مسجد تنگ ہوگئی ایک شخص کہتا ہے مسجد مجھے دیدو اسے میں اپنے مکان میں شامل کرلوں اور اسکے عوض[7] میں وسیع اور بہتر زمین تمہیں دیتا ہوں تو مسجد کو بدلنا جائز نہیں۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: مسجد بنائی اور شرط کردی کہ مجھے اختیار ہے کہ اسے مسجد رکھوں یا نہ رکھوں تو شرط باطل ہے اور وہ مسجد ہوگئی یعنی مسجدیت کے ابطال کا[9] اُسے حق نہیں۔ یوہیں مسجد کو اپنے یا اہل محلّہ کے لیے خاص کردے تو خاص نہ ہوگی دوسرے محلّہ

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب فی احکام المسجد، ج٦، ص٥٤٩-٥٥٠.

2 ...... خرچ۔

3 ...... رہنے کی جگہ۔

4 ...... "درالمختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص ٥٥٠

و "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج٥، ص٤٢٢.

5 ...... مصلی کی جمع یعنی نمازیوں۔

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج٢، ص٤٥٦-٤٥٧.

و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب فی جعل شیٔ من المسجد طریقاً، ج٦، ص٥٧٨-٥٨١.

7 ...... بدلے۔

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج٢، ص٤٥٧.

9 ...... باطل کرنے کا۔

والے بھی اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں اسے روکنے کا کچھ اختیار نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: مسجد کے آس پاس جگہ ویران ہوگئی وہاں لوگ رہے نہیں کہ مسجد میں نماز پڑہیں[2] یعنی مسجد بالکل بیکار ہوگئی جب بھی وہ بدستور مسجد ہے کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اُسے توڑ پھوڑ کر اُسکے اینٹ پتھر وغیرہ اپنے کام میں لائے یا اُسے مکان بنالے۔ یعنی وہ قیامت تک مسجد ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: مسجد کی چٹائی جانماز وغیرہ اگر بیکار ہوں اور اس مسجد کے لیے کارآمد نہ ہوں تو جس نے دیا ہے وہ جو چاہے کرے اُسے اختیار ہے اور مسجد ویران ہوگئی کہ وہاں لوگ رہے نہیں تو اُس کا سامان دوسری مسجد کو منتقل کردیا جائے بلکہ ایسی منہدم ہوجائے اور اندیشہ ہو کہ اِس کا عملہ[4] لوگ اوٹھالے جائیں گے اور اپنے صرف میں لائیں گے تو اسے بھی دوسری مسجد کی طرف منتقل کردینا جائز ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: جاڑے کے موسم میں مسجد میں پَیال[6] ڈلوایا تھا، جاڑے نکل جانے کے بعد بیکار ہوگئے تو جس نے ڈلوایا اُسے اختیار ہے جو چاہے کرے اور اُس نے مسجد سے نکلوا کر باہر ڈلوادیے تو جو چاہے لے جاسکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: بعض لوگ مسجد میں جو پیال بچھا ہے اِسے سقایہ[8] کی آگ جلانے کے کام میں لاتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یوہیں سقایہ کی آگ گھر لیجانا یا اوس سے چلم[9] بھرنا یا سقایہ کا پانی گھر لیجانا یہ سب ناجائز ہے، ہاں جس نے پانی بھروایا اور گرم کرایا ہے اگر وہ اسکی اجازت دیدے تو لیجاسکتے ہیں، جبکہ اُس نے اپنے پاس سے صرف کیا ہے اور مسجد کا پیسہ صرف کیا ہو تو اسکی اجازت بھی نہیں دے سکتا۔

مسئلہ ۲۱: مسجد کی اشیا مثلاً لوٹا چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کرسکتے مثلاً لوٹے میں پانی بھر کر اپنے گھر نہیں لیجاسکتے اگرچہ یہ ارادہ ہو کہ پھر واپس کر جاؤں گا اُسکی چٹائی اپنے گھر یا کسی دوسری جگہ بچھانا ناجائز ہے۔ یوہیں مسجد کے

---

1. "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج۲، ص۴۵۷-۴۵۸.
2. پڑھیں۔
3. "الدرالمختار"، كتاب الوقف، ج۶، ص۵۵۰ وغيره.
4. ملبہ، سامان۔
5. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الوقف، مطلب: فيما لو خرب المسجد اوغيره، ص۵۵۱.
6. چاولوں یا گندم کی فصل کا بھوسا وغیرہ جسے غریب لوگ سردیوں میں نیچے بچھا کر سوتے ہیں۔
7. "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج۲، ص۴۵۸-۴۵۹.
8. مسجد میں پانی گرم کرنے کا برتن وغیرہ۔
9. حقہ۔

ڈول رسی سے اپنے گھر کے لیے پانی بھرنا یا کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا ناجائز ہے۔

مسئلہ ۲۲: تیل یا موم بتی مسجد میں جلانے کے لیے دی اور بچ رہی تو دوسرے دِن کام میں لائیں اور اگر خاص دِن کے لیے دی ہے مثلاً رمضان یا شبِ قدر کے لیے تو بچی ہوئی مالک کو واپس دی جائے امام مؤذن کو بغیر اجازت لینا جائز نہیں، ہاں اگر وہاں کا عرف [1] ہو کہ بچی ہوئی امام ومؤذن کی ہے تو اجازت کی ضرورت نہیں۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: ایک شخص نے اپنے تہائی مال کی وصیت کی کہ نیک کاموں میں صرف کیا جائے تو اس مال سے مسجد میں چراغ جلایا جاسکتا ہے مگر اُتنے ہی چراغ اِس مال سے جلائے جاسکتے ہیں جتنے کی ضرورت ہے ضرورت سے زیادہ محض تزین [3] کے لیے اِس رقم سے نہیں جلائے جاسکتے۔ [4] (خانیہ)

مسئلہ ۲۴: ایک شخص نے اپنی جائداد اس طرح وقف کی ہے کہ اس کی آمدنی مسجد کی عمارت ومرمت میں لگائی جائے اور جو بچ رہے فقرا پر صرف کی جائے۔ اور وقف کی آمدنی بچی ہوئی موجود ہے اور مسجد کو اس وقت تعمیر کی حاجت بھی نہیں ہے اگر یہ گمان ہو کہ جب مسجد میں تعمیر ومرمت کی ضرورت ہوگی اُس وقت تک ضرورت کے لائق اسکی آمدنی جمع ہو جائے گی تو اس وقت جو کچھ جمع ہے فقرا پر صرف کر دیا جائے۔ [5] (خانیہ)

مسئلہ ۲۵: مسجد منہدم ہوگئی [6] اور اسکے اوقاف کی آمدنی اتنی موجود ہے کہ اِس سے پھر مسجد بنائی جاسکتی ہے تو اِس آمدنی کو تعمیر میں صرف [7] کرنا جائز ہے۔ [8] (خانیہ)

مسئلہ ۲۶: مسجد کے اوقاف کی آمدنی سے متولی نے کوئی مکان خریدا اور یہ مکان مؤذن یا امام کو رہنے کے لیے دیدیا اگر ان کو معلوم ہے تو اس میں رہنا مکروہ وممنوع ہے۔ یوہیں مسجد پر جو مکان اس لیے وقف ہیں کہ اُن کا کرایہ مسجد میں صرف ہوگا یہ مکان بھی امام ومؤذن کو رہنے کے لیے نہیں دے سکتا اور دے دیا تو ان کو رہنا منع ہے۔ [9] (خانیہ)

مسئلہ ۲۷: متولی نے اگر مسجد کے لیے چٹائی، جانماز، تیل وغیرہ خریدا اگر واقف نے متولی کو یہ سب اختیارات دیے

---

1. لوگوں کی رسم وعادت۔
2. "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی الوقف اذا خرب ولم یمکن عمارتہ، ج۶، ص۵۷۸.
3. آرائش وخوبصورتی۔
4. "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہٗ مسجداً او خاناً... إلخ، ج۲، ص۲۹۷.
5. المرجع السابق.
6. شہید ہوگئی۔
7. خرچ۔
8. "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہٗ مسجداً او خاناً... إلخ، ج۲، ص۲۹۷.
9. "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہٗ مسجداً او خاناً... إلخ، ج۲، ص۲۹۸.

ہوں یا کہہ دیا ہو کہ مسجد کی مصلحت کے لیے جو چاہو خرید و یا معلوم نہ ہو کہ متولی کو ایسی اجازت دی ہے مگر اس سے پہلا متولی یہ چیزیں خریدتا تھا تو اسکا خریدنا، جائز ہے اور اگر معلوم ہے کہ صرف عمارت کے متعلق اختیار دیا ہے تو خریدنا، ناجائز ہے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۲۸: مسجد بنائی اور کچھ سامان لکڑیاں اینٹیں وغیرہ بچ گئیں تو یہ چیزیں عمارت ہی میں صرف کی جائیں انکو فروخت کرکے تیل چٹائی میں صرف نہیں کر سکتے۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۲۹: مسجد کے لیے چندہ کیا اور اس میں سے کچھ رقم اپنے صرف میں لایا اگرچہ یہی خیال ہے کہ اس کا معاوضہ اپنے پاس سے دے دے گا جب بھی خرچ کرنا ناجائز ہے۔ پھر اگر معلوم ہے کہ کس نے وہ روپیہ دیا تھا تو اُسے تاوان دے یا اُس سے اجازت لے کر مسجد میں تاوان صرف کرے اور معلوم نہ ہو کہ کس نے دیا تھا تو قاضی کے حکم سے مسجد میں تاوان صرف کرے اور خود بغیر اذن قاضی مسجد میں اُس تاوان کو صرف کر دیا تو امید ہے کہ اِس کے وبال سے بچ جائے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۳۰: مسجد یا مدرسہ پر کوئی جائداد وقف کی اور ہنوز[4] وہ مسجد یا مدرسہ موجود بھی نہیں مگر اس کے لیے جگہ تجویز کرلی ہے تو وقف صحیح ہے اور جب تک اُس کی تعمیر نہ ہو وقف کی آمدنی فقرا پر صرف کی جائے اور جب بن جائے تو پھر اس پر صرف ہو۔[5] (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۱: مسجد کے لیے مکان یا کوئی چیز ہبہ کی[6] تو ہبہ صحیح ہے اور متولی کو قبضہ دلا دینے سے ہبہ تمام ہو جائے گا اور اگر کہا یہ سو روپے مسجد کے لیے وقف کیے تو یہ بھی ہبہ ہے بغیر قبضہ ہبہ تمام نہیں ہوگا۔ یوہیں درخت مسجد کو دیا تو اس میں بھی قبضہ ضروری ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: مؤذن و جاروب کش[8] وغیرہ کو متولی اُسی تنخواہ پر نوکر رکھ سکتا ہے جو واجبی طور پر ہونی چاہیے اور اگر اتنی زیادہ تنخواہ مقرر کی جو دوسرے لوگ نہ دیتے تو مال وقف سے اس تنخواہ کا ادا کرنا جائز نہیں اور دیگا تو تاوان دینا پڑیگا بلکہ اگر مؤذن

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہ مسجداً او خاناً... إلخ، ج۲، ص ۳۰۰.

2 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی الفاظ الوقف، ج۲، ص ۲۹۵.

3 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہ مسجداً او خاناً... إلخ، ج۲، ص ۳۰۱-۳۰۲.

4 ...... ابھی۔

5 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج۵، ص ۴۲۹.

6 ...... فی سبیل اللہ دی۔

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد وما یتعلق بہ، الفصل الثانی، ج۲، ص ۴۶۰.

8 ...... جھاڑو دینے والا۔

وغیرہ کو معلوم ہے کہ مال وقف سے یہ تنخواہ دیتا ہے تو لینا بھی جائز نہیں۔[1] (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۳: متولی مسجد بے پڑھا شخص ہے اُس نے حساب کتاب کے لیے ایک شخص کو نوکر رکھا تو مال وقف سے اُس کو تنخواہ دینا جائز نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: مسجد کی آمدنی سے دکان یا مکان خریدنا کہ اس کی آمدنی مسجد میں صرف ہوگی اور ضرورت ہوگی تو بیع کردیا جائے گا یہ جائز ہے جبکہ متولی کے لیے اس کی اجازت ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: مسجد کے لیے اوقاف[4] ہیں مگر کوئی متولی نہیں اہل محلّہ میں سے ایک شخص اس کی دیکھ بھال اور کام کرنے کے لیے کھڑا ہوگیا اور اِس وقف کی آمدنی کو ضروریات مسجد میں صرف کیا تو دیانۃً اس پر تاوان نہیں۔[5] (عالمگیری) اور ایسی صورت کا حکم یہ ہے کہ قاضی کے پاس درخواست دیں وہ متولی مقرر کردیگا مگر چونکہ آجکل یہاں اسلامی سلطنت[6] نہیں اور نہ قاضی ہے اِس مجبوری کی وجہ سے اگر خود اہل محلّہ کسی کو منتخب[7] کرلیں کہ وہ ضروریاتِ مسجد کو انجام دے تو جائز ہے کیونکہ ایسا نہ کرنے میں وقف کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔

مسئلہ ۳۶: مسجد کا متولی موجود ہو تو اہل محلّہ کو اوقاف مسجد میں تصرف کرنا[8] مثلاً دکانات وغیرہ کو کرایہ پر دینا جائز نہیں مگر اُنھوں نے ایسا کرلیا اور مسجد کے مصالح[9] کے لحاظ سے یہی بہتر تھا تو حاکم اُن کے تصرف کو نافذ کردے گا۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: مسجد کے اوقاف بیچ کر اُسکی عمارت پر صرف کردینا ناجائز ہے اور وقف کی آمدنی سے کوئی مکان خریدا تھا تو اسے بیچ سکتے ہیں۔[11] (عالمگیری)

---

1 ...... "فتح القدير"، كتاب الوقف، الفصل الاول فى المتولى، ج٥، ص ٤٥٠.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الحادى عشر فى المسجد وما يتعلق به، الفصل الثانى، ج٢، ص ٤٦١.

3 ...... المرجع السابق، ص ٤٦٢.

4 ...... وقف کی جائیداد اور دیگر مال وقف وغیرہ۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الحادى عشر فى المسجد وما يتعلق به، الفصل الثانى، ج٢، ص ٤٦٣.

6 ...... اسلامی نظام حکومت۔

7 ...... مقرر۔

8 ...... عمل دخل کرنا، لین دین کرنا۔

9 ...... تعمیر ومرمت۔

10 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الحادى عشر فى المسجد وما يتعلق به، الفصل الثانى، ج٢، ص ٤٦٣.

11 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الحادى عشر فى المسجد وما يتعلق به، الفصل الثانى، ج٢، ص ٤٦١.

مسئلہ ۳۸: مسجد کے نام ایک زمین وقف تھی اور وہ اب کاشت کے قابل نہ رہی یعنی اُس سے آمدنی نہیں ہوتی کسی نے اُس میں تالاب کھودوالیا کہ عامہ مسلمین [1] اِس سے فائدہ اُٹھائیں اُس کا یہ فعل ناجائز ہے اور اُس تالاب میں نہانا اور دھونا اور اُس کے پانی سے فائدہ اُٹھانا ناجائز ہے۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: مسلمانوں پر کوئی حادثہ آپڑا جس میں روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت ہے اور اس وقت روپیہ کی کوئی سبیل [3] نہیں ہے مگر اوقاف مسجد کی آمدنی جمع ہے اور مسجد کو اس وقت حاجت بھی نہیں تو بطور قرض مسجد سے رقم لی جاسکتی ہے۔ [4] (عالمگیری)

قبرستان وغیرہ کا بیان

مسئلہ ۱: قبروں کے لیے زمین وقف کی تو وقف صحیح ہے اور اصح یہ ہے کہ وقف کرنے سے ہی واقف کی ملک سے خارج ہوگئی اگرچہ نہ ابھی مردہ دفن کیا ہو اور نہ اپنے قبضہ سے نکال کر دوسرے کو قبضہ دلا لیا ہو۔ [5]

مسئلہ ۲: زمین قبرستان کے لیے وقف کی اور اس میں بڑے بڑے درخت ہیں تو درخت وقف میں داخل نہیں واقف یا اُسکے ورثہ کی ملک ہے۔ یوہیں اُس زمین میں عمارت ہے تو یہ بھی وقف میں داخل نہیں۔ [6] (خانیہ)

مسئلہ ۳: گاؤں والوں نے قبرستان کے لیے زمین وقف کی اور مردے بھی اس میں دفن کیے پھر اسی گاؤں کے کسی شخص نے اس زمین میں اس لیے مکان بنایا کہ تختے وغیرہ قبرستان کے ضروریات اُس میں رکھے جائینگے اور وہاں حفاظت کے لیے کسی کو مقرر کردیا اگر یہ سب کام تنہا اُسی نے دوسروں کے بغیر مرضی کیے یا بعض دوسرے بھی راضی تھے تو اگر قبرستان میں وسعت ہے تو کوئی حرج نہیں یعنی جبکہ یہ مکان قبروں پر نہ بنا ہو اور مکان بننے کے بعد اگر اِس زمین کی مردہ دفن کرنے کے لیے ضرورت پڑگئی تو عمارت اُٹھوادی جائے۔ [7] (خانیہ)

مسئلہ ۴: وقفی قبرستان میں جس طرح غریب لوگ اپنے مردے دفن کرسکتے ہیں، مالدار بھی دفن کرسکتے ہیں فقرا کی

---

1. ......عام مسلمان۔
2. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوقف،الباب الحادی عشرفی المسجدوما یتعلق بہ،الفصل الثانی، ج۲،ص ٤٦٤.
3. ......کوئی ذریعہ۔
4. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوقف،الباب الحادی عشرفی المسجدوما یتعلق بہ،الفصل الثانی، ج۲،ص ٤٦٤.
5. ......"الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الوقف،باب الرجل یجعل دارہٗ مسجداً...إلخ، ج۲،ص ۲۹٦.
6. ......"الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الوقف،فصل فی المقابروالرباطات، ج۲،ص ۳۱۰.
7. ......المرجع السابق.

تخصیص نہیں۔[1] (تبیین)

مسئلہ ۵: کفار کا قبرستان ہے اُسے مسلمان اپنا قبرستان بنانا چاہتے ہیں اگر اُن کے نشانات مٹ چکے ہیں ہڈیاں بھی گل گئی ہیں تو حرج نہیں اور اگر ہڈیاں باقی ہیں تو کھود کر پھینک دیں اور اب اسے قبرستان بنا سکتے ہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: مسلمانوں کا قبرستان ہے جس میں قبر کے نشان بھی مٹ چکے ہیں ہڈیوں کا بھی پتہ نہیں جب بھی اس کو کھیت بنانا یا اس میں مکان بنانا ناجائز ہے اور اب بھی وہ قبرستان ہی ہے، قبرستان کے تمام آداب بجالائے جائیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: قبرستان میں کسی نے اپنے لیے قبر کھدوا رکھی ہے اگر قبرستان میں جگہ موجود ہے تو دوسرے کو اُس قبر میں دفن کرنا نہ چاہیے اور جگہ موجود نہ ہو تو دوسرے لوگ اپنا مردہ اس میں دفن کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ مسجد میں جگہ گھیرنے کے لیے پہلے سے رومال رکھ دیتے ہیں یا مصلّٰی بچھا دیتے ہیں اگر مسجد میں جگہ ہو تو دوسرے کا رومال یا جانماز ہٹا کر بیٹھنا نہ چاہیے اور جگہ نہ ہو تو بیٹھ سکتا ہے۔[4] (فتاویٰ قاضی خاں)

مسئلہ ۸: زمین مملوک[5] میں بغیر اجازت مالک کسی نے مردہ دفن کر دیا تو مالک زمین کو اختیار ہے کہ مردہ کو نکلوا دے یا زمین برابر کر کے کھیتی کرے۔[6] (خانیہ)

(قبرستان وغیرہ میں درخت کے احکام)

مسئلہ ۹: قبرستان میں کسی نے درخت لگائے تو یہی شخص ان درختوں کا مالک ہے اور درخت خودرو[7] ہیں یا معلوم نہیں کس نے لگائے تو قبرستان کے قرار پائیں گے یعنی قاضی کے حکم سے بیچ کر اسی قبرستان کی درستی میں صَرف کیا جائے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "تبيين الحقائق"، كتاب الوقف، ج٤، ص٢٧٣.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثاني عشر في الرباطات والمقابر... إلخ، ج٢، ص٤٦٩.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثاني عشر في الرباطات والمقابر... إلخ، ج٤، ص٤٧١ـ٤٧٠.

4 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الوقف، فصل في المقابر والرباطات، ج٢، ص٣١٠.

5 ...... یعنی جس زمین کا کوئی مالک ہو۔

6 ...... "الفتاوى الخانية"، المرجع السابق.

7 ...... قدرتی پیدا ہونے والے درخت۔

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثاني عشر في الرباطات والمقابر... إلخ، ج٤، ص٤٧٣ـ٤٧٤.

مسئلہ ۱۰: مسجد میں کسی نے درخت لگائے تو درخت مسجد کا ہے لگانے والے کا نہیں اور زمین موقوفہ میں کسی نے درخت لگائے اگر یہ شخص اس زمین کی نگرانی کے لیے مقرر ہے یا واقف نے درخت لگایا اور وقف کا مال اس پر صرف کیا یا اپنا ہی مال صرف کیا مگر کہہ دیا کہ وقف کے لیے یہ درخت لگایا تو ان صورتوں میں وقف کا ہے ورنہ لگانے والے کا۔ درخت کاٹ ڈالے جڑیں باقی رہ گئیں اِن جڑوں سے پھر درخت نکل آیا تو یہ اُسی کی مِلک ہے جسکی مِلک میں پہلا تھا۔[1] (خانیہ، فتح القدیر، عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: وقفی زمین کرایہ پر لی اور اس میں درخت بھی لگادیے تو درخت اِسی کے ہیں اسکے بعد اسکے ورثہ کے اور اجارہ فسخ ہونے پر[2] اس کو اپنا درخت نکال لینا ہوگا۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۱۲: مسجد میں انار یا امرود وغیرہ پھلدار درخت ہے مصلیوں[4] کو اسکے پھل کھانا جائز نہیں بلکہ جس نے بویا ہے وہ بھی نہیں کھا سکتا کہ درخت اُسکا نہیں بلکہ مسجد کا ہے، پھل بیچ کر مسجد پر صرف کیا جائے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۱۳: مسافر خانہ میں پھلدار درخت ہیں، اگر ایسے درخت ہوں جن کے پھلوں کی قیمت نہیں ہوتی تو مسافر کھا سکتے ہیں اور قیمت والے پھل ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ نہ کھائے۔[6] (عالمگیری) یہ سب اُس صورت میں ہے کہ معلوم نہ ہو کہ درخت لگانے والے کی کیا نیت تھی یا معلوم ہو کہ مسجد یا مسافر خانہ کے لیے لگایا ہے اور اگر معلوم ہو کہ عام مسلمانوں کے کھانے کے لیے لگایا ہے تو جس کا جی چاہے کھالے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: وقفی مکان میں وقفی درخت ہو تو درخت بیچ کر مکان کی مرمت میں لگانا جائز نہیں بلکہ مکان کی مرمت خود اس مکان کے کرایہ سے ہوگی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: وقفی مکان میں پھلدار درخت ہو تو کرایہ دار کو اُسکے پھل کھانا جائز نہیں جبکہ وقف کے لیے درخت لگائے

---

1 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الوقف، فصل في الأشجار، ج٢، ص٣٠٨.
و "فتح القدير"، كتاب الوقف، فصل اختص المسجد بأحكام، ج٥، ص٤٤٩.
و "الفتاوى الهندية" كتاب الوقف، الباب الثاني عشر في الرباطات والمقابر... إلخ، ج٢، ص٤٧٤.

2 ...... ٹھیکہ ختم ہونے کے بعد۔

3 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الوقف، فصل في الأشجار، ج٢، ص٣٠٨.

4 ...... نمازیوں۔

5 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الوقف، فصل في الأشجار، ج٢، ص٣٠٨.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثاني عشر في الرباطات والمقابر... إلخ، ج٢، ص٤٧٣.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الوقف، فصل: يراعى شرط الواقف في إجارته، ج٦، ص٦٦٤.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الوقف، فصل: يراعى شرط الواقف في إجارته، مطلب: استاجر دارا فيها أشجار، ج٦، ص٦٦٤.

ہوں یا درخت لگانے والے کی نیت معلوم نہ ہو۔[1] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۶: وقفی درخت کا کچھ حصہ خشک ہوگیا کچھ باقی ہے تو خشک کو اُس مصرف میں خرچ کریں جہاں اُسکی آمدنی خرچ ہوتی ہے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۱۷: سڑک اور گزرگاہ پر درخت اس لیے لگائے گئے کہ راہگیر اِس سے فائدہ اُٹھائیں تو یہ لوگ انکے پھل کھاسکتے ہیں۔اور امیر وغریب دونوں کھاسکتے ہیں۔یوہیں جنگل اور راستہ میں جو پانی رکھا ہو یا سبیل کا پانی[3] ہے ہر ایک پی سکتا ہے جنازہ کی چارپائی امیر وغریب دونوں کام میں لاسکتے ہیں۔اور قرآن مجید میں ہر شخص تلاوت کرسکتا ہے۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۱۸: کوئیں کے پانی کی روک ٹوک نہیں خود بھی پی سکتے ہیں جانور کو بھی پلا سکتے ہیں۔پانی پینے کے لیے سبیل لگائی ہے تو اِس سے وضو نہیں کرسکتے اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو اور وضو کے لیے وقف ہو تو اُسے پی نہیں سکتے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: ایک مکان قبرستان پر وقف ہے یہ مکان منہدم ہوکر[6] کھنڈر ہوگیا اور کسی کام کا نہ رہا پھر کسی شخص نے اپنے مال سے اِس جگہ میں مکان بنایا تو صرف عمارت اسکی ہے،زمین کا مالک نہیں۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: حاجیوں کے ٹھہرنے کے لیے مکان وقف کیا ہے تو دوسرے لوگ اِس میں نہیں ٹھہر سکتے اور حج کا موسم ختم ہونے کے بعد کرایہ پر دیا جائے اور اُس کی آمدنی مرمت میں خرچ کی جائے،اس سے بچ جائے تو مساکین پر صرف کردی جائے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: زمین خرید کر راستہ کے لیے وقف کردی کہ لوگ چلیں گے یا سڑک بنوادی یہ وقف صحیح ہے۔اُس کے ورثہ دعوٰی نہیں کرسکتے۔یوہیں پل بنا کر وقف کیا تو یہ پل کی عمارت وقف ہے۔[9] (خانیہ)

---

1 ......"البحر الرائق"، كتاب الوقف، ج٥، ص ٣٤١،٣٤٢.

2 ......المرجع السابق، ص٣٤٢.

3 ......راستے میں عام پینے کے لیے رکھا ہوا پانی۔

4 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الوقف، فصل في الأشجار، ج٢، ص٣٠٨.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثاني عشر في الرباطات والمقابر...إلخ، ج٢، ص٤٦٥.

6 ......گرکر۔

7 ......

8 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثاني عشر في الرباطات والمقابر...إلخ، ج٢، ص٤٦٥،٤٦٦.

9 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الوقف، باب الرجل يجعل داره مسجداً...إلخ، ج٢، ص٢٩٩.

وقف میں شرائط کا بیان

واقف کو اختیار ہے جس قسم کی چاہے وقف میں شرط لگائے اور جو شرط لگائے گا اُس کا اعتبار ہوگا۔ ہاں ایسی شرط لگائی جو خلاف شرع[1] ہے تو یہ شرط باطل ہے۔ اور اِس کا اعتبار نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱: چند جگہوں میں واقف کی شرط کا اعتبار نہیں بلکہ اُس کے خلاف عمل کیا جائے گا مثلاً اُس نے یہ شرط لکھ دی کہ جائداد اگرچہ بیکار ہوجائے اُس کا تبادلہ نہ کیا جائے تو اگر قابل انتفاع[3] نہ رہے تبادلہ کیا جائے گا اور شرط کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ یا یہ شرط ہے کہ متولی کو قاضی معزول نہیں کرسکتا یا وقف میں قاضی وغیرہ کوئی مداخلت نہ کرے کوئی اس کی نگرانی نہ کرے یہ شرط بھی باطل ہے کہ نااہل کو قاضی ضرور معزول کردے گا۔ وقف کی قاضی کی طرف سے نگرانی ضرور ہوگی یا یہ شرط ہے کہ وقف کی زمین یا مکان ایک سال سے زیادہ کے لیے کسی کو کرایہ پر نہ دیا جائے اور ایک سال کے لیے کرایہ پر کوئی لیتا نہیں، زیادہ دنوں کے لیے لوگ مانگتے ہیں یا ایک سال کے لیے دیا جائے تو کرایہ کی شرح[4] کم ملتی ہے اور زیادہ دنوں کے لیے دیا جائے تو زیادہ شرح سے ملے گا تو قاضی کو جائز ہے واقف کی شرط کی پابندی نہ کرے مگر متولی شرط کے خلاف نہیں کرسکتا یا یہ شرط کی کہ اس کی آمدنی فلاں مسجد کے سائل کو دی جائے تو متولی دوسرے مسجد کے سائل کو یا بیرون مسجد[5] جو سائل ہیں اُن کو یا غیر سائل کو بھی دے سکتا ہے یا یہ شرط کی کہ ہر روز فقیروں کو اِس قدر روٹی گوشت دیا جائے تو روٹی گوشت کی جگہ قیمت بھی دے سکتا ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: مکان وقف کیا یوں کہ فلاں شخص کو اس کی آمدنی دی جائے اور یہ شرط کی کہ مرمت خود موقوف علیہ[7] کے ذمہ ہے۔ تو وقف صحیح ہے اور شرط صحیح نہیں کہ مرمت اس کے ذمہ نہیں بلکہ آمدنی سے کی جائے گی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: واقف نے یہ شرط کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں کُل آمدنی یا اسکے اتنے جز کا میں مستحق ہوں اور میرے بعد فقرا کو ملے یا یہ شرط کہ آمدنی سے میرا قرض ادا کیا جائے پھر فقرا کو۔ یا یہ کہ میری زندگی تک میں لوں گا پھر قرض ادا ہوگا پھر فقرا کو

---

1 ...... شریعت کے خلاف۔

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی نقل کتب... إلخ، ج٦، ص٥٦١.

3 ...... نفع حاصل کرنے کے قابل۔ 4 ...... مقدار، بھاؤ۔ 5 ...... مسجد سے باہر۔

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی اشتراط الإدخال والإخراج، ج٦، ص٥٩١۔٥٩٣.

7 ...... وہ شخص جس پر مکان وقف کیا۔

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: من له إستغلال... إلخ، ج٦، ص٥٧٦.

یہ سب صورتیں جائز ہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: فقط اتنا ہی کہا کہ اللہ (عزوجل) کے لیے یہ صدقہ موقوفہ ہے، اس شرط پر کہ جب تک میں زندہ رہوں آمدنی میں لوں گا تو وقف صحیح ہے کہ اگرچہ اس میں تابید[2] نہیں ہے، نہ فقرا کا ذکر ہے مگر لفظ صدقہ سے تابید اور بعد میں فقرا ہی کے لیے ہونا سمجھا جاتا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: واقف نے اپنے لیے شرط کی کہ اسکی آمدنی میں خود بھی کھاؤں گا اور دوست احباب مہمانوں کو بھی کھلاؤں گا اس سے جو بچے فقرا کے لیے ہے اور اسی طرح اپنی اولاد کے لیے نسلاً بعد نسل یہی شرط لگائی تو وقف و شرط دونوں جائز۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: یہ شرط کی ہے کہ اپنے اوپر اور اپنی اولاد و خدام[5] پر خرچ کروں گا اور وقف کا غلہ آیا اسے بیچ ڈالا اور ثمن پر قبضہ بھی کرلیا مگر خرچ کرنے سے پہلے مرگیا تو یہ رقم ترکہ[6] ہے وارثوں کا حق ہے فقرا اور وقف والوں کا حق نہیں۔[7] (فتح القدیر)

مسئلہ ۷: وقف میں یہ شرط کی کہ فلاں وارث کو وقف کی آمدنی سے بقدر کفایت[8] دیا جائے تو جب تک یہ تنہا ہے تنہا کے لائق مصارف[9] دیے جائیں اور جب بال بچوں والا ہو جائے تو اتنا دیا جائے کہ سب کے لیے کافی ہو کہ اِن سب کے مصارف اُسی کے ساتھ شمار ہونگے۔[10] (عالمگیری)

(وقف میں تبادلہ کی شرط)

مسئلہ ۸: واقف جائداد موقوفہ کے تبادلہ کی شرط لگا سکتا ہے کہ میں یا فلاں شخص جب مناسب جانیں گے اس کو دوسری جائداد سے بدل دیں گے اِس صورت میں یہ دوسری جائداد اُس موقوفہ کے قائم مقام ہوگی اور تمام وہ شرائط جو وقف نامہ میں تھے وہ سب اس میں جاری ہونگے اگرچہ وقف نامہ میں یہ نہ ہو کہ بدلنے کے بعد دوسری پہلی کے قائم مقام ہوگی اور اسکے تمام شرائط

---

1 ..."الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما یتعلق با لشرط فی الوقف، ج۲، ص۳۹۸.

2 ...ہمیشہ کے لیے۔

3 ..."الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما یتعلق با لشرط فی الوقف، ج۲، ص۳۹۸.

4 ...المرجع السابق.

5 ...نوکر چاکر۔

6 ...میت کا چھوڑا ہوا مال۔

7 ..."فتح القدیر" کتاب الوقف، ج۵، ص۴۳۹.

8 ...یعنی اتنی مقدار جس سے ضروریات پوری ہوسکیں۔

9 ...اخراجات۔

10 ..."الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثامن، ج۲، ص۳۹۸.

اس میں جاری ہوں گے۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۹: تبادلہ کی شرط وقف نامہ میں تھی اِس بنا پر تبادلہ کرلیا تو اب دوبارہ اِس جائداد کے بدلنے کا حق نہیں ہے۔ ہاں اگر شرط کے ایسے الفاظ ہوں جن سے عموم سمجھا جاتا ہے مثلاً میں جب کبھی چاہوں گا تبادلہ کرلیا کروں گا تو ایک بار کے تبادلہ سے حق ساقط نہیں ہوگا۔[2] (فتح القدیر)

مسئلہ۱۰: واقف[3] نے یہ شرط کی کہ میں جب چاہوں گا اسے بیچ ڈالوں گا یا جتنے داموں[4] میں چاہوں گا بیچ ڈالوں گا یا بیچ کر اُس ثمن[5] سے غلام خریدوں گا تو ان سب صورتوں میں وقف ہی باطل ہے۔[6] (خانیہ)

مسئلہ۱۱: یہ شرط ہے کہ متولی کو اختیار ہے جب چاہے اِس جائداد کو بیچ ڈالے اور اسکے داموں سے دوسری زمین خریدلے تو یہ شرط جائز ہے اور ایک دفعہ تبادلہ کا حق حاصل ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ۱۲: وقف میں صرف تبادلہ مذکور ہے یہ نہیں ہے کہ مکان یا زمین سے تبادلہ کروں گا تو اختیار ہے مکان سے تبادلہ کرے یا زمین سے اور اگر مکان کا لفظ ہے تو زمین سے تبادلہ نہیں کرسکتا اور زمین ہے تو مکان سے نہیں ہوسکتا اور اگر یہ ذکر نہ ہو کہ فلاں جگہ کی جائداد سے تبادلہ کروں گا تو جہاں کی جائداد سے چاہے تبادلہ کرسکتا ہے اور معین کردیا ہے تو وہیں کی جائداد سے تبادلہ ہوسکتا ہے دوسری جگہ کی جائداد سے نہیں۔[8] (عالمگیری، خانیہ، فتح القدیر)

مسئلہ۱۳: وقفی مکان کو دوسرے مکان سے بدلنا اُس وقت جائز ہے کہ دونوں مکان ایک ہی محلّہ میں ہوں یا وہ محلّہ اِس سے بہتر ہو۔ اور عکس ہو یعنی یہ اُس سے بہتر ہے تو ناجائز ہے۔[9] (بحرالرائق)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما یتعلق با لشرط فی الوقف، ج۲، ص۳۹۹، وغیرہ.

2 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج۵، ص۴۳۹.

3 ...... وقف کرنے والا۔ 4 ...... دام کی جمع، قیمت۔ 5 ...... بائع اور مشتری آپس میں جو رقم طے کرتے ہیں۔

6 ...... "الفتا وی الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج۲، ص۳۰۶.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج۶، ص۵۹۰.

8 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما یتعلق با لشرط فی الوقف، ج۲، ص۴۰۰.

و "الفتا وی الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج۲، ص۳۰۶.

و "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج۵، ص۳۴۰.

9 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۳۷۳.

مسئلہ ۱۴: یہ شرط تھی کہ میں تبادلہ کروں گا اور خود نہ کیا بلکہ وکیل سے کرایا تو بھی جائز ہے اور مرتے وقت وصیّت کر گیا تو وصی [1] تبادلہ نہیں کرسکتا اور اگر یہ شرط تھی کہ میں اور فلاں شخص مل کر تبادلہ کریں گے تو تنہا وہ شخص تبادلہ نہیں کرسکتا اور یہ تنہا کرسکتا ہے۔[2] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۵: اگر وقف نامہ میں یہ ہو کہ جو کوئی اِس وقف کا متولی ہو وہ تبادلہ کرسکتا ہے تو ہر ایک متولی کو یہ اختیار حاصل رہے گا۔ اور اگر واقف نے یہ شرط کردی کہ فلاں شخص کو اس کے تبادلہ کا اختیار ہے تو واقف کی زندگی تک اُس کو اختیار ہے۔ بعد میں نہیں ہاں اگر یہ مذکور ہے کہ میری وفات کے بعد بھی اُسے اختیار ہے تو بعد میں بھی رہے گا۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۱۶: متولی [4] کو تبادلہ کا اختیار اُسی وقت حاصل ہوگا کہ متولی کے لیے تبادلہ کی تصریح [5] ہو اور اگر متولی کے لیے تبادلہ کی شرط مذکور ہے اور خود واقف نے اپنے لیے ذکر نہیں کی جب بھی واقف تبادلہ کرسکتا ہے۔[6] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۷: ثمن سے بیع کی اجازت ہو اور اتنی کم قیمت پر بیع کی کہ اور لوگ ایسی چیز اتنی قیمت پر نہیں بیچتے تو بیع باطل ہے۔ اور اگر واجبی قیمت پر بیع ہوئی یا کچھ خفیف کمی [7] ہے تو بیع جائز ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: وقفی زمین بیچ ڈالی اور ثمن پر قبضہ بھی کرلیا اس کے بعد مرگیا اور ثمن کی نسبت بیان نہیں کیا کہ کیا ہوا تو یہ ثمن اُس پر دَین ہے اُس کے ترکہ سے وصول کریں گے۔ یوہیں اگر معلوم ہے کہ اُس نے ہلاک کردیا جب بھی دَین ہے اور اگر اُس نے خود نہیں ہلاک کیا ہے بلکہ اُس کے پاس سے ضائع ہوگیا تو تاوان نہیں اور اب وقف باطل ہوگیا۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: وقف کو بیع کیا تھا مگر کسی وجہ سے بیع جاتی رہی تو دوبارہ پھر بیع کرسکتا ہے اور اگر پھر اِسی نے اُسے خرید لیا تو دوبارہ بیع نہیں کرسکتا مگر جبکہ عموم کے ساتھ تبادلہ کا اختیار ہو تو دوبارا بھی کرسکتا ہے۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: وقفی زمین بیع کرڈالی اور ثمن سے دوسری زمین خریدی مگر جو زمین بیع کی تھی اُس میں کوئی عیب ظاہر ہوا

---

1 ...... مرنے والے نے جسے وصیت کی ہو۔

2 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج۵، ص۴۴۰.

3 ...... "الفتاوی الخانیة" کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج۲، ص۳۰۷.

4 ...... مالِ وقف اور جائیداد وقف کا منتظم۔ 5 ...... وضاحت۔

6 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج۵، ص۴۳۹.

7 ...... قیمت میں تھوڑی سی کمی۔

8 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیمایتعلق با لشرط، ج۲، ص۴۰۰.

9 ...... المرجع السابق، ص۴۰۱. 10 ...... المرجع السابق.

جس کی وجہ سے قاضی نے واپس کرنے کا حکم دیا تو یہ بدستور وقف ہے۔ اور جو دوسری زمین خریدی تھی وہ وقف نہیں اُسے جو چاہے کرے اور اگر قاضی نے واپسی کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ اس نے خود اپنی مرضی سے واپس کرلی تو یہ وقف نہیں ہے بلکہ اس کی ملک ہے اور وقفی زمین وہی ہے جو اسے بیچ کر خریدی تھی۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۲۱: وقفی زمین کو کسی نے غصب کرلیا اور غاصب ہی کے ہاتھ میں زمین تھی کہ دریا برد[2] ہوگئی اور غاصب سے تاوان لیا گیا تو اِس روپے سے دوسری زمین خریدی جائے گی۔ اور یہ زمین وقف قرار پائے گی اور اس وقف میں تمام وہ شرائط ملحوظ ہونگے جو پہلی میں تھے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۲۲: وقف کو کسی نے غصب کرلیا ہے اور اسکے پاس گواہ نہیں کہ وقف کو ثابت کرے اور غاصب اُسکے معاوضہ میں روپیہ دینے کو تیار ہے تو روپیہ لے کر دوسری زمین خرید کر وقف کے قائم مقام کردیں۔[4] (ردالمحتار)

(وقف میں تبادلہ کاذکرنہ ہوتوتبادلہ کی شرطیں)

مسئلہ ۲۳: واقف نے وقف میں استبدال[5] کو ذکر نہیں کیا یا عدم استبدال[6] کو ذکر کردیا ہے مگر وقف بالکل قابل انتفاع[7] نہ رہا یعنی اتنی بھی آمدنی نہیں ہوتی جو وقف کے مصارف کے لیے کافی ہو تو ایسے وقف کا تبادلہ جائز ہے مگر اسکے لیے چند شرطیں ہیں۔

① غبن فاحش[8] کے ساتھ بیع[9] نہ ہو۔

② تبادلہ کرنے والا قاضی عالم باعمل ہو جس کے تصرفات[10] کی نسبت لوگوں کو اطمینان ہوسکے۔

③ تبادلہ غیر منقول[11] سے ہو روپے اشرفی سے نہ ہو۔

---

1 ...... "الفتا وی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج۲،ص۳۰۶.

2 ...... دریا بہا کرلے گیا یعنی پانی کے بہاؤ میں زمین بہہ گئی۔

3 ...... "الفتا وی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج۲،ص۳۰۵.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف،مطلب:لا یستبدل العامرالا فی أربع ،ج۶،ص۵۹٤.

5 ...... تبادلہ کرنے۔ 6 ...... تبادلہ نہ کرنے۔

7 ...... نفع حاصل کرنے کے قابل۔ 8 ...... یعنی نہایت کم قیمت۔ 9 ...... خرید وفروخت۔

10 ...... معاملات، کام کاج۔ 11 ...... یعنی جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ ہوسکے۔

⑷ ایسے سے تبادلہ نہ کرے جس کی شہادت اس کے حق میں نامقبول ہو۔

⑸ ایسے شخص سے تبادلہ نہ کرے، جس کا اس پر دَین ہو۔

⑹ دونوں جائدادیں ایک ہی محلہ میں ہوں یا وہ ایسے محلہ میں ہو کہ اِس محلہ سے بہتر ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: وقف اگر قابل انتفاع[2] ہے یعنی اُسکی آمدنی ایسی ہے کہ مصارف سے بچ رہتی ہے اور اُس کے بدلے میں ایسی زمین ملتی ہے جس کا نفع زیادہ ہے تو جب تک واقف نے تبادلہ کی شرط نہ کی ہو تبادلہ نہ کریں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: وقف نامہ میں پہلے یہ لکھا کہ میں نے اسے وقف کیا اِس کو نہ بیع کیا جائے نہ ہبہ کیا جائے وغیرہ وغیرہ پھر آخر میں یہ لکھا کہ متولی کو یہ اختیار ہے کہ اسے بیچ کر دوسری زمین خرید کر اِس کی جگہ پر وقف کردے تو اگرچہ پہلے لکھ چکا ہے کہ بیع نہ کی جائے مگر اس کی بیع جائز ہے کہ آخر کلام اول کلام کا ناسخ[4] یا موضح[5] ہے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تو یہ لکھا کہ متولی[6] کو بیع و استبدال[7] کا اختیار ہے مگر آخر میں لکھ دیا کہ بیع نہ کی جائے تو اب بدلنا جائز نہیں۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: واقف[9] نے یہ شرط کردی ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں متولی کو اسکے تبادلہ کا اختیار ہے تو واقف کے انتقال کے بعد تبادلہ نہیں ہوسکتا۔[10] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۷: واقف نے یہ شرط کی کہ اسکی آمدنی صرف کرنے کا مجھے اختیار ہے میں جہاں چاہوں گا صرف کروں گا تو شرط جائز ہے اور اُسے اختیار ہے کہ مساکین کو دے یا اُس سے حج کرائے یا کسی مالدار شخص کو دے ڈالے۔[11] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: وقف میں یہ شرط ہے کہ اگر میں چاہوں گا اسے بیچ کر دوسری زمین خریدوں گا یہ لفظ نہیں ہے کہ خرید کر اُسکی جگہ پر کردوں گا اِس شرط کے ساتھ بھی وقف صحیح ہے اگر زمین بیچے گا تو زرِ ثمن اُسکے قائم مقام ہوگا پھر جب دوسری زمین خریدے گا تو وہ پہلی کے قائم مقام ہوجائے گی۔[12] (خانیہ)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی اشتراط الإدخال والإخراج، ج٦، ص٥٩١.

2 ...... نفع کے قابل۔

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی شروط الإستبدال، ج٦، ص٥٩٢.

4 ...... منسوخ کرنے والا۔ 5 ...... وضاحت کرنے والا۔

6 ...... مالِ وقف اور جائیدادِ وقف کا منتظم۔ 7 ...... خرید وفروخت اور تبادلہ کرنے۔

8 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب الرابع فيما يتعلق با لشرط فی الوقف، ج٢، ص٤٠٢.

9 ...... وقف کرنے والا۔

10 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوقف، ج٥، ص٣٧٢.

11 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب الرابع فيما يتعلق با لشرط فی الوقف، ج٢، ص٤٠٢.

12 ...... "الفتا وی الخانية"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج٢، ص٣٠٥.

مسئلہ ۲۹: اپنی جائداد اولاد پر وقف کی اور یہ شرط کردی کہ جو کوئی مذہب امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منتقل ہو جائے گا وہ وقف سے خارج ہوگا تو اس شرط کی پابندی ہوگی اور فرض کرو ایک نے دوسرے پر دعوے کیا کہ اس نے مذہب حنفی سے خروج کیا اور مدعیٰ علیہ[1] انکار کرتا ہے تو مدعی[2] کو گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا اور گواہوں سے ثابت نہ کرسکے تو مدعیٰ علیہ کا قول معتبر ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ جو مذہب اہلسنت سے خارج ہو وہ وقف سے خارج ہو اور اُن میں کوئی رافضی، خارجی، وہابی وغیرہ ہوگیا تو وقف سے نکل گیا۔ یوہیں اگر کھلم کھلا مرتد ہوگیا جب بھی خارج ہے۔ اگر توبہ کرکے پھر مذہب اہلسنّت کو قبول کیا تو اب بھی وقف سے محروم ہی رہے گا ہاں اگر واقف نے یہ شرط کردی ہو کہ اگر تائب ہو کر مذہب اہلسنّت کو قبول کرے تو وقف کی آمدنی کا مستحق ہوجائے گا تو اب اسے ملے گا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: اپنی اولاد پر جائداد وقف کی اور شرط یہ کی کہ جس کو چاہوں گا وقف سے خارج کردوں گا تو بموجب شرط[4] خارج کرسکتا ہے اور خارج کرنے کے بعد پھر داخل کرنا چاہے تو داخل نہیں کرسکتا۔ یوہیں یہ شرط کی کہ جس کو چاہوں گا حصہ زیادہ دوں گا تو شرط کے موافق بعض کو بعض سے زیادہ دے سکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: وقف نامہ میں دو شرطیں متعارض[6] ہوں تو آخر والی شرط پر عمل ہوگا۔[7] (ردالمحتار)

تولیت کا بیان

مسئلہ ۱: جو شخص اوقاف کی تولیت کی[8] درخواست کرے ایسے کو متولی[9] نہیں بنانا چاہیے اور متولی ایسے کو مقرر کرنا چاہیے جو امانت دار ہو اور وقف کے کام کرنے پر قادر ہو خواہ خود ہی کام کرے یا اپنے نائب سے کرائے اور متولی ہونے کے لیے

---

1. ......جس پر دعویٰ کیا۔
2. ......دعویٰ کرنے والا۔
3. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما یتعلق با لشرط فی الوقف، ج۲، ص۴۰۶.
4. ......شرط کی وجہ سے۔
5. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما یتعلق با لشرط فی الوقف، ج۲، ص۴۰۵.
6. ......مخالف، متضاد، مختلف۔
7. ......"ردالمحتار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، ج۶، ص۶۸۱.
8. ......منتظم بننے کی۔
9. ......یعنی مال وقف کی دیکھ بھال کرنے والا۔

عاقل بالغ ہونا شرط ہے۔ [1] (فتح القدیر، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: واقف نے وصیت کی کہ میرے بعد میرا لڑکا متولی ہوگا اور واقف کے مرنے کے وقت لڑکا نابالغ ہے تو جب تک نابالغ ہے دوسرے شخص کو متولی کیا جائے اور بالغ ہونے پر لڑکے کو تولیت [2] دی جائے گی اور اگر اپنی تمام اولادوں کے لیے تولیت کی وصیت کی ہے اور ان میں کوئی نابالغ بھی ہے تو نابالغ کے قائم مقام بالغین [3] میں سے کسی کو یا کسی دوسرے شخص کو قاضی مقرر کردے۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: عورت کو بھی متولی کر سکتے ہیں اور نابینا کو بھی اور محدود فی القذف [5] نے توبہ کرلی ہو تو اسے بھی۔ [6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: واقف نے یہ شرط کی ہے کہ وقف کا متولی میری اولاد میں سے اُسکو کیا جائے، جو سب میں ہوشیار نیکوکار ہو تو اِس شرط کو لحاظ رکھتے ہوئے متولی مقرر کیا جائے اسکے خلاف متولی کرنا صحیح نہیں۔ [7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: صورتِ مذکورہ میں اُسکی اولاد میں جو سب میں بہتر تھا وہ فاسق ہوگیا تو متولی وہ ہوگا جو اُسکے بعد سب میں بہتر ہے۔ یوہیں اگر اُس افضل نے تولیت سے انکار کردیا تو جو اُسکے بعد بہتر ہے وہ متولی ہوگا۔ اور اگر سب ہی اچھے ہوں تو جو بڑا ہے وہ ہوگا۔ اگرچہ وہ عورت ہو اور اگر اُسکی اولاد میں سب نااہل ہوں تو کسی اجنبی کو قاضی متولی مقرر کریگا اُس وقت تک کے لیے کہ ان میں کا کوئی اہل ہوجائے۔ [8] (بحرالرائق)

مسئلہ ۶: صورتِ مذکورہ میں سب سے بہتر کو قاضی نے متولی کردیا اسکے بعد دوسرا اِس سے بھی بہتر ہوا تو اب یہ متولی ہوگا اور اگر اسکی اولادیں نیکی میں یکساں ہیں تو وقف کا کام جو سب سے اچھا کرسکے اُس کو متولی کیا جائے اور اگر ایک زیادہ پرہیزگار ہے دوسرا کم مگر یہ دوسرا وقف کے کام کو پہلے کی بہ نسبت زیادہ جانتا ہو تو اسی کو متولی کیا جائے جب کہ اس کی طرف سے خیانت کا اندیشہ نہ ہو۔ [9] (عالمگیری)

---

1 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج۲، ص۴۴۹.
و"ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی شروط المتولی، ج۶، ص۵۸۴.

2 ...... مال وقف کی نگرانی، دیکھ بھال۔ 3 ...... بالغ کی جمع۔

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی شروط المتولی، ج۶، ص۵۸۴.

5 ...... یعنی جسے تہمت زنا کی سزا مل چکی ہو۔

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی شروط المتولی، ج۶، ص۵۸۴.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فیما شاع فی زماننا من تفویض... إلخ، ج۶، ص۵۸۵.

8 ...... "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۳۸۷، ۳۸۹.

9 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۱۱.

مسئلہ ۷: واقف نے اپنے ہی کو متولی کرر کھا ہے تو اس میں بھی اُن صفات کا ہونا ضروری ہے، جو دوسرے متولی میں ضروری ہیں یعنی جن وجوہ سے متولی کو معزول کر دیا جاتا ہے اگر وہ وجوہ خود اس میں پائی جائیں تو اسے بھی معزول کر دینا ضرور ہوگا اس بات کا خیال ہرگز نہیں کیا جائے گا کہ یہ تو خود ہی واقف ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸: متولی اگر امین نہ ہو خیانت کرتا ہو یا کام کرنے سے عاجز ہے یا علانیہ شراب پیتا جوا کھیلتا یا کوئی دوسرا فسق علانیہ کرتا ہو یا اسے کیمیا بنانے کی دھت[2] ہو تو اُسکو معزول کر دینا واجب ہے کہ اگر قاضی نے اُسکو معزول نہ کیا تو قاضی بھی گنہگار ہے اور جس میں یہ صفات پائے جاتے ہوں، اُسکو متولی بنانا بھی گناہ ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: واقف نے اپنے ہی کو متولی کیا ہے اور وقف نامہ میں یہ شرط لکھ دی ہے کہ ''مجھے اس کی تولیت سے جدا نہیں کیا جاسکتا یا مجھے قاضی یا بادشاہ اسلام بھی معزول نہیں کر سکتے'' اِس شرط کی پابندی نہیں کی جاسکتی اگر خیانت وغیرہ وہ امور[4] ظاہر ہوئے جن سے متولی معزول کر دیا جاتا ہے تو یہ بھی معزول کر دیا جائے گا۔ یوہیں واقف نے دوسرے کو متولی کیا ہے اور یہ شرط کر دی ہے کہ اسے میں معزول نہیں کر سکتا تو یہ شرط بھی باطل ہے۔ یوہیں ایک شخص نے دوسرے کو وصی کیا[5] ہے اور شرط کر دی ہے کہ وصی یہی رہے گا اگرچہ خیانت کرے تو اس وصی کو خیانت ظاہر ہونے پر معزول کر دیا جائیگا۔[6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: واقف نے جس کو متولی کیا ہے وہ جب تک خیانت نہ کرے قاضی معزول نہیں کر سکتا اور بلا وجہ معزول کر کے قاضی نے دوسرے کو اُسکی جگہ متولی کر دیا تو دوسرا متولی نہیں ہوگا کہ وہ پہلا بدستور متولی ہے۔ اور قاضی نے متولی مقرر کیا ہو تو بغیر خیانت بھی اوسے معزول کیا جاسکتا ہے۔ قاضی نے متولی کو معزول کر دیا پھر قاضی کا انتقال ہو گیا یا معزول کر دیا گیا اُسکی جگہ پر دوسرا قاضی ہوا اب متولی اسکے پاس درخواست کرتا ہے کہ مجھے بلا قصور جدا کر دیا گیا ہے تو قاضی ثانی فقط اس کے کہنے پر عمل کر کے متولی نہ کر دے بلکہ اُس سے کہہ دے کہ تم ثابت کر دو کہ اِس کام کے اہل ہو اور کام کو اچھی طرح انجام دے سکتے ہو اگر وہ ایسا ثابت کر دے تو دوسرا قاضی اُسے پھر متولی بنا سکتا ہے۔ واقف کو اختیار ہے متولی کو مطلقاً جدا کر سکتا ہے۔[7] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص٥٨٢.

2 ...... آسانی سے روزی کمانے کی بُری عادت، دولت زیادہ سے زیادہ کمانے کا جنون، تانبے کو سونا بنانے کا جنون۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص٥٨٣، وغیرہ.

4 ...... ایسے کام۔

5 ...... یعنی مرنے والے نے اپنے ترکہ کے بارے میں وصیت کی۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص٥٨٢.

و "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج٢، ص٤٠٩.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی عزل الناظر، ج٦، ص٥٨٦.

مسئلہ ۱۱: واقف کو اختیار ہے کہ متولی کو معزول کر کے دوسرا متولی مقرر کردے یا خود اپنے آپ متولی بن جائے۔[1] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۲: واقف نے کسی کو متولی نہیں کیا ہے اور قاضی نے مقرر کردیا تو واقف اب اس کو جُدا نہیں کرسکتا اور متولی موجود ہے خواہ واقف نے اُسے مقرر کیا یا قاضی نے تو بلاوجہ قاضی بھی دوسرا متولی نہیں مقرر کرسکتا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: وقف نامہ میں تولیت کے متعلق کچھ مذکور نہیں تو تولیت کا حق واقف کو ہے خود بھی متولی ہوسکتا ہے اور دوسرے کو بھی کرسکتا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: ایک وقف کے متعلق دو وقف نامے ملے ایک میں ایک شخص کو متولی بنانا لکھا ہے اور دوسرے میں دوسرے شخص کو اگر دونوں کی تاریخیں بھی آگے پیچھے ہیں جب بھی یہ دونوں اُس وقف کے متولی ہیں شرکت میں کام کریں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: واقف نے کسی کو متولی نہیں کیا اور مرتے وقت کسی کو وصی کیا تو یہی شخص وصی بھی ہے اور اوقاف کا نگران بھی اور اگر خاص وقف کے متعلق اُسے وصی کیا ہے تو علاوہ وقف کے دوسری چیزوں میں بھی وہ وصی ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: دو زمینیں وقف کیں اور ہر ایک کا متولی علٰیحدہ علٰیحدہ دو شخصوں کو کیا تو الگ الگ متولی ہیں آپس میں شریک نہیں اور اگر ایک شخص کو متولی کیا اسکے بعد دوسرے کو وصی کیا تو یہ وصی بھی تولیت میں متولی کا شریک ہے ہاں اگر واقف نے یہ کہا ہو کہ اُس کو میں نے اپنے اوقاف کا متولی کیا ہے اور اسکو اپنے ترکات[6] اور دیگر امور[7] کا وصی کیا ہے تو ہر ایک اپنے اپنے کام میں منفرد ہوگا۔[8] (بحرالرائق)

---

1 ...... "فتح القدير"، كتاب الوقف، ج٥، ص٤٢٤.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الوقف، مطلب: في عزل الناظر، ج٦، ص٥٨٦.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الخامس في ولاية الوقف... إلخ، ج٢، ص٤٠٨.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الوقف، فصل: يراعى شرط الواقف... إلخ، ج٦، ص٦٤٧.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الخامس في ولاية الوقف... إلخ، ج٢، ص٤٠٩.

6 ...... میراث، وہ مال و اسباب جو مرنے والا اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔

7 ...... معاملات۔

8 ...... "البحرالرائق"، كتاب الوقف، ج٥، ص٣٨٧.

مسئلہ ۱۷: واقف نے اپنی زندگی میں کسی کو اوقاف کے کام سپرد کردیے ہیں تو اُسکی زندگی ہی تک متولی رہے گا مرنے کے بعد متولی نہیں۔ ہاں اگر یہ کہہ دیا ہے کہ میری زندگی میں اور مرنے کے بعد کے لیے بھی میں نے تجھ کو متولی کیا تو واقف کے مرنے پر اسکی ولایت[1] ختم نہیں ہوگی۔ قاضی نے کسی کو متولی بنایا اسکے بعد قاضی مرگیا یا معزول ہوگیا تو اس کی وجہ سے متولی پر کچھ اثر نہیں پڑے گا وہ بدستور متولی رہے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: دو شخصوں کو متولی کیا تو ان میں تنہا ایک شخص وقف میں کوئی تصرف[3] نہیں کرسکتا جتنے کام ہونگے وہ دونوں کی مجموعی رائے سے انجام پائیں گے اور اِن میں سے اگر ایک نے کوئی کام کرلیا اور دوسرے نے اُسے جائز کردیا ایک نے دوسرے کو وکیل کردیا اور اس نے اُس کام کو انجام دیا تو جائز ہے کہ دونوں کی شرکت ہوگئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: ایک وقف کے دو وصی تھے ان میں ایک نے مرتے وقت ایک جماعت کو وصی کیا تو یہ جماعت اُس وصی کے قائم مقام ہوگی اور اگر اُس نے مرتے وقت دوسرے وصی کو وصی کیا تو اب تنہا یہی پورے وقف پر متصرف[5] ہوگا۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ۲۰: واقف نے ایک شخص کو وصی کردیا[7] ہے اور یہ شرط کردی ہے کہ وصی کو وصی کرنے کا اختیار نہیں تو یہ شرط صحیح ہے اِس وصی کے بعد قاضی اپنی رائے سے کسی کو متولی مقرر کرے گا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: واقف نے یہ شرط کی کہ اس کا متولی عبداللہ ہوگا اور عبداللہ کے بعد زید ہوگا مگر عبداللہ نے اپنے بعد کے لیے علاوہ زید کے دوسرے کو منتخب کیا تو زید ہی متولی ہوگا وہ نہ ہوگا جس کو عبداللہ نے منتخب کیا۔ یوہیں اگر واقف نے یہ شرط کی ہے کہ میری اولاد میں جو زیادہ ہوشیار ہو وہ متولی ہوگا مگر کسی متولی نے اپنے بعد اپنے داماد کو متولی کیا جو واقف کی اولاد میں نہیں تو یہ متولی نہیں ہوگا بلکہ واقف کی اولاد میں جو مستحق ہے وہ ہوگا۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: دو شخصوں کو واقف نے متولی کیا ہے ان میں ایک نے قبول کیا اور دوسرے نے تولیت سے[10] انکار کردیا تو قاضی اپنی رائے سے اُس انکار کرنے والے کی جگہ کسی کو مقرر کرے گا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس نے قبول کیا قاضی اُسی کو تمام

---

1 ...... ذمہ داری۔

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۰۹، ۴۱۲.

3 ...... عمل دخل۔

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص ۴۱۰.

5 ...... انتظام کرنے والا، منتظم۔

6 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی إجارة الاوقاف و مزارعتها، ج۲، ص ۳۲۳.

7 ...... یعنی مال وقف کے انتظام کی وصیت کردی۔

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص ۴۱۰.

9 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، مطلب: شرط الواقف النظر لعبدالله... إلخ، ج۶، ص ۶۵۳.

10 ...... متولی بننے سے، مال وقف کا منتظم بننے سے۔

وکمال اختیارات[1] دیدے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: ایک شخص کو وصیت کی کہ اتنی جائداد خرید کر فلاں کام کے لیے وقف کر دینا تو یہی شخص اِس وقف کا متولی بھی ہوگا اور اگر ایک شخص کو وقف کا متولی بنایا پھر ایک دوسرا وقف کیا جسکے لیے کسی کو متولی نہیں کیا ہے تو پہلا متولی اس دوسرے وقف کا متولی نہیں مگر جب کہ اُس شخص کو وصی بھی کر دیا ہو تو دوسرے وقف کا بھی متولی ہے۔[3] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۴: واقف نے اپنی اولاد میں سے دو کے لیے تولیت[4] رکھی ہے اور اُس کی اولاد میں ایک مرد ہے اور ایک عورت تو یہی دونوں متولی ہوں گے اور اگر واقف نے یہ شرط کی ہے کہ میری اولاد میں سے دو مرد متولی ہونگے تو عورت متولی نہیں ہوسکتی۔[5] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۵: متولی مرگیا اور واقف زندہ ہے تو دوسرا متولی خود واقف ہی مقرر کرے گا اور واقف بھی مرچکا ہے تو اُس کا وصی مقرر کرے گا اور وصی بھی نہ ہو تو اب قاضی کا کام ہے، یہ اپنی رائے سے مقرر کرے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: واقف کے خاندان والے موجود ہوں اور اہلیت بھی رکھتے ہوں تو انھیں کو متولی کیا جائے اور اگر یہ لوگ نااہل تھے اور دوسرے کو متولی کر دیا گیا اسکے بعد اُن میں کوئی تولیت کے لائق ہوگیا تو اس کی طرف تولیت منتقل ہوجائے گی اور اگر خاندان والے اس خدمت کو مفت نہیں کرنا چاہتے اور غیر شخص مفت کرنے کو طیار[7] ہے تو قاضی وہ کرے جو وقف کے لیے بہتر ہو۔[8] (عالمگیری) یہ اُس صورت میں ہے کہ واقف نے اپنے خاندان کے لیے تولیت مخصوص نہ کی ہو اور اگر مخصوص کردی تو دوسرے کو متولی نہیں بناسکتے مگر اُس صورت میں کہ خاندان والوں میں کوئی امین نہ ملتا ہو۔

مسئلہ ۲۷: متولی کو یہ بھی اختیار ہے کہ مرتے وقت دوسرے کے لیے تولیت کی وصیت کر جائے اور یہ دوسرا اُسکے بعد متولی ہوگا مگر متولی کو جو وظیفہ ملتا تھا وہ اسے نہیں ملے گا اسکے لیے یہ ضرور ہے کہ قاضی کے پاس درخواست کرے قاضی اسکے کام کے لحاظ سے وظیفہ مقرر کرے گا یہ ضرور نہیں کہ پہلے متولی کو جو کچھ ملتا تھا وہی اسکو بھی ملے۔ ہاں اگر واقف نے ہر متولی کے لیے

---

1 ...... مکمل اختیارات۔

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص ٤١٠.

3 ...... "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج٥، ص ٣٨٧.

4 ...... مال وقف کی نگرانی، سربراہی۔

5 ...... "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج٥، ص ٣٨٨.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص ٤١١.

7 ...... تیار۔

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص ٤١٢.

ایک رقم مخصوص کررکھی ہے تواب قاضی کے پاس درخواست دینے کی ضرورت نہیں بلکہ متولی سابق کی وصیت ہی کی بناپر یہ متولی ہوگا اور واقف کی شرط کی بناپر حق تولیت پائے گا۔ اور قاضی نے کسی کو متولی بنایا تو اسکوحق تولیت اُسقدر نہیں ملے گا جو واقف کے مقرر کردہ متولی کوملتا تھا۔ [1] (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۸: متولی اپنی حیات وصحت میں دوسرے کواپنا قائم مقام کرنا چاہتا ہے یہ جائز نہیں مگر جب کہ عموماً تمام اختیارات اُسے سپرد ہوں تو یہ کرسکتا ہے۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: چنداشخاص معلوم پرایک جائداد وقف ہے تو خود یہ لوگ اپنی رائے سے کسی کومتولی مقرر کرسکتے ہیں قاضی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: متولی مسجد کا انتقال ہوگیا اہل محلہ نے اپنی رائے سے بغیر اجازت قاضی کسی کومتولی مقرر کیا تو اصح [4] یہ ہے کہ یہ شخص متولی نہیں کہ متولی مقرر کرنا قاضی کا کام ہے مگر اس متولی نے وقف کی آمدنی اگر عمارت میں صرف کی ہے تو ضامن نہیں جب کہ وقفی جائداد کوکرایہ پر دیا ہواور کرایہ وصول کرکے خرچ کیا ہو۔ اور فتح القدیر میں فرمایا: بہر حال تاوان دینا پڑے گا کہ مفتے بہ [5] یہ ہے کہ وقف کوغصب کرکے اُس سے جوکچھ اُجرت حاصل کرے گا اُس کا تاوان دینا پڑتا ہے۔ [6] ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم سلطنت اسلام کے لیے ہے جہاں قاضی ہوتے ہیں اور وہ ان امور کوانجام دیتے ہیں اور چونکہ اس وقت ہندوستان میں نہ تو قاضی ہے نہ اسلامی سلطنت ایسی حالت میں اگر اہل محلہ کا متولی مقرر کرنا صحیح نہ ہو تو اوقاف [7] بغیر متولی رہ کر ضائع ہوجائیں گے، لہٰذا یہاں کی ضرورتوں کا خیال کرتے ہوئے دوسرے قول پر جس کوغیر اصح کہا جاتا ہے فتویٰ دینا چاہیے یعنی اہل محلہ کا متولی مقرر کرنا جائز ہے اور جسے یہ لوگ مقرر کریں گے وہ جائز متولی ہوگا اور اُس کے تصرفات مثلاً کرایہ وغیرہ پر دینا پھر اُن کوضرورت میں صرف کرنا سب جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱: ایک وقف کے دومتولی ہوگئے اِس طرح کہ ایک شہر کے قاضی نے ایک کومتولی مقرر کیا اور دوسرے شہر کے قاضی نے دوسرے شخص کومتولی کیا تو ایسے دومتولیوں کو یہ ضرور نہیں کہ اجتماع واتفاق رائے سے تصرف [8] کریں ہر ایک متولی تنہا بھی تصرف کرسکتا ہے اور ایک قاضی کے مقرر کردہ متولی کودوسرا قاضی معزول بھی کرسکتا ہے جب کہ اسی میں مصلحت ہو۔ [9] (خانیہ)

---

1 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج۵، ص۴۵۰.

2 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایۃ الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۱۲.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... صحیح ترین قول۔

5 ...... یعنی اسی پر فتویٰ ہے۔

6 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج۵، ص۴۵۰.

7 ...... یعنی جائیداد وقف اور مالِ وقف وغیرہ۔

8 ...... معاملات طے کریں۔

9 ...... "الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج۲، ص۳۰۷.

مسئلہ ۳۲: وقف کے کسی جز کو بیع یا رہن کر دینا خیانت ہے۔ ایسے متولی کو معزول کر دیا جائے گا مگر وہ خود اپنے کو معزول نہیں کر سکتا بلکہ واقف یا قاضی اُسے معزول کریگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: قاضی کے حکم سے متولی مالِ وقف کو اپنے مال میں ملا سکتا ہے اور اس صورت میں اُس پر تاوان نہیں۔[2] (بحر)

مسئلہ ۳۴: متولی نے وقف کی کوئی چیز کرایہ پر دی اسکے بعد وہ متولی معزول ہوگیا اور دوسرا اُسکی جگہ مقرر ہوا تو کرایہ دوسرا شخص وصول کرے گا پہلے کو اب حق نہ رہا اور اگر متولی نے وقف کے مال سے کوئی مکان خریدا پھر اُسے بیع کر ڈالا تو یہ متولی مشتری[3] سے اس بیع کا اقالہ[4] کر سکتا ہے جب کہ واجبی قیمت سے زیادہ پر نہ بیچا ہو اور اگر اس کو معزول کر کے دوسرا متولی مقرر کیا گیا تو یہ دوسرا بھی اُس کا اقالہ کر سکتا ہے۔[5] (بحرالرائق)

مسئلہ ۳۵: وقفی زمین میں درخت ہیں اور ان کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے کہ یہ پرانے ہوگئے تو متولی کو چاہیے کہ نئے پودے نصب کرتا رہے تاکہ باغ باقی رہے۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ۳۶: واقف نے متولی کے لیے حق تولیت جو کچھ مقرر کیا ہے اگر بلحاظ خدمت وہ کم مقدار ہے تو قاضی اُجرت مثل تک اضافہ کر سکتا ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: دیہاتوں میں نذرانہ و رسوم وغیرہ لگان[8] کے علاوہ کچھ اور مقرر ہوتے ہیں ان میں جو چیزیں عرف کے لحاظ سے متولی کے لیے ہوں مثلاً جب کارندہ[9] گاؤں میں جاتے ہیں تو اُن کو کچھ ملتا ہے اور مالک کے علم میں یہ بات ہوتی ہے مگر اس پر باز پُرس[10] نہیں کرتا تو ایسی رقمیں وغیرہ متولی کو ملیں گی اور اگر وہ چیزیں بطور رشوت دی گئی ہیں تاکہ دینے والوں کے ساتھ رعایت کرے مثلاً انڈے، مرغی وغیرہ تو اس کا لینا ناجائز اور لیا ہو تو واپس کرے اور اگر وہ آمدنی اِس قسم کی ہے کہ اس کو

---

1 ...."الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایۃ الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۱۳.

2 ...."البحرالرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۴۰۲.

3 ....خریدار۔ 4 ....فسخ۔

5 ...."البحرالرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۴۰۱۔۴۰۲.

6 ...."الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہٗ مسجداً... إلخ، ج۲، ص۳۰۲.

7 ...."ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: المراد من العشر... إلخ، ج۶، ص۶۶۹.

8 ....زمین کا خراج۔ 9 ....کارکن۔ 10 ....پوچھ گچھ۔

ملا کر گویا وقف کے محاصل پورے ہوتے ہیں مثلاً وقف کی زمین زیادہ حیثیت کی ہے اور کاشتکار لگان کے نام سے زیادہ دینا نہیں چاہتا مگر نذرانہ وغیرہ کسی اور نام سے وہ رقم پوری کر دیتا ہے تو ایسی آمدنی کو وقف کی آمدنی قرار دینا چاہیے اور محاصل وقف[1] میں اسے شمار کیا جائے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: متولی نے اپنی اولاد یا اپنے باپ دادا کے ہاتھ وقف کی کوئی چیز بیع کی یا ان کو نوکر رکھا یا اُجرت پر ان سے کام کرایا یہ سب ناجائز ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۹: واقف نے اگر متولی کے لیے یہ اجازت دیدی ہے کہ خود بھی وقف کی آمدنی سے کھا سکتا ہے اور اپنے دوست احباب کو بھی کھلا سکتا ہے تو متولی اس شرط کی بموجب احباب کو کھلا سکتا ہے ورنہ نہیں۔[4] (خلاصہ)

مسئلہ ۴۰: قاضی نے متولی کے لیے مثلاً فیصدی دس روپے[5] مقرر کیے ہیں تو آمدنی سے دس فیصدی لے گا یہ نہیں کہ جملہ مصارف[6] کے بعد فیصدی دس روپے لے۔[7] (خلاصہ)

مسئلہ ۴۱: متولی کو اختیار ہے کہ زمین وقف کو آباد کرنے کے لیے گاؤں آباد کرائے رَعایا[8] بسائے اس لیے کہ جب تک مزارعین[9] نہیں ہوں گے زمین نہیں اُٹھے گی اور آمدنی نہیں ہوگی، لہٰذا اگر ضرورت ہو تو گاؤں آباد کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر وقفی زمین شہر سے متصل ہو اور دیکھتا ہے کہ مکانات بنوانے میں آمدنی زیادہ ہوگی اور کھیت رکھنے میں آمدنی کم ہے تو مکانات بنوا کر کرایہ پر دے سکتا ہے اور اگر مکانات میں بھی اوتنا ہی نفع ہو جتنا کھیت رکھنے میں تو مکان بنوانے کی اجازت نہیں۔[10] (فتح القدیر)

مسئلہ ۴۲: شور زمین[11] کو درست کرانے کے لیے وقف کا روپیہ خرچ کر سکتا ہے مسافر خانہ کی کوئی آمدنی نہیں ہے اور اس میں ملازم رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ صفائی رکھے اور اُس کے کمروں کو کھولے بند کرے تو اُسکے کسی حصہ کو کرایہ پر دے کر

---

1 ...... وقف سے حاصل ہونے والی آمدنی۔

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، مطلب: فی تحریر حکم... إلخ، ج٦، ص٦٩١.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، ج٦، ص٦٩٩.

4 ...... "خلاصة الفتاوی"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی نصب المتولی، ج٤، ص٤١١.

5 ...... یعنی سو میں سے دس روپے۔

6 ...... تمام اخراجات۔

7 ...... "خلاصة الفتاوی"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی نصب المتولی، ج٤، ص٤١١.

8 ...... کاشتکار لوگ۔

9 ...... زراعت کرنے والے، کاشتکار۔

10 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج٥، ص٤٥١.

11 ...... ناقابل زراعت زمین۔

اُسکی آمدنی سے ملازم کی تنخواہ دے سکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: وقفی عمارت جھک گئی ہے جس سے پروس[2] والوں کو اپنی عمارت کے خراب ہونے کا ڈر ہے، وہ لوگ متولی[3] سے درست کرانے کو کہتے ہیں مگر متولی درست نہیں کرتا انکار کرتا ہے اور وقف کا روپیہ موجود ہے تو متولی کو درست کرانے پر مجبور کر سکتے ہیں اور اگر وقف کا روپیہ نہیں ہے تو قاضی کے پاس درخواست کریں، قاضی حکم دیگا کہ قرض لے کر اُسے ٹھیک کرائے۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۴۴: وقفی زمین میں متولی نے مکان بنایا چاہے وقف کے روپے سے بنایا یا اپنے روپے سے بنایا مگر وقف کے لیے بنایا یا کچھ نیت نہیں کی اِن صورتوں میں وہ وقف کا مکان ہے اور اگر اپنے روپے سے بنایا اور اپنے ہی لیے بنایا اور اس پر گواہ بھی کر لیا تو خود اس کا ہے اور دوسرا شخص بناتا اور کچھ نیت نہ کرتا جب بھی اُسی کا ہوتا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: متولی نے وقف کی مرمت وغیرہ میں اپنا ذاتی روپیہ صرف کر دیا اور یہ شرط کر لی تھی کہ واپس لے لوں گا تو واپس لے سکتا ہے اور اگر وقف کا روپیہ اپنے کام میں صرف کر دیا پھر اُتنا ہی اپنے پاس سے وقف میں خرچ کر دیا تو تاوان سے بری ہے۔[6] (عالمگیری، فتح القدیر) مگر ایسا کرنا جائز نہیں اور اگر وقف کے روپے اپنے روپے میں ملا دیے تو کُل کا تاوان دے۔

مسئلہ ۴۶: متولی یا مالک نے کرایہ دار کو عمارت کی اجازت دیدی اُس نے اجازت سے تعمیر کرائی تو جو کچھ خرچ ہوگا کرایہ دار متولی یا مالک سے لے گا جب کہ اُس عمارت کا بیشتر نفع مالک کو پہنچتا ہو اور اِس نئی تعمیر سے مکان کو نقصان نہ پہنچے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: وقف خراب ہو رہا ہے متولی یہ چاہتا ہے کہ اس کا ایک جز بیع کر کے اُس سے باقی کی مرمت کرائے تو اُس کو اختیار نہیں اور اگر وقفی مکان کا ایک ایسا حصہ بیچ دیا جو منہدم[8] نہ تھا اور مشتری[9] اُسے منہدم کرائے گا یا درخت تازہ بیچ دیا تو یہ بیع باطل ہے پھر اگر مشتری نے مکان گروا دیا یا درخت کٹوا دیا تو قاضی ایسے متولی کو معزول کرے کہ خائن ہے اور اُس مکان یا

---

[1] ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلخ، ج٢، ص٤١٤.

[2] ......پڑوس۔

[3] ......مالِ وقف کا نگران، دیکھ بھال کرنے والا۔

[4] ......"الفتاوی الخانية"، کتاب الوقف، باب الرجل يجعل دارهُ مسجداً... إلخ، ج٢، ص٣٠٢.

[5] ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلخ، ج٢، ص٤١٥، ٤١٦.

[6] ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلخ، ج٢، ص٤١٦.

و"فتح القدير"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج٥، ص٤٥٠.

[7] ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلخ، ج٢، ص٤١٦.

[8] ......گرا ہوا۔

[9] ......خریدار۔

درخت کا تاوان لے اور اختیار ہے کہ بائع سے تاوان لے یا مشتری سے اگر بائع سے تاوان لے گا بیع نافذ ہو جائے گی اور مشتری سے لے گا تو باطل رہے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: وقف کے پھلدار درختوں کو بیچنا جائز نہیں اور کاٹنے کے بعد بیچ سکتا ہے اور نہ پھلنے والے درخت ہوں تو اُنھیں کاٹنے سے پہلے بھی بیچ سکتے ہیں اور بید[2] جھاؤ[3] نرکل[4] وغیرہ جو کاٹنے سے پھر نکل آتے ہیں انھیں تو بیچنا ہی چاہیے کہ یہ خود آمدنی وقف میں داخل ہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹: واقف نے متولی کے لیے حق تولیت رکھا ہے تو تولیت کی خدمت انجام دینے پر وہ ملتا رہے گا اور متولی کو وہی کام کرنے ہونگے جو متولی کیا کرتے ہیں مثلاً جائداد کو اجارہ پر دینا وقف میں کچھ کام کرانے کی ضرورت ہے تو اسے کرانا محاصل وصول کرنا مستحقین پر تقسیم کرنا وغیرہ متولی کو یہ ضرور ہوگا کہ امور تولیت[6] میں بالکل کوتاہی نہ کرے اور جو کام عادۃً متولی کے ذمہ نہیں ہوتے بلکہ مزدوروں سے متولی کام لیا کرتے ہیں ایسے کام کا مطالبہ متولی سے نہیں کیا جاسکتا کہ اُس نے خود کیوں نہیں کیا بلکہ اگر عورت متولی ہے تو وہی کام کریگی جو عورتیں کیا کرتی ہیں مردوں کے کام کا بار اُس پر نہیں ڈالا جاسکتا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: متولی نے اگر مزدوروں کے ساتھ وہ کام کیا جو مزدور کرتے ہیں اور اسکے فرائض سے یہ کام نہ تھا تو اِسکی اُجرت متولی نہیں لے سکتا۔[8] (بحرالرائق)

مسئلہ ۵۱: متولی پر اہل وقف نے دعویٰ کیا کہ یہ کچھ کام نہیں کرتا اور واقف نے حق تولیت اسکے لیے جو کچھ رکھا ہے وہ کام کے مقابلہ میں ہے، لہٰذا اسکو نہیں ملنا چاہیے تو حاکم متولی پر ایسے کام کا بار نہیں ڈالے گا جو متولی نہ کرتے ہوں۔[9] (بحرالرائق)

مسئلہ ۵۲: متولی اگر اندھا بہرا گونگا ہو گیا مگر اِس قابل ہے کہ لوگوں سے کام لے سکتا ہے تو حق تولیت ملے گا ورنہ

---

1. "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۱۷.
2. ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں لچکدار ہوتی ہیں اور اس کی لکڑی سے ٹوکریاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔
3. ایک قسم کا پودا جو دریا کے کنارے اُگتا ہے، اس سے بھی ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں۔
4. سرکنڈا۔
5. "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۱۷.
6. وقف کے انتظامی معاملات۔
7. "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۲۵.
8. "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۴۰۹.
9. المرجع السابق.

نہیں۔ متولی پر کسی نے طعن کیا کہ مثلاً خائن [1] ہے تو فقط لوگوں کے کہہ دینے سے اُس کا حق تولیت [2] باطل نہیں ہوگا اور نہ اُسے تولیت سے جدا کیا جائے گا بلکہ واقع میں خیانت ثابت ہو جائے تو برطرف کیا جائے گا۔ اور حق بھی بند ہو جائے گا اور اگر پھر اُسکی حالت درست و قابل اطمینان ہو جائے تو پھر اُوسے متولی کر دیا جائے اور حق تولیت بھی دیا جائے۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: اگر قاضی اس کو مناسب جانتا ہے کہ متولی کے ساتھ ایک دوسرا شخص شامل کر دے کہ دونوں مل کر کام کریں تو شامل کر سکتا ہے اور حق تولیت میں سے کچھ اسے بھی دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور اگر حق تولیت کم ہے کہ دوسرے کو اُس میں سے دینے میں پہلے کے لیے بہت کمی ہو جائے گی تو دوسرے کو وقف کی آمدنی سے بھی دے سکتا ہے۔ [4] (عالمگیری) اور دوسرے شخص کو اس وجہ سے شامل کیا کہ متولی کی نسبت کچھ خیانت کا شبہہ تھا تو تنہا متولی کو تصرف کرنے کا [5] حق نہ رہا اور اگر یہ وجہ نہیں تو متولی تنہا تصرف کر سکتا ہے۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۵۴: واقف نے متولی کے لیے اجر مثل سے زیادہ مقرر کیا تو حرج نہیں قاضی وغیرہ کوئی دوسرا شخص اجر مثل سے زیادہ نہیں مقرر کر سکتا۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: واقف نے کام کرنے والے کے لیے کچھ مال مقرر کیا ہے تو اسے یہ جائز نہیں کہ خود کام نہ کرے اور دوسرے کو اپنی جگہ مقرر کر کے وہ رقم بھی اسکے لیے کر دے ہاں اگر واقف نے اسے ایسا اختیار دیا ہے تو ہو سکتا ہے۔ [8] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: متولی وقف کے کام کے لیے ملازم نوکر رکھ سکتا ہے اور ان کی تنخواہ دے سکتا ہے اور اُن کو موقوف کر کے اُن کی جگہ دوسرے رکھ سکتا ہے۔ [9] (فتح القدیر)

مسئلہ ۵۷: متولی کو جنون مطبق ہو گیا یعنی ایک سال جنون کو گزر گیا تو تولیت سے علٰیحدہ کر دیا جائے اور اگر یہ شخص

---

1 ...... خیانت کرنے والا۔ 2 ...... وقف کا منتظم ہونے کا حق۔

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۲۵.

4 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۲۵.

5 ...... وقف کے انتظامی معاملات طے کرنے کا۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، ج۶، ص۷۰۲.

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۲۵.

8 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۲۶.

9 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج۵، ص۴۵۰.

اچھا ہوگیا اور کام کے لائق ہوگیا تو اسے تولیت پر مامور[1] کیا جاسکتا ہے۔[2] (فتح القدیر)

مسئلہ ۵۸: واقف نے ایک شخص کو متولی کیا اور یہ شرط کردی کہ اگرچہ قاضی اُسے معزول کردے مگر جو وظیفہ میں نے اُسکے لیے مقرر کیا ہے معزولی کے بعد بھی اُسے دیا جائے یا اُسکے بعد اُسکی اولاد کے لیے بعد نسلاً بعد نسل جاری رہے یہ شرط صحیح ہے اور اِسی کے موافق عمل ہوگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹: وقف کرنے کے بعد مرگیا قاضی نے یہ اوقاف ایک شخص کو سپرد کردیئے اور آمدنی کا دسواں حصہ اس کارندہ کے لیے مقرر کیا اور اوقاف میں ایک پن چکی ہے جو بالمقطع ایک شخص کے کرایہ میں ہے اسکے لیے کارندہ کی ضرورت نہیں وہ وقف والے خود ہی اسکا کرایہ وصول کرلیتے ہیں تو چکی کی آمدنی کا دسواں حصہ کارندہ کو نہیں ملے گا۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۶۰: متولی نے مدتوں تک کام ہی نہیں کیا اور قاضی کو اطلاع بھی نہیں دی کہ اسے معزول کرکے دوسرے کو متولی کرتا پھر بھی وہ متولی ہے بغیر معزول کیے معزول نہ ہوگا۔[5] (عالمگیری)

اوقاف کے اجارہ کا بیان

مسئلہ ۱: متولی نے وقفی مکان یا زمین کو اجارہ پر دیا پھر مرگیا تو اجارہ بدستور باقی رہے گا۔ یوہیں واقف نے کرایہ پر دیا ہو پھر مرگیا جب بھی یہی حکم ہے۔ جو متولی ہے وقف کی آمدنی بھی خود اسی پر صرف[6] ہوگی اُس نے وقف کو اجارہ پر دیا اور مدت اجارہ پوری ہونے سے پہلے فوت ہوگیا جب بھی اجارہ نہیں ٹوٹے گا۔ یوہیں اگر قاضی نے مکانات موقوفہ[7] کو کرایہ پر دیدیا ہے اُسکے بعد معزول ہوگیا تو اجارہ باقی ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: کرایہ دار سے پیشگی کرایہ لیکر مستحقین پر تقسیم کردیا گیا پھر مدت اجارہ پوری ہونے سے پہلے ان میں سے کوئی مرگیا تو تقسیم توڑی نہیں جائے گی۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... مقرر۔

2 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج۵، ص۴۵۱.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف...إلخ، ج۲، ص۴۲۶.

4 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہٗ مسجداً...إلخ، ج۲، ص۳۰۳.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف...إلخ، ج۲، ص۴۲۷.

6 ...... خرچ۔

7 ...... وقف کیئے ہوئے مکان۔

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف...إلخ، ج۲، ص۴۱۸.

9 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف...إلخ، ج۲، ص۴۱۸.

مسئلہ ۳: وقف کا مال کاشتکار نے کھالیا متولی نے اُس سے کچھ کم پر صلح کی اگر کاشتکار غنی ہے تو صلح ناجائز ہے اور فقیر ہے تو جائز ہے، جبکہ وہ وقف فقرا پر ہو اور اگر وقف کے مستحق مخصوص لوگ ہوں تو اگرچہ کاشتکار فقیر ہو کم پر مصالحت جائز نہیں۔ یوہیں اِس صورت میں وقفی زمین یا مکان کو کم کرایہ پر فقیر کو بھی دینا ناجائز ہے اور فقرا پر وقف ہو تو جائز ہے۔[1] (خانیہ، بحرالرائق)

مسئلہ ۴: وقفی مکان کو تین سال کے لیے سو روپیہ سال کرایہ پر دیا اور تین شخص اِس وقف کی آمدنی کے حقدار ہیں ایک سال گزرنے پر ان میں کا ایک فوت ہوگیا پھر ایک سال اور گزرنے پر دوسرا شخص مرگیا اور تیسرا باقی ہے تو پہلے سال کی رقم پہلے کے ورثہ اور دوسرے اور تیسرے شخص کے درمیان برابر تین حصہ پر تقسیم ہوگی اور دوسرے سال کی رقم دوسرے کے ورثہ اور تیسرے میں نصفا نصف تقسیم ہوگی۔ پہلی میت کے ورثہ اس میں سے نہیں پائیں گے اور تیسرے سال کی رقم صِرف اِس تیسرے کو ملے گی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اوقاف کے اجارہ کی مدت طویل نہیں ہونی چاہیے، تین سال سے زیادہ کے لیے کرایہ پر دینا جائز نہیں۔[3] (فتح القدیر) اور اگر واقف نے کرایہ کی کوئی مدت بیان کردی ہے تو اُسکی پابندی کی جائے اور نہ بیان کی ہو تو مکانات کو ایک سال تک کے لیے اور زمین کو تین سال تک کے لیے کرایہ پر دیا جائے مگر جب کہ مصلحت اسکے خلاف کو مقتضی ہو[4] تو جو تقاضائے مصلحت[5] ہو وہ کیا جائے اور یہ زمانہ اور مواضع[6] کے اعتبار سے مختلف ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۶: واقف نے یہ شرط کردی ہے کہ ایک سال سے زیادہ کے لیے کرایہ پر نہ دیا جائے مگر وہاں ایک سال کے لیے کرایہ پر کوئی لیتا ہی نہیں زیادہ مدت کے لیے لوگ مانگتے ہیں تو متولی شرطِ واقف کے خلاف کرکے ایک سال سے زیادہ کے لیے نہیں دے سکتا۔ بلکہ یہ معاملہ قاضی کے پاس پیش کرے اور قاضی سے اجازت حاصل کرکے ایک سال سے زیادہ کے لیے

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی إجارة الاوقاف ومزارعتها، ج۲، ص۳۲۵.

و"البحرالرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۴۰۶.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۱۸.

3 ...... "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج۵، ص۴۵۱.

4 ...... یعنی اس کے خلاف میں بہتری ہو۔

5 ...... بھلائی کا تقاضا، بھلائی کے مطابق۔

6 ...... وقت اور علاقوں۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، ج۶، ص۶۱۳.

دے اور اگر وقف نامہ میں یوں ہو کہ ایک سال سے زیادہ کے لیے نہ دیا جائے مگر جب کہ اس میں نفع ہو تو خود واقف [1] بھی دے سکتا ہے، قاضی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: اوقاف کو اجر مثل کے ساتھ کرایہ پر دیا جائے یعنی اس حیثیت کے مکان کا جو کرایہ وہاں ہو یا اس حیثیت کے کھیت کا جو لگان [3] اُس جگہ ہو اُس سے کم پر دینا جائز نہیں بلکہ جس شخص کو اوقاف کی آمدنی ملتی ہے وہ خود بھی اگر چاہے کہ کرایہ یا لگان کم لے کر دے دوں تو نہیں دے سکتا۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: وقفی دوکان واجبی کرایہ [5] پر کرایہ دار کو دے دی اسکے بعد دوسرا شخص آتا ہے اور زیادہ کرایہ دیتا ہے تو پہلے اجارہ کو فسخ نہیں کیا جاسکتا۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: تین سال کے لیے زمین اجارہ پر دی ایک سال پورا ہونے پر کرایہ کا نرخ کم ہو گیا تو اجارہ فسخ نہیں ہوگا۔ یوہیں اگر ایک سال کے بعد زیادہ لوگ اسکے خواہشمند ہوئے اور کرایہ کا نرخ [7] بڑھ گیا جب بھی اجارہ فسخ نہیں ہوسکتا۔ [8] (خانیہ)

مسئلہ ۱۰: متولی نے چند سال کے لیے اجارہ پر زمین دی تھی اور متولی فوت ہو گیا پھر مستاجر [9] بھی مر گیا اور اسکے ورثہ نے کاشت کی تو غلہ ان لوگوں (یعنی مستاجر کے ورثہ) کو ملے گا اور ان سے زمین کا لگان نہیں لیا جائے گا، کہ مستاجر کی موت سے اجارہ فسخ ہو گیا بلکہ زمین میں ان کی زراعت سے جو نقصان ہوا ہے وہ لیا جائے گا اور یہ مصالح وقف میں صرف ہوگا [10]، جن پر وقف ہے اُن کو نہیں دیا جائے گا۔ [11] (خانیہ)

مسئلہ ۱۱: متولی نے اجر مثل سے کم کرایہ پر اجارہ دیا تو لینے والے کو اجر مثل دینا ہوگا اور اُجرت کا ذکر نہ کیا جب بھی یہی حکم ہے۔ یوہیں یتیم کی جائداد کو کم کرایہ پر دیدیا تو واجبی کرایہ دینا ہوگا۔ [12] (خانیہ)

---

1. ...... بہارِ شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ '' ردالمحتار میں اس مقام پر **'' واقف ''** کا ذکر نہیں بلکہ **'' متولی ''** مذکور ہے''۔.... عِلْمِیہ
2. ......"الدرالمختار"، كتاب الوقف،فصل:يراعى شرط الواقف...إلخ،ج٦،ص٦١٢.
3. ......زرآمدن جو زمین سے حاصل ہو۔
4. ......"الدرالمختار وردالمحتار"، كتاب الوقف،فصل:يراعى شرط الواقف...إلخ،مطلب:استئجار الدار...إلخ،ج٦،ص٦١٦.
5. ......رائج کرایہ جو عموماً لیا جاتا ہے۔
6. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف،الباب الخامس في ولاية الوقف...إلخ،ج٢،ص٤١٩.
7. ......بھاؤ۔
8. ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الوقف،فصل في الإجارة الاوقاف و مزارعتها،ج٢،ص٣٢٢.
9. ......کرائے پر لینے والا۔
10. ......یعنی وقف کی تعمیر و درستگی میں خرچ ہوگا۔
11. ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الوقف،فصل في الإجارة الاوقاف و مزارعتها،ج٢،ص٣٢٢۔٣٢٣.
12. ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الوقف،فصل في الإجارة الاوقاف و مزارعتها،ج٢،ص٣٢٢.

مسئلہ ۱۲: ایک شخص مثلاً آٹھ روپے کرایہ دینے کو کہتا ہے اور دوسرا دس، مگر یہ دس دینے والا نادہند[1] ہے تو اسکو نہ دیا جائے، آٹھ والے کو دیا جائے۔[2] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۳: وقفی زمین کو متولی خود اپنے اجارہ میں نہیں لے سکتا کہ خود مکانِ موقوف[3] میں رہے اور کرایہ دے یا کھیت بوئے اور لگان دے البتہ قاضی اسکو اجارہ پر دے تو ہو سکتا ہے۔[4] (خانیہ) اور اجر مثل سے زیادہ کرایہ پر لے تو ہو سکتا ہے۔ یوہیں اپنے باپ یا بیٹے کو بھی کرایہ پر نہیں دے سکتا مگر جب کہ بہ نسبت دوسروں کے ان سے زیادہ کرایہ لے۔[5] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۴: وقفی زمین کرایہ پر لیکر کسی نے اس میں مکان بنایا اور اب زمین کا کرایہ پہلے سے زیادہ ہوگیا تو اگر مالک مکان زیادہ کرایہ دینے کے لیے طیار[6] ہے تو زمین اُسی کے کرایہ میں رہنے دیں ورنہ اُس سے کہیں اپنا عملہ[7] اُٹھالے اور زمین کو خالی کردے۔[8] (عالمگیری) اور اگر اجارہ کی مدت پوری ہو چکی ہے تو اختیار ہے چاہے اُسی کو زیادہ کرایہ لے کر دیں یا دوسرے کو۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: مکانِ موقوف کو عاریت دینا بغیر کرایہ کسی کو رہنے کے لیے دیدینا ناجائز ہے اور رہنے والے کو کرایہ دینا پڑیگا۔ یوہیں جو شخص متولی کی بغیر اجازت رہنے لگا اُسے بھی جو کرایہ ہونا چاہیے دینا ہوگا۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: مکانِ موقوف کو متولی نے بیع کردیا[11] پھر یہ متولی معزول ہوگیا اور دوسرا اسکی جگہ متولی ہوا، اس نے مشتری پر دعویٰ کیا اور قاضی نے بیع باطل ہونے کا حکم دیا تو مشتری[12] کو اتنے دنوں کا کرایہ بھی دینا ہوگا۔[13] (خانیہ)

مسئلہ ۱۷: روپے اشرفی یعنی ثمن کے علاوہ مثلاً اسباب[14] کے بدلے میں اجارہ کیا[15] تو جائز ہے اور اسوقت اس سامان کو بیچ کر وقف کی آمدنی میں داخل کرے۔[16] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: وقفی زمین کو خود متولی بھی وقف کی طرف سے کاشت کرسکتا ہے اور اس صورت میں مزدوروں کی اُجرت

---

1 ...... ادائیگی میں ٹال مٹول اور تاخیر کرنے والا۔

2 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۴۰۰.

3 ...... وقف شدہ مکان۔

4 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی الإجارة الاوقاف و مزارعتھا، ج۲، ص۳۲۲.

5 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۳۹٤.

6 ...... تیار۔

7 ...... عمارت کی تعمیر کا تمام ساز وسامان۔

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص٤۲۲.

9 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، مطلب مهم: فی معنی قولهم... إلخ، ج٦، ص٦۱۹.

10 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص٤۲۰.

11 ...... بیچ دیا۔

12 ...... خریدار۔

13 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی الإجارة الاوقاف و مزارعتھا، ج۲، ص۳۲۵.

14 ...... ساز وسامان۔

15 ...... ٹھیکے پر دیا۔

16 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص٤۲۱.

وغیرہ وقف سے ادا کرے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: وقفی مکان کرایہ پر دیا اور شکست ریخت[2] وغیرہ کرایہ دار کے ذمہ رکھی تو اجارہ باطل ہے، ہاں اگر مرمت کے لیے کوئی رقم معین کر دی کہ اتنے روپے مرمت میں صرف کرنا تو جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: فقیروں پر ایک مکان وقف ہے کہ اس کی آمدنی فقرا کو دی جائے گی اس مکان کو ایک فقیر نے کرایہ پر لیا تو کرایہ چونکہ فقیر ہی کو دیا جاتا ہے، لہٰذا جتنا اسکو دینا ہے اُتنا کرایہ چھوڑ دینا جائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: جس شخص پر مکان وقف ہے وہ خود اِس مکان کو کرایہ پر نہیں دے سکتا جبکہ یہ متولی نہ ہو۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: مکان یا کھیت کو کم پر دیدیا تو یہ کمی مستاجر[6] سے پوری کرائی جائے گی متولی سے وصول نہ کریں گے مگر متولی سے سہو اور غفلت کی بنا پر ایسا ہوا تو درگزر کریں گے اور قصداً ایسا کیا تو خیانت ہے، معزول کر دیا جائے گا بلکہ خود واقف نے قصداً کم پر دیا ہے تو اسکے ہاتھ سے بھی وقف کو نکال لیں گے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: وقفی زمین اگر عشری ہے تو عشر کاشتکار پر ہے اور خراجی ہے تو خراج وقف کی آمدنی سے دیا جائے گا۔[8]

مسئلہ ۲۴: وقف پر کچھ خرچ کرنے کی ضرورت پیش آئی اور آمدنی کا روپیہ موجود نہیں ہے تو قاضی سے اجازت لیکر قرض لیا جاسکتا ہے۔ بطور خود متولی کو قرض لینے کا اختیار نہیں۔ یوہیں خراج کا روپیہ دینا ہے تو اسکے لیے بھی باجازت قاضی قرض لیا جائے گا یعنی جبکہ اس سال آمدنی ہی نہ ہوئی اور اگر آمدنی ہوئی مگر متولی نے مستحقین پر تقسیم کر دی خراج کے لیے نہیں رکھی تو خراج کی قدر متولی کو تاوان دینا ہوگا۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: وقف کی طرف سے زراعت کرنے کے لیے تخم[10] وغیرہ کی ضرورت ہے اور روپیہ خرچ کے لیے موجود

---

1. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۲۱.
2. ......ٹوٹ پھوٹ کی تعمیر و مرمت۔
3. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۲۱.
4. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۲۱.
5. ......"الدرالمختار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، ج۶، ص۶۲۲.
6. ......اجرت پر لینے والا۔
7. ......"الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، مطلب: اذا آجر المتولی بغبن... إلخ، ج۶، ص۶۲۳.
8. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۲۴.
9. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایة الوقف... إلخ، ج۲، ص۴۲۴.
10. ......بیج۔

نہیں ہے تو قاضی سے اجازت لے کر اسکے لیے بھی قرض لے سکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: وقفی مکان کے متصل دوسرا مکان ہے بیچ میں ایک دیوار ہے جو دوسرے مکان والے کی ہے وہ دیوار گر گئی پھر مالک مکان نے دیوار اُٹھوائی[2] مگر وقف کی حد میں اُٹھائی تو متولی اُس دیوار کو توڑ وادیگا اور متولی یہ چاہے کہ اُسے قیمت دیکر دیوار وقف کی کر لے یہ جائز نہیں۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۲۷: وقف کی زمین میں درخت تھے جو بیچ ڈالے گئے اور ہنوز[4] کاٹے نہیں گئے کہ خریدار کو وہی زمین اجارہ میں دی گئی اگر درخت جڑ سمیت بیچے گئے تھے تو زمین کا اجارہ جائز ہے اور اگر زمین کے اوپر اوپر سے بیچے گئے تو اجارہ جائز نہیں۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۲۸: گاؤں وقف ہے اور وہاں کے کاشتکار بٹائی[6] پر کھیت بویا کرتے ہیں اُس گاؤں میں قاضی کی طرف سے کوئی حاکم آیا جس نے کسی کو لگان[7] پر کھیت دیدیا فصل طیار ہونے پر متولی آیا اور حسب دستور بٹائی کرانا چاہتا ہے لگان کے روپے نہیں لیتا تو جو متولی چاہتا ہے وہی ہوگا۔[8] (خانیہ)

مسئلہ ۲۹: وقفی زمین کسی نے غصب کر لی[9] اور غاصب نے اپنی طرف سے کچھ اضافہ کیا ہے اگر یہ زیادت[10] مال متقوم[11] نہ ہو مثلاً زمین کو جوت کر[12] ٹھیک کیا ہے یا اُس میں نہر کھدوائی ہے یا کھیت میں کھاد ڈلوائی ہے جو مٹی میں مل گئی تو غاصب سے زمین واپس لی جائے گی اور ان چیزوں کا کچھ معاوضہ نہیں دیا جائے گا اور اگر وہ زیادت مال متقوم ہے مثلاً مکان بنایا ہے یا پیڑ[13] لگائے ہیں تو اگر مکان یا درخت کے نکالنے سے زمین خراب نہ ہو تو غاصب سے کہا جائے گا اپنا عملہ[14] اُٹھا لے یا پیڑ

---

1. "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الخامس في ولاية الوقف... إلخ، ج٢، ص٤٢٤.
2. بنوائی۔
3. "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل في الإجارة الاوقاف و مزارعتها، ج٢، ص٣٢٣.
4. ابھی تک۔
5. "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل في الإجارة الاوقاف و مزارعتها، ج٢، ص٣٢٣، ٣٢٤.
6. باہمی تقسیم۔
7. ٹھیکے پر۔
8. "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل في الإجارة الاوقاف و مزارعتها، ج٢، ص٣٢٤.
9. زبردستی قبضہ میں لے لی۔
10. اضافہ۔
11. قیمت رکھنے والا مال۔
12. ہل چلا کر۔
13. درخت۔
14. یعنی عمارت کی تعمیر کا تمام ساز و سامان، عمارت کا ملبہ۔

اُکھاڑ لے اور زمین خالی کر کے واپس کر دے اور اگر مکان یا درخت جدا کرنے میں زمین خراب ہو جائے گی تو اُکھڑے ہوئے درخت یا نکالے ہوئے عملہ کی قیمت غاصب کو دی جائے گی اور غاصب کو یہ بھی اختیار ہے کہ زمین کے اوپر سے درخت کو اسطرح کاٹ لے کہ زمین کو نقصان نہ پہنچے۔[1] (خانیہ)

دعویٰ اور شہادت کا بیان

مسئلہ ۱: مکان یا زمین بیع کر دی اب کہتا ہے اُسکو میں نے وقف کر دیا تھا اِس بیان پر اگر گواہ نہیں پیش کرتا ہے اور مدعی علیہ[2] سے حلف[3] لینا چاہتا ہے تو اُسکی بات نہیں مانیں گے اور حلف نہ دیں گے اور گواہ سے وقف ہونا ثابت کر دے تو گواہ مقبول ہیں اور بیع باطل۔[4] (عالمگیری) اور مشتری سے اُتنے دنوں کا کرایہ لیا جائے گا جب تک اُس کا قبضہ تھا اور مشتری[5] ثمن کے وصول کرنے کے لیے اِس جائداد کو اپنے قبضہ میں نہیں رکھ سکتا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲: وقف کے متعلق بدون دعویٰ[7] کے بھی شہادت قبول کر لی جاتی ہے اِسی وجہ سے باوجود مدعی کے کلام متناقض[8] ہونے کے وقف میں شہادت قبول ہو جاتی ہے کہ تناقض سے دعویٰ جاتا رہا اور شہادت بغیر دعویٰ ہوئی۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۳: اصل وقف میں اگرچہ بغیر دعویٰ بھی شہادت قبول ہوتی ہے مگر کسی شخص کا کسی وقف کے متعلق حق ثابت ہونے کے لیے دعویٰ شرط ہے بغیر دعویٰ گواہی کوئی چیز نہیں مثلاً ایک شخص کسی وقف کی آمدنی کا حقدار ہے اور گواہوں سے حقدار ہونا ثابت بھی ہو تو جب تک وہ خود دعویٰ نہ کرے اُس کا حق فقرا کو دیں گے خود اُسکو نہیں دیں گے۔[10] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل في إجارة الأوقاف و مزارعتها، ج۲، ص ۳۲٤.

2 ......جس پر دعویٰ کیا جائے۔ 3 ......قسم۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب السادس في الدعوی و الشهادة، الفصل الاول، ج۲، ص ٤۳۰.

5 ......خریدار۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج۲، ص ٦٥٥-٦٥٦.

7 ......دعویٰ کے بغیر۔

8 ......مخالف معنی۔

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج ٦، ص ٦٢٦.

10 ......"الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص ٦٢٧.

مسئلہ ۴: کسی زمین کی نسبت پہلے یہ کہا تھا کہ یہ فلاں پر وقف ہے اب دعویٰ کرتا ہے کہ مجھ پر وقف ہے تو چونکہ اُسکے قول میں تناقض [1] ہے، لہٰذا دعویٰ باطل و نامسموع [2] ہے۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: کسی جائداد کی نسبت یہ دعویٰ کہ وقف ہے سُنا نہیں جائے گا بلکہ اگر دعویٰ میں یہ بھی ہو کہ میں اُسکی آمدنی کا مستحق ہوں جب بھی مسموع نہیں تاوقتیکہ دعویٰ میں یہ نہ ہو کہ میں اُس کا متولی ہوں۔ دعویٰ مسموع نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ فقط اسکے دعویٰ کے بنا پر قابض پر حلف نہیں دیں گے ہاں اگر گواہ گواہی دیں تو گواہی مقبول ہوگی۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: مشتری نے بائع [5] پر دعویٰ کیا کہ جوزمین تو نے میرے ہاتھ بیع کی ہے یہ وقف ہے تجھ کو اسکے بیچنے کا حق نہ تھا یہ دعویٰ مسموع نہیں بلکہ یہ دعویٰ متولی کی جانب سے ہونا چاہیے اور متولی نہ ہو تو قاضی اپنی طرف سے کسی کو متولی مقرر کرے گا جو مقدمہ کی پیروی کرے گا اور وقف ثابت ہونے پر بیع باطل ہو جائے گی اور مشتری کو ثمن واپس ملے گا۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: قاضی نے کسی جائداد کے متعلق وقف کا فیصلہ دیا تو صرف مدعی کے مقابل یہ فیصلہ نہیں بلکہ سب کے مقابل ہے یعنی فیصلے دو قسم کے ہوتے ہیں، بعض فیصلے صرف مدعی اور مدعی علیہ کے درمیان میں ہیں دوسروں سے اسکو تعلق نہیں مثلاً ایک شخص نے دوسرے کی کسی چیز پر دعویٰ کیا کہ یہ میری ہے اور قاضی نے فیصلہ دیدیا تو یہ فیصلہ سب کے مقابل میں نہیں ہے بلکہ تیسرا شخص پھر دعویٰ کر سکتا ہے اور چوتھا پھر کر سکتا ہے، وعلیٰ ہذا القیاس۔ اور بعض فیصلے سب کے مقابل میں ہوتے ہیں کہ اب دوسرا دعویٰ ہی نہیں ہو سکتا مثلاً ایک شخص پر کسی نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا غلام ہے اُس نے جواب دیا کہ میں آزاد ہوں اور قاضی نے حریت [7] کا حکم دیا تو اب کوئی بھی اُسکی عبدیت [8] کا دعویٰ نہیں کر سکتا یا کسی عورت کو قاضی نے ایک شخص کی منکوحہ ہونے کا حکم دیا تو دوسرا اپنی منکوحہ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

---

1 ...... اختلاف۔

2 ...... سنا نہیں جائے گا۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب السادس في الدعوى والشهادة، الفصل الاول، ج۲، ص۴۳۱.

4 ...... "الدر المختار ورد المحتار"، كتاب الوقف، مطلب: المواضع التي تقبل فيها الشهادة، ج۶، ص۶۲۸.

5 ...... بیچنے والا۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب السادس في الدعوى والشهادة، الفصل الاول، ج۲، ص۴۳۱.

7 ...... آزادی۔

8 ...... غلامی۔

یوہیں کسی بچہ کا ایک شخص سے نسب ثابت ہوگیا تو دوسرا اُسکے نسب کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ اِسی طرح سے کسی جائداد پر ایک شخص نے اپنی مِلک کا دعویٰ کیا جس کے قبضہ میں ہے اُس نے جواب دیا یہ وقف ہے اور وقف ہونا ثابت کردیا قاضی نے وقف ہونے کا حکم دیا تو اب ملک کا دوسرا دعویٰ اس پر ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ یہ فیصلہ تمام جہان کے مقابل میں ہے مگر واقف اگر حیلہ باز آدمی ہو کہ اِس وقف کے حیلہ سے دوسرے کی املاک پر قبضہ کرتا ہو مثلاً دوسرے کی جائداد پر قبضہ کرلیا اور تیسرے سے اپنے اوپر دعویٰ کرادیا اور جواب یہ دیا کہ وقف ہے اور وقف کے گواہ بھی پیش کردیے اور قاضی نے وقف کا حکم دیدیا اگر ایسے حیلہ باز کے وقف کی قضاء ویسی ہی ہو تو بیچارے اصل مالک اپنی جائداد سے ہاتھ دھو[1] بیٹھا کریں اور کچھ نہ کرسکیں، لہٰذا اِس صورت میں یہ فیصلہ سب کے مقابل میں نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: وقف کے ثبوت کے لیے گواہی دی تو گواہ کو یہ بیان کرنا ضرور نہیں ہے کہ کس نے وقف کیا بلکہ اگر اِس سے لاعلمی بھی ظاہر کرے جب بھی شہادت معتبر ہوسکتی ہے۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹: وقف میں شہادۃ علی الشہادۃ معتبر ہے اور وقف ہونا مشہور ہو تو اگرچہ اسکے سامنے واقف نے وقف نہیں کیا ہے محض شہرت کی بنا پر اسکو شہادت دینا جائز ہے بلکہ اگر قاضی کے سامنے تصریح کردے کہ میری شہادت سمعی[4] ہے جب بھی گواہی نامعتبر نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا کہ یہ زمین مجھ پر وقف ہے زمین جس کے قبضہ میں ہے وہ کہتا ہے یہ میری ملک ہے گواہوں نے واقف کا وقف کرنا بیان کیا اور یہ کہ جس وقت اُس نے وقف کی تھی اُسی کے قبضہ میں تھی تو فقط اتنی ہی بات سے وقف ثابت نہیں ہوگا بلکہ گواہوں کو یہ بیان کرنا بھی ضرور ہے کہ واقف اُس زمین کا مالک بھی تھا۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: پُرانا وقف ہے جس کے مصارف و شرائط کا پتہ نہیں چلتا اس میں بھی سمعی شہادت معتبر ہے اور

---

1 ...... دھو، یعنی مالک ہی نہ رہیں۔

2 ...... "الدرالمختار و ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج۷، ص۴۴۹-۴۵۰.

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشھادة، الفصل الاول، ج۲، ص۴۳۱.

و "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج۶، ص۶۲۹.

4 ...... سنی ہوئی بات کی گواہی دینے کو شہادت سمعی کہتے ہیں۔

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج۶، ص۶۲۹-۶۳۲.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج۶، ص۶۲۹.

زمانۂ گزشتہ کا اگر عملدر آمد معلوم ہو سکے یا قاضی کے دفتر میں شرائط و مصارف کا ذکر ہے تو اِسی کے موافق عمل کیا جائے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: ایک شخص کے قبضہ میں جائداد ہے اُس پر کسی نے وقف ہونے کا دعویٰ کیا اور ثبوت میں ایک دستاویز[2] پیش کرتا ہے تو فقط دستاویز کی بنا پر وقف ہونا نہیں قرار پائے گا اگرچہ اُس دستاویز پر گزشتہ قاضیوں کی تحریریں بھی ہوں۔ یوہیں کسی مکان کے دروازہ پر وقف کا کتبہ کندہ[3] ہونے سے بھی قاضی وقف کا حکم نہیں دے گا یعنی بغیر شہادت فقط تحریر قابل اعتبار نہیں مگر جبکہ دستاویز کی نقل قاضی کے دفتر میں ہو تو ضرور قابل قبول ہے، خصوصاً جبکہ گزشتہ قاضیوں کے دستخط اُس پر ہوں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: کسی جائداد کا وقف ہونا معروف و مشہور ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ اسکا مصرف کیا ہے تو شہرت کی بنا پر وقف قرار پائے گا اور فقرا پر خرچ کیا جائے گا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: گواہ نے یہ گواہی دی کہ یہ جائداد مجھ پر یا میری اولاد یا میرے باپ دادا پر وقف ہے تو گواہی مقبول نہیں۔ یوہیں اگر یہ گواہی دی کہ مجھ پر اور فلاں اجنبی پر وقف ہے جب بھی مقبول نہیں نہ اسکے حق میں وقف ثابت ہوگا نہ اُس دوسرے کے حق میں اور اگر دو گواہ ہوں ایک کی گواہی یہ ہے کہ زید پر وقف ہے اور دوسرا گواہی دیتا ہے کہ عمرو پر وقف ہے تو نفس وقف کے متعلق چونکہ دونوں متفق ہیں وقف ثابت ہو جائے گا، مگر موقوف علیہ میں چونکہ اختلاف ہے، لہٰذا یہ جائداد فقرا پر صرف ہوگی، نہ زید پر ہوگی، نہ عمرو پر۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ۱۵: ایک گواہ نے بیان کیا کہ یہ ساری زمین وقف ہے دوسرا کہتا ہے آدھی تو آدھی ہی کا وقف ہونا ثابت ہوا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی الشھادة علی الوقف بالتسامع، ج ٦، ص ٦٣٠-٦٣٢.

2 ...... رجسٹر، تحریر نامہ۔

3 ...... یعنی دروازے پر لکھی ہوئی تختی لگی ہو کہ یہ وقف ہے۔

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: احضر صکاً فیه خطوط العدول...... إلخ، ج ٦، ص ٦٣٠-٦٣٢.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج ٦، ص ٦٣١-٦٣٥.

6 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی دعوی الوقف والشھادة، ج ٢، ص ٣٢٦.

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشھادة، الفصل الثانی، ج ٢، ص ٤٣٤.

مسئلہ ۱۶: دو شخصوں نے شہادت دی کہ پروس کے فقیروں پر وقف کی اور خود یہ دونوں اُسکے پروس کے فقیر ہوں جب بھی گواہی مقبول ہے یا گواہی دی کہ فلاں مسجد کے محتاجوں پر وقف ہے تو گواہی مقبول ہے اگرچہ یہ دونوں اُس مسجد کے محتاجین[1] سے ہوں۔ یوہیں اہل مدرسہ وقف مدرسہ کے لیے شہادت دیں تو گواہی قبول ہے۔[2] (خانیہ) یوہیں متولی اور ایک دوسرا شخص دونوں گواہی دیں کہ یہ مکان فلاں مسجد پر وقف ہے تو گواہی مقبول ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: ایک مکان ایک شخص کے قبضہ میں ہے دوسرے شخص نے گواہوں سے ثابت کیا کہ اُس پر وقف ہے اور متولی مسجد نے گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ مسجد پر وقف ہے اگر دونوں نے وقف کی تاریخیں ذکر کیں تو جس کی تاریخ مقدم ہے اُسکے موافق فیصلہ ہوگا ورنہ دونوں میں نصف نصف کر دیا جائے گا۔[4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۸: گواہوں نے یہ گواہی دی کہ فلاں نے اپنی زمین وقف کی اور واقف نے اُس کے حدود نہیں بیان کیے مگر کہتے ہیں کہ ہم اُس زمین کو پہچانتے ہیں تو گواہی مقبول نہیں کہ ہوسکتا ہے اُس شخص کی اس زمین کے علاوہ کوئی دوسری زمین بھی ہو اور اگر گواہ کہتے ہوں کہ ہمارے علم میں اُس کی دوسری زمین نہیں جب بھی قبول نہیں کہ ہوسکتا ہے زمین ہو اور ان کے علم میں نہ ہو۔[5] (خانیہ) یہ اُس صورت میں ہے جبکہ واقف نے مطلق زمین کا وقف کرنا ذکر کیا اور اگر ایسے لفظ سے ذکر کیا کہ گواہوں کو معلوم ہوگیا کہ فلاں زمین ہے جس کے یہ حدود ہیں اور قاضی کے سامنے حدود بیان بھی کریں تو گواہی مقبول ہوگی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: گواہ کہتے ہیں واقف نے حدود بیان کر دیے تھے مگر ہم بھول گئے تو گواہی مقبول نہیں اور اگر گواہوں نے دو حدیں بیان کیں جب بھی قبول نہیں اور تین حدیں بیان کر دیں تو گواہی مقبول ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: گواہوں نے کہا کہ فلاں نے اپنی زمین وقف کی جس کے حدود بھی واقف نے بیان کر دیے مگر ہم نہیں

---

❶ ......حاجت مندوں۔

❷ ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی دعوی الوقف والشهادة، ج۲، ص۳۲۶.

❸ ......"الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج۶، ص۶۸۷.

❹ ......"البحرالرائق"، کتاب الوقف، ج۵، ص۳۲.

❺ ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی دعوی الوقف والشهادة، ج۲، ص۳۲۶.

❻ ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشهادة، الفصل الثانی، ج۲، ص۴۳۴.

❼ ......المرجع السابق.

جانتے یہ زمین کہاں ہے تو گواہی مقبول ہے وقف ثابت ہو جائے گا مگر مدعی کو گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا کہ وہ زمین یہ ہے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۲۱: گواہوں میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے مرنے کے بعد کے لیے وقف کیا دوسرا کہتا ہے وقف صحیح تمام[2] ہے تو گواہی مقبول نہیں اور اگر ایک نے کہا صحت میں وقف کیا دوسرا کہتا ہے مرض الموت میں وقف کیا ہے تو یہ اختلاف ثبوت وقف کے منافی نہیں۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۲۲: ایک شخص فوت ہوا اُس نے دولڑکے چھوڑے اور ایک کے ہاتھ میں باپ کی جائداد ہے وہ کہتا ہے میرے باپ نے یہ جائداد مجھ پر وقف کردی ہے اِس کا دوسرا بھائی کہتا ہے والد نے ہم دونوں پر وقف کی ہے اور گواہ کسی کے پاس نہ ہوں تو دوسرے کا قول معتبر ہے جو دونوں پر وقف ہونا بتاتا ہے۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۲۳: ایک زمین چند بھائیوں کے قبضہ میں ہے وہ سب بالاتفاق یہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے باپ نے یہ زمین وقف کی ہے مگر ہر ایک وقف کا مصرف[5] علٰیحدہ علٰیحدہ بتاتا ہے تو قاضی اسکے متعلق یہ فیصلہ کرے گا کہ زمین تو وقف قرار دی جائے اور جس نے جو مصرف بیان کیا اس کا حصہ اُس مصرف میں صرف کیا جائے اور قاضی اُن میں سے جس کو چاہے متولی مقرر کردے اور اگر ان ورثہ میں کوئی نابالغ یا غائب ہے تو جب تک بالغ نہ ہو یا حاضر نہ ہو اُسکے حصہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہ ہوگا۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ۲۴: ایک شخص کے قبضہ میں مکان ہے اُس پر کسی نے دعویٰ کیا کہ یہ مکان مع زمین کے میرا ہے قابض نے جواب میں کہا یہ مکان فلاں مسجد پر وقف ہے مگر مدعی نے گواہوں سے اپنی مِلک ثابت کردی قاضی نے اُسکے موافق فیصلہ دیدیا اور دفتر میں لکھ دیا اس کے بعد مدعی یہ اقرار کرتا ہے کہ زمین وقف ہے اور صرف عمارت میری ہے تو دعویٰ بھی باطل ہوگیا اور فیصلہ بھی اور قاضی کی تحریر بھی یعنی پورا مکان مع زمین وقف ہی قرار پائے گا۔[7] (خانیہ)

---

1. "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی دعوی الوقف والشهادة، ج۲، ص۳۲۶.
2. جس میں کسی قسم کی کوئی تعلیق یعنی مرنے وغیرہ کی کوئی قید نہ ہو اسے وقف صحیح تمام کہتے ہیں۔
3. "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی دعوی الوقف والشهادة، ج۲، ص۳۲۶.
4. المرجع السابق۔
5. خرچ کرنے کا مقام۔
6. "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی دعوی الوقف والشهادة، ج۲، ص۳۲۶.
7. المرجع السابق.

مسئلہ ۲۵: دو جائدادیں ہیں ایک جائداد جس کے قبضہ میں ہے موجود ہے اور دوسری جس کے قبضہ میں ہے یہ غائب ہے جو شخص موجود ہے اُس پر کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ دونوں جائدادیں میرے دادا کی ہیں کہ اُس نے اپنی اولاد پر نسلاً بعد نسل وقف کی ہے اگر گواہوں سے یہ ثابت ہوا کہ دونوں جائدادیں واقف کی تھیں اور دونوں کو ایک ساتھ وقف کیا اور دونوں ایک ہی وقف ہے تو قاضی دونوں جائدادوں کے وقف کا فیصلہ دے گا اور اگر گواہوں نے ان کا دو وقف ہونا بیان کیا تو جو موجود ہے اُسکے مقابل فیصلہ ہوگا اور اُس کے پاس جو جائداد ہے وقف قرار پائے گی اور غائب کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوگا آنے پر ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: دو منزلہ مکان مسجد سے متصل ہے مسجد میں جو صف بندھتی ہے وہ نیچے والی منزل میں متصلا چلی آتی ہے اور نیچے والی منزل میں گرمی جاڑوں میں نماز بھی پڑھی جاتی ہے اب اہل مسجد اور مکان والوں میں اختلاف ہوا مکان والے کہتے ہیں کہ یہ مکان ہمیں میراث میں ملا ہے تو انھیں کا قول معتبر ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: گواہوں نے گواہی دی کہ اس مکان میں جو کچھ اس کا حصہ تھا یا جو کچھ اسے اپنے باپ کے ترکہ سے ملا تھا وقف کر دیا مگر گواہوں کو یہ نہیں معلوم کہ حصہ کتنا ہے یا ترکہ میں کتنا ملا ہے جب بھی شہادت مقبول ہے اور اگر واقف کے مقابل میں گواہوں نے بیان کیا کہ اس نے وقف کرنے کا اقرار کیا اور ہم کو نہیں معلوم کہ وہ کونسا مکان یا زمین ہے تو قاضی واقف کو مجبور کرے گا کہ جائدادِ موقوفہ[3] کو بیان کرے جو وہ بیان کردے وہی وقف ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا کہ اس نے یہ زمین مساکین پر وقف کر دی ہے وہ انکار کرتا ہے مدعی نے اقرار کے گواہ پیش کیے تو گواہی مقبول ہے اور وقف صحیح ہے اور اُسکے ہاتھ سے زمین نکال لی جائے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: کسی شخص نے مسجد بنائی یا اپنی زمین کو قبرستان یا مسافر خانہ بنایا ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ زمین میری ہے اور بانی[6] کہیں چلا گیا ہے موجود نہیں ہے تو اگر بعض اہل مسجد کے مقابل میں فیصلہ ہوگیا تو سب کے مقابل میں ہوگیا اور مسافر خانہ کے لیے یہ ضرور ہے کہ بانی یا نائب کے مقابل میں فیصلہ ہو اُنکی عدم موجودگی میں کچھ نہیں کیا جا سکتا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب السادس في الدعوى و الشهادة، ج ٢، ص ٤٣٢.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... وقف کی ہوئی جائداد۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب السادس في الدعوى و الشهادة، ج ٢، ص ٤٣٥.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب السادس في الدعوى و الشهادة، الفصل الاول، ج ٢، ص ٤٣٧.

6 ...... بنانے والا۔

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب السادس في الدعوى و الشهادة، الفصل الاول، ج ٢، ص ٤٣٨.

مسئلہ ۳۰: وقف کے بعض مستحقین دعویٰ میں سب کے قائم مقام ہوسکتے ہیں یعنی ایک کے مقابل میں جو فیصلہ ہوگا وہی سب کے مقابل میں نافذ ہوگا یہ جب کہ اصل وقف ثابت ہو۔ یوہیں بعض وارث جمیع ورثہ کے قائم مقام ہیں یعنی اگر میت پر یا میت کی طرف سے دعویٰ ہو تو ایک وارث پر یا ایک وارث کا دعویٰ کرنا کافی ہے۔ یوہیں اگر مدیون کا دیوالیا[1] ہونا ایک قرض خواہ کے مقابل میں ثابت ہوا تو یہ سبھی کے مقابل ثبوت ہوگیا کہ دوسرے قرض خواہ بھی اسے قید نہیں کراسکتے۔

مسئلہ ۳۱: مسجد پر قرآن مجید وقف کیا کہ مسجد والے یا محلہ والے تلاوت کریں گے اور خود اسی مسجد والے وقف کی گواہی دیتے ہیں تو یہ گواہی مقبول ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: ایک شخص کے ہاتھ میں زمین ہے وہ کہتا ہے یہ فلاں کی ہے کہ اُس نے فلاں کام کے لیے وقف کی ہے اور اُس کے ورثہ کہتے ہیں اسکو ہم پر اور ہماری نسل پر وقف کی ہے اور جب ہماری نسل نہیں رہے گی اُس وقت فقرا اور مساکین پر صَرف ہوگی اور قاضی سابق کے دفتر میں کوئی ایسی تحریر بھی نہیں ہے جس سے اوقاف کے مصارف معلوم ہوسکیں تو اس وقت ورثہ کا قول معتبر ہوگا۔[3] (عالمگیری)

(وقف نامہ وغیرہ دستاویز کے مسائل)

مسئلہ ۳۳: زمین وقف کی اور وقف نامہ بھی تحریر کیا جس پر لوگوں کی گواہیاں بھی کرائیں مگر حدود کے لکھنے میں غلطی ہوگئی دو حدیں ٹھیک ہیں اور دو غلط تو جس جانب میں غلطی ہوئی ہے وہ حدیں اُودھر[4] اگر موجود ہیں مگر اِس زمین اور اُس حد کے درمیان دوسرے کی زمین، مکان، کھیت وغیرہ ہے تو وقف جائز ہے اور اسکی جتنی زمین ہے وہی وقف ہوگی اور اگر اُس طرف وہ چیز ہی نہیں جس کو حدود میں ذکر کیا ہے نہ متصل اور نہ فاصلہ پر تو وقف صحیح نہیں ہاں اگر یہ جائداد اتنی مشہور ہے کہ حدود ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی تو اب وقف صحیح ہے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۳۴: جائداد وقف کی اور وقف نامہ لکھوادیا اور جو کچھ وقف نامہ میں لکھا ہے اس پر گواہیاں بھی کرائیں مگر وہ واقف اب کہتا ہے کہ میں نے تو یوں وقف کیا تھا کہ مجھے بیع کرنے کا اختیار ہوگا مگر کاتب نے اِس شرط کو نہیں لکھا اور مجھے یہ نہیں

---

1 ...... نقد رقم یا سرمایہ کا ختم ہوجانا۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب السادس في الدعوى و الشهادة، الفصل الاول، ج ٢، ص ٤٣٧.

3 ...... المرجع السابق، ص ٤٣٩.

4 ...... اُدھر۔

5 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل فيما يتعلق بصك الوقف، ج ٢، ص ٣٣٧.

معلوم کہ وقف نامہ میں کیا لکھا ہے اگر وقف نامہ ایسی زبان میں لکھا ہے جس کو واقف جانتا ہے اور پڑھ کر اُسے سُنایا گیا ہے اور اُس نے تمام مضمون کا اقرار کیا ہے تو وقف صحیح ہے اور اُس کا قول باطل اور اگر وقف نامہ کی زبان نہیں جانتا اور گواہوں سے یہ ثابت نہیں کہ ترجمہ کرکے اُسے سُنایا گیا تو واقف کا قول معتبر ہے اور وقف صحیح نہیں، گواہ یہ کہتے ہیں کہ اسے ترجمہ کرکے پورا وقف نامہ سُنایا گیا اور اس نے تمام مضمون کا اقرار کیا اور ہم کو گواہ بنایا جب بھی وقف صحیح ہے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۳۵: ایک شخص نے یہ چاہا کہ اپنی کل جائداد جو اس موضع میں ہے سب کو وقف کردے اور کاتب سے مرض میں وقف نامہ لکھنے کو کہا کاتب نے دستاویز میں بعض ٹکڑے بھول کر نہیں لکھے اور یہ وقف نامہ پڑھ کر سُنایا کہ فلاں بن فلاں نے اپنے فلاں موضع کے تمام ٹکڑے وقف کردیے جن کی تفصیل یہ ہے اور جو ٹکڑا لکھنا بھول گیا تھا اُسے سُنایا بھی نہیں اور واقف نے تمام مضمون کا اقرار کیا تو اگر واقف نے صحت میں یہ خبر دی تھی کہ جو کچھ اس موضع میں اُس کا حصہ ہے سب کو وقف کرنے کا ارادہ ہے تو سب وقف ہوگئے اور اگر واقف کا انتقال ہوگیا مگر انتقال سے پہلے اُس نے بتایا کہ میرا یہ ارادہ ہے تو جو کچھ اُس نے کہا ہے اُسی کا اعتبار ہے۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۳۶: ایک عورت سے محلہ والوں نے یہ کہا کہ تو اپنا مکان مسجد پر وقف کردے اور یہ شرط کردے کہ اگر تجھے ضرورت ہوگی تو اُسے بیچ ڈالے گی عورت نے منظور کیا اور وقف نامہ لکھا گیا مگر اُس میں یہ شرط نہیں لکھی اور عورت سے کہا کہ وقف نامہ لکھوا دیا اگر وقف نامہ اُسے پڑھ کر سُنایا گیا اور وقف نامہ کی تحریر عورت سمجھتی ہے اُس نے سُن کر اقرار کیا تو وقف صحیح ہے اور اگر اُسے سُنایا ہی نہیں یا وقف نامہ کی زبان ہی نہیں سمجھتی تو وقف درست نہیں۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۳۷: تولیت نامہ[4] یا وصایت نامہ[5] کسی کے نام لکھا گیا اور اُس میں یہ نہیں لکھا گیا کہ کس کی جانب سے اسکو متولی یا وصی کیا گیا تو یہ دستاویز بیکار ہے کیونکہ قاضی کی جانب سے متولی مقرر ہو تو اُسکے احکام جدا ہیں اور واقف نے جس کو متولی مقرر کیا ہو اُسکے احکام علیحدہ ہیں۔ یوہیں باپ کی طرف سے وصی ہے یا قاضی کی طرف سے یا ماں دادا وغیرہ نے مقرر کیا ہے کہ ان کے احکام مختلف ہیں لہٰذا یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ کس نے متولی یا وصی کیا ہے کہ یہ معلوم نہ ہوگا تو کس طرح

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فیما یتعلق بصك الوقف، ج ۲، ص ۴۳۷.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... وقف کے متولی کے متعلق دستاویز۔

5 ...... وصیت نامہ۔

عمل کریں گے۔ اور اگر یہ تصریح کر دی ہے کہ قاضی نے متولی یا وصی مقرر کیا ہے مگر اُس قاضی کا نام نہیں تو دستاویز صحیح ہے کہ اولاً تو اسکی ضرورت ہی نہیں کہ قاضی کا نام معلوم کیا جائے اور اگر جاننا چاہو تو تاریخ سے معلوم کر سکتے ہو کہ اُس وقت قاضی کون تھا۔ [1] (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: ایک جائداد اشخاص معلومین [2] پر وقف ہے اسکے متولی سے ایک شخص نے زمین اجارہ پر لی اور کرایہ نامہ لکھا گیا اس میں مستاجر [3] اور متولی [4] کا نام لکھا گیا کہ فلاں بن فلاں جو فلاں وقف کا متولی ہے مگر اس میں واقف کا نام نہیں لکھا، جب بھی کرایہ نامہ صحیح ہے۔ [5] (خانیہ)

(وقف اقرار کے مسائل)

مسئلہ ۳۹: جو زمین اس کے قبضہ میں ہے اُوسکی نسبت یہ کہا کہ وقف ہے تو یہ کلام وقف کا اقرار ہے اور وہ زمین وقف قرار پائے گی مگر اسکے کہنے سے وقف کی ابتدا نہ ہوگی تا کہ وقف کے تمام شرائط اس وقت درکار ہوں۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: جو زمین اسکے قبضہ میں ہے اُسکے وقف ہونے کا اقرار کیا مگر نہ تو واقف کا ذکر کیا کہ کس نے وقف کیا نہ مستحقین کو بتایا کہ کس پر خرچ ہوگی جب بھی اقرار صحیح ہے اور یہ زمین فقرا پر وقف قرار دی جائے گی اور اسکا واقف نہ مقر [7] کو قرار دیں گے اور نہ دوسرے کو ہاں اگر گواہوں سے ثابت ہو کہ اقرار سے پہلے یہ زمین خود اِسی مقر کی تھی تو اب یہی واقف قرار پائے گا اور یہی متولی ہوگا کہ فقرا پر آمدنی تقسیم کرے گا مگر اسے یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو اپنے بعد متولی قرار دے۔ [8] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: وقف کا اقرار کیا اور واقف کا بھی نام بتایا مگر مستحقین کو ذکر نہ کیا مثلاً کہتا ہے یہ زمین میرے باپ کی صدقہ موقوفہ ہے اور اس کا باپ فوت ہو چکا ہے، اگر اس کے باپ پر دَین ہے تو یہ اقرار صحیح نہیں، زمین دَین میں بیع کر دی جائے گی اور اگر اسکے باپ نے کوئی وصیت کی ہے تو تہائی میں وصیت نافذ ہوگی اسکے بعد جو کچھ بچے وہ وقف ہے کہ اُسکی آمدنی فقرا پر صرف

---

1. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب السابع في المسائل التي تتعلق بالصدق، ج۲، ص٤٤١.
و "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، باب الرجل يقف ارضه على اولاده، فصل فيمايتعلق بصك الواقف، ج۲، ص٣٢٧.
2. ...... معلوم کی جمع یعنی جن پر وقف ہو وہ معلوم ہوں۔
3. ...... اجرت پر لینے والا۔
4. ...... مال وقف کا انتظام سنبھالنے والا۔
5. ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل فيما يتعلق بصك الوقف، ج۲، ص٤٣٧.
6. ...... "الفتاوی الهندية"، الباب الثامن في الإقرار، ج۲، ص٣٢٧.
7. ...... اقرار کرنے والا۔
8. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثامن في الإقرار، ج۲، ص٤٤٢.

ہوگی یہ اُس صورت میں ہے کہ اسکے سوا کوئی دوسرا وارث نہ ہو اور اگر دوسرا وارث ہے جو وقف سے انکار کرتا ہے تو وہ اپنا حصہ لیگا اور جو چاہے کرے گا۔[1] (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: جو زمین قبضہ میں ہے اُسکی نسبت اقرار کیا کہ یہ فلاں فلاں لوگوں پر وقف ہے یعنی چند شخصوں کے نام لیے اسکے بعد دوسرے لوگوں پر وقف بتاتا ہے یا اُنھیں لوگوں میں کمی بیشی کرتا ہے تو اس پچھلی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا پہلی ہی پر عمل ہوگا اور اگر یہ کہہ کر کہ یہ زمین وقف ہے سکوت کیا پھر سکوت[2] کے بعد کہا کہ فلاں فلاں پر وقف ہے یعنی چند شخصوں کے نام ذکر کیے تو یہ پچھلی بات بھی معتبر ہوگی یعنی جن لوگوں کے نام لیے اُن کو آمدنی ملے گی۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۴۳: وقف کی اضافت کسی دوسرے شخص کی طرف کرتا ہے کہتا ہے کہ فلاں نے یہ زمین وقف کی ہے اگر وہ کوئی معروف شخص ہے اور زندہ ہے تو اُس سے دریافت کریں گے، اگر وہ اسکی تصدیق کرتا ہے تو دونوں کے تصادق[4] سے سب کچھ ثابت ہو گیا اور اگر وہ یہ کہتا ہے کہ ملک تو میری ہے مگر وقف میں نے نہیں کیا ہے تو ملک دونوں کے تصادق سے ثابت ہوئی اور وقف ثابت نہ ہوا اور اگر وہ شخص مر گیا ہے تو اُسکے ورثہ سے دریافت کریں گے اگر سب اُسکی تصدیق کرتے ہیں یا سب تکذیب کرتے ہیں تو جیسا کہتے ہیں اُسکے موافق کیا جائے اور اگر بعض ورثہ وقف مانتے ہیں اور بعض انکار کرتے ہیں تو جو وقف کہتا ہے اُس کا حصہ وقف ہے اور جو انکار کرتا ہے اُس کا حصہ وقف نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: واقف[6] کو اقرار میں ذکر نہیں کیا مگر مستحقین کا ذکر کیا مثلاً کہتا ہے یہ زمین مجھ پر اور میری اولاد و نسل پر وقف ہے تو اقرار مقبول ہے اور یہی اس کا متولی ہوگا پھر اگر کسی نے اِس پر دعویٰ کیا کہ یہ مجھ پر وقف ہے اور اُسی مقر اول نے تصدیق کی تو خود اسکے اپنے حصہ میں تصدیق کا اثر ہو سکتا ہے اور اولاد و نسل کے حصوں میں تصدیق نہیں کر سکتا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: اقرار کیا کہ یہ زمین فلاں کام پر وقف ہے اس کے بعد پھر کوئی دوسرا کام بتایا کہ اس پر وقف ہے تو پہلے جو

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ٢، ص ٤٤٢.

2 ......خاموشی۔

3 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل فی رجل يقر بارض فی يده، ج ٢، ص ٣١٢-٣١٣.

4 ......سچائی۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ٢، ص ٤٤٣.

6 ......وقف کرنے والا۔

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ٢، ص ٤٤٣.

کہا اُسی کا اعتبار ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: ایک شخص نے وقف کا اقرار کیا کہ جو زمین میرے قبضہ میں ہے وقف ہے اقرار کے بعد مر گیا اور وارث کے علم میں یہ ہے کہ یہ اقرار غلط ہے اس بنا پر عدم وقف[2] کا دعوی کرتا ہے یہ دعوی مسموع[3] نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴۷: ایک شخص کے قبضہ میں زمین ہے، اُسکے متعلق دو گواہ گواہی دیتے ہیں کہ اُس نے اقرار کیا ہے کہ فلاں شخص اور اُسکی اولاد و نسل پر وقف ہے اور دو شخص دوسرے گواہی دیتے ہیں کہ اُس نے اقرار کیا ہے کہ فلاں شخص (ایک دوسرے کا نام لیا) اور اُسکی اولاد و نسل پر وقف ہے اس صورت میں اگر معلوم ہو کہ پہلا اقرار کونسا ہے اور دوسرا کونسا تو پہلا صحیح ہے اور دوسرا باطل اور اگر معلوم نہ ہو کہ کون پہلے ہے کون پیچھے تو دونوں فریق پر آدھی آدھی آمدنی تقسیم کر دیں۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۴۸: کسی دوسرے کی زمین کے لیے کہا کہ یہ صدقہ موقوفہ ہے اسکے بعد اُس زمین کا یہی شخص مالک ہو گیا تو وقف ہو گئی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹: ایک شخص نے اپنی جائداد زید اور زید کی اولاد اور زید کی نسل پر وقف کی اور جب اس نسل سے کوئی نہیں رہے گا تو فقرا و مساکین پر وقف ہے اور زید یہ کہتا ہے کہ یہ وقف مجھ پر اور میری اولاد و نسل پر اور عمرو پر ہے یعنی زید نے عمرو کا اضافہ کیا تو اولاً زید و اولادِ زید پر آمدنی تقسیم ہوگی پھر زید کو جو کچھ ملا اِس میں عمرو کو شریک کریں گے، اولاد زید کے حصوں سے عمرو کو کوئی تعلق نہیں ہوگا اور یہ بھی اُس وقت تک ہے جب تک زید زندہ ہے اُسکے انتقال کے بعد عمرو کو کچھ نہیں ملے گا کہ عمرو کو جو کچھ ملتا تھا وہ زید کے اقرار کی وجہ سے اُسکے حصہ سے ملتا تھا اور جب زید مر گیا اُسکا اقرار و حصہ سب ختم ہو گیا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: ایک شخص کے قبضہ میں زمین یا مکان ہے اُس پر دوسرے نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے قابض[8] نے جواب میں کہا کہ یہ تو فلاں شخص نے مساکین پر وقف کیا ہے اور میرے قبضہ میں دیا ہے۔ اِس اقرار کی بنا پر وقف کا حکم تو ہو جائے گا مگر مدعی کا دعویٰ اوس پر بدستور باقی ہے یہاں تک کہ مدعی کی خواہش پر مدعی علیہ سے قاضی حلف لے گا اگر حلف سے نکول[9]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ۲، ص ٤٤٤.

2 ...... وقف نہ ہونے کا۔ 3 ...... سنا ہوا۔

4 ...... "الدر المختار"، كتاب الوقف، ج ٦، ص ٦١١.

5 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الوقف، فصل فی رجل يقر بارض فی يده انها وقف، ج ۲، ص ۳۱۳.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ۲، ص ٤٤٤.

7 ...... المرجع السابق، ص ٤٤٥.

8 ...... قبضہ کرنے والا۔ 9 ...... انکار۔

کرے گا تو زمین کی قیمت اس سے مدعی کو دلائی جائے گی اور جائداد وقف رہے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: جس کے قبضہ میں مکان ہے اُس نے کہا کہ ایک مسلمان نے اس کو امورِ خیر پر وقف کیا ہے اور مجھ کو اس کا متولی کیا ہے تھوڑے دنوں کے بعد ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مکان میرا تھا میں نے ان امور پر اسکو وقف کیا تھا اور تیری نگرانی میں دیا تھا اور چاہتا یہ ہے کہ مکان اپنے قبضہ میں کرے تو اگر پہلا شخص اسکی تصدیق کرتا ہے کہ واقف یہی ہے تو قبضہ کر سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: ایک شخص نے مکان یا زمین وقف کر کے کسی کی نگرانی میں دے دیا اور یہ نگران انکار کرتا ہے کہتا ہے کہ اُس نے مجھے نہیں دیا ہے تو غاصب[3] ہے اسکے ہاتھ سے وقف کو ضرور نکال لیا جائے اور اگر اُس میں کچھ نقصان پہنچایا ہے تو اسکا تاوان دینا پڑے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: وقفی زمین کو غصب کیا اور اس میں درخت وغیرہ بھی تھے اور غاصب اس کو واپس کرنا چاہتا ہے تو درختوں کی آمدنی بھی واپس کرنی پڑیگی اگر وہ بعینہ[5] موجود ہے اور خرچ ہوگئی ہے تو اسکا تاوان دے۔ اور غاصب سے واپس کرنے میں جو کچھ منافع یا ان کا تاوان لیا جائے وہ اُن لوگوں پر تقسیم کردیا جائے جن پر وقف کی آمدنی صرف ہوتی ہے اور خود وقف میں کچھ نقصان پہنچایا اور اسکا تاوان لیا گیا تو یہ تقسیم نہیں کریں گے بلکہ خود وقف کی درستی میں صرف کریں۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

وقف مریض کا بیان

مسئلہ ۱: مرض الموت[7] میں اپنے اموال کی ایک تہائی وقف کر سکتا ہے اسکو کوئی روک نہیں سکتا۔ تہائی سے زیادہ کا وقف کیا اور اسکا کوئی وارث نہیں تو جتنا وقف کیا سب جائز ہے اور وارث ہو تو ورثہ کی اجازت پر موقوف ہے اگر ورثہ جائز کردیں تو جو کچھ وقف کیا سب صحیح و نافذ ہے اور ورثہ انکار کریں تو ایک تہائی کی قدر کا وقف درست ہے اس سے زیادہ کا باطل اور اگر ورثہ میں اختلاف ہوا بعض نے وقف کو جائز رکھا اور بعض نے رد کردیا تو ایک تہائی وقف ہے اور اس سے زیادہ میں جس نے جائز رکھا اُس کا حصہ وقف ہے اور جس نے رد کردیا اُس کا حصہ وقف نہیں، مثلاً ایک شخص کی نو بیگھہ[8] زمین تھی اور کل وقف

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ٢، ص ٤٤٥.
2 ...... المرجع السابق، ص ٤٤٦.
3 ...... غصب کرنے والا۔
4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب التاسع فی غصب الوقف، ج ٢، ص ٤٤٧.
5 ...... یعنی وہی آمدنی جو حاصل ہوئی۔
6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الوقف، الباب التاسع فی غصب الوقف، ج ٢، ص ٤٤٩، وغيره.
7 ...... مرض الموت وہ مرض ہے جس میں خوف ہلاک واندیشہ موت قوت وغلبہ کے ساتھ ہو اس حال میں کہ خوف کی حالت میں موت اس کے ساتھ متصل ہو اگرچہ وہ اس مرض سے نہ مرے بلکہ کوئی اور سبب ہو۔
8 ...... بیگھہ زمین کا ایک ناپ ہے جو چار کنال یا اسی مرلے کا ہوتا ہے۔

کردی، اُسکے تین لڑکے ہیں ایک لڑکا باپ کے وقف کو جائز رکھتا ہے اور دو نے رد کر دیا تو پانچ بیگھے وقف کے ہوئے اور چار بیگھے دو لڑکوں کو ترکہ میں ملیں گے کہ تین بیگھے تو تہائی کی وجہ سے وقف ہوئے اور دو بیگھے اُس لڑکے کے حصہ کے جس نے جائز رکھا ہے اور اگر اس صورت میں چھ بیگھے وقف کرے تو چار بیگھے وقف ہونگے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲: مریض نے وقف کیا تھا ورثہ نے جائز نہیں رکھا اس وجہ سے ایک تہائی میں قاضی نے وقف کو جائز کیا اور دو تہائی میں باطل کر دیا اسکے بعد واقف کے کسی اور مال کا پتہ چلا کہ یہ کل جائداد جس کو وقف کیا ہے اُسکی تہائی کے اندر ہے تو اگر وہ دو تہائیاں جو ورثہ کو دی گئی تھیں ورثہ کے پاس موجود ہوں تو کل وقف ہے اور اگر وارثوں نے بیع کر ڈالی ہے تو بیع درست ہے مگر اتنی ہی قیمت کی دوسری جائداد خرید کر وقف کر دی جائے۔[2] (عالمگیری، خانیہ)

مسئلہ۳: مریض نے اپنی کل جائداد وقف کر دی اور اُسکی وارث صرف زوجہ ہے اگر اس نے وقف کو جائز کر دیا جب تو کل جائداد وقف ہے ورنہ کل مال کا چھٹا حصہ زوجہ پائیگی باقی پانچ حصے وقف ہیں۔[3] (بحرالرائق)

مسئلہ۴: مریض پر اتنا دَین ہے کہ اُسکی تمام جائداد کو گھیرے ہوئے ہے اس نے اپنی جائداد وقف کر دی تو وقف صحیح نہیں بلکہ تمام جائداد بیچ کر دین ادا کیا جائے گا اور تندرست پر ایسا دین ہوتا تو وقف صحیح ہوتا مگر جبکہ حاکم کی طرف سے اُسکے تصرفات[4] روک دیے ہوں تو اس کا وقف بھی صحیح نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ۵: راہن[6] نے جائداد مرہونہ وقف کر دی اگر اسکے پاس دوسرا مال ہے تو اُس سے دین ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا اور وقف صحیح ہوگا اور دوسرا مال نہ ہو تو مرہون[7] کو بیع کر کے دین ادا کیا جائے گا اور وقف باطل ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۶: مریض نے ایک جائداد وقف کی جو تہائی کے اندر تھی مگر اُسکے مرنے سے پہلے مال ہلاک ہوگیا کہ اب تہائی سے زائد ہے یا مرنے کے بعد مال کی تقسیم ہو کر ورثہ کو نہیں ملا تھا کہ ہلاک ہوگیا تو اس کی ایک تہائی وقف ہوگی۔ اور دو تہائیوں میں میراث جاری ہوگی۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: الوقف فی مرض الموت، ج٦، ص٦٠٧-٦٠٨.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب العاشر فی وقف المريض، ج٢، ص٤٥١.
و "الفتاوی الخانية"، کتاب الوقف، فصل فی وقف المريض، ج٢، ص٣١٢.

3 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوقف، ج٥، ص ٣٢٦-٣٢٧.

4 ...... لین، دین وغیرہ کے اختیارات۔

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج٦، ص٦٠٨.

6 ...... گروی رکھنے والا۔ 7 ...... گروی رکھی ہوئی چیز۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج٦ ص٦٠٨.

9 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الوقف، الباب العاشر فی وقف المريض، ج٢، ص٤٥٣.

مسئلہ۷: مریض نے زمین وقف کی اور اس میں درخت ہیں جن میں واقف کے مرنے سے پہلے پھل آئے تو پھل وقف کے ہیں اور اگر جس دن وقف کیا تھا اُسی دن پھل موجود تھے تو یہ پھل وقف کے نہیں بلکہ میراث ہیں کہ ورثہ پر تقسیم ہونگے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ۸: مریض نے بیان کیا کہ میں وقف کا متولی تھا اور اُسکی اتنی آمدنی اپنے صرف میں لایا، لہٰذا یہ رقم میرے مال سے ادا کردی جائے یا یہ کہا کہ میں نے اتنے سال کی زکاۃ نہیں دی ہے میری طرف سے زکاۃ ادا کی جائے اگر ورثہ اُسکی بات کی تصدیق کرتے ہوں تو وقف کا روپیہ جمیع[2] مال سے ادا کیا جائے یعنی وقف کا روپیہ ادا کرنے کے بعد کچھ بچے تو وارثوں کو ملے گا ورنہ نہیں اور زکاۃ تہائی مال سے ادا کی جائے یعنی اِس سے زیادہ کے لیے وارث مجبور نہیں کیے جاسکتے اپنی خوشی سے کل مال ادائے زکاۃ میں صرف کردیں تو کرسکتے ہیں اور اگر وارث اسکے کلام کی تکذیب[3] کرتے ہیں کہتے ہیں اس نے غلط بیان کیا تو وقف اور زکاۃ دونوں میں تہائی مال دیا جائے گا مگر تکذیب کی صورت میں وقف کا متولی و منتظم وارثوں پر حلف دے گا کہ قسم کھائیں ہمیں نہیں معلوم ہے کہ جو کچھ مریض نے بیان کیا وہ سچ ہے اگر قسم کھالیں گے تہائی مال تک وقف کے لیے لیا جائے گا اور قسم سے انکار کریں تو وقف کا روپیہ جمیع مال سے لیا جائے گا اور زکاۃ بہرصورت ایک تہائی سے ادا کرنی ضروری ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ۹: صحت میں وقف کیا تھا اور متولی کے سپرد کردیا تھا مگر اُس کی آمدنی کو صرف کرنا اپنے اختیار میں رکھا تھا کہ جسے چاہے گا دے گا واقف نے مرتے وقت وصی سے یہ کہا کہ اسکی آمدنی کا پچاس روپیہ فلاں کو دینا اور سو روپیہ فلاں کو دینا اور وصی سے یہ بھی کہہ دیا کہ تم جو مناسب دیکھنا کرنا اور واقف مرگیا اور اُسکا ایک لڑکا تنگدست ہے تو بہ نسبت اوروں کے اس لڑکے کو دینا بہتر ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: اگر مرنے پر وقف کو معلق کیا ہے تو یہ وقف نہیں بلکہ وصیت ہے، لہٰذا مرنے سے قبل اس میں رجوع کرسکتا ہے اور ایک ہی ثلث[6] میں جاری ہوگی۔[7] (درمختار)

﴿ واللہ تعالیٰ اعلم ﴾

وعلمہ جل مجدہٗ اتم واحکم

فقیر ابوالعلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہٗ، ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب العاشر فی وقف المریض، ج۲، ص۴۵۴.

2 ...... تمام۔ 3 ...... جھٹلانے۔

4 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الرابع عشر فی المتفرقات، ج۲، ص۴۸۷-۴۸۸.

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الوقف، الباب الرابع عشر فی المتفرقات، ج۲، ص۴۸۸.

6 ...... تہائی۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوقف، ج۶، ص۵۲۹-۵۳۴.

مآخذ و مراجع

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	المصنف	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
2	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
3	صحيح البخاري	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
4	صحيح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ
5	سنن ابن ماجه	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	سنن أبي داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
7	سنن الترمذي	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
8	سنن النسائي	امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
9	المعجم الكبير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
10	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
11	المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
12	حلية الاولياء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ
13	السنن الكبرى	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۴ھ
14	شعب الإيمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
15	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
16	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
17	كنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۹ھ
18	مرقاة المفاتيح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ
19	شرح سنن ابی داؤد للعینی	امام ابومحمد محمود بن احمد بن موسیٰ بدر الدین العینی متوفی ۸۵۵ھ	الرشد الریاض ۱۴۲۰ھ

کتب فقه حنفی

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	الفتاوی الخانية	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
2	الجوهرة النيرة	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
3	الفتاوی البزازية	علامہ محمد شہاب الدین بن بزاز کردی، متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ
4	فتح القدير	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
5	تنوير الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد تمر تاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	الفتاوی الهندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۱ھ
8	ردالمحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
9	الفتاوی الرضوية	مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور

مجلس سے اُٹھتے وقت کی دعاء کی فضیلت

حضرت سیِّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، باعثِ نزول سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مجلس میں بیٹھا پس اس نے کثیر گفتگو کی تو اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے کہے۔ سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمۡدِکَ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡکَ ٥ تو بخش دیا جائے گا جو اس مجلس میں ہوا۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، الحدیث ۳۴۴٤، ج۵، ص ۲۷۳) حضرت سیِّدنا عبداللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو یہ دعا کسی مجلس سے اُٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جو مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اُس کے لیے خیر (یعنی بھلائی) پر مُہر لگا دی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے۔ سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمۡدِکَ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡکَ ٥ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارة المجلس، الحدیث ٤٨٥٧، ج٤، ص٣٤٧) ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے ہی لیے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔